فسانۂ لندن

ترجمہ مسٹریز آف لنڈن

مصنفہ

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس



پبلشر
لال برادرس
۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

اشاعت اول　　قیمت ۱۲ ؍

(۲)

دو باتیں

یاد رکھئے اور ان پر عمل کرنے سے آپ بیماری تکلیف تشویش سے بچیں گے

اول :- امرت دھارا تقریباً اُن کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں، بچوں، جوانوں یا عورتوں کو بلکہ بالی مویشی کو ہوتی ہیں حکمی علاج ہے اور استعمال کرنے والوں میں سے

۲ ہزار

کی یہ رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ امرت دھارا کی شہرت دیکھکر لوگوں نے جو نقلیں شروع کر دی ہیں وہ سخت امراض میں دھوکہ دیتی ہیں ہمیشہ اصل کو خرید کر پاس رکھنا چاہیئے۔ مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت مفت منگوائیں۔

قیمت دو روپیہ آٹھ آنے (۲/۸) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸/)

دوم :- امرت دھارا کے موجد کوی نود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید تین طبی اخبارو کے ایڈیٹر اور تین درجن کے قریب مفید عام کتب کے مصنف ہیں اور آپ کی زیر نگرانی شمالی ہندوستان کا سب سے بڑا اوشدھالیہ جس کی عمارت پر ۲ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے چل رہا ہے۔ امرت دھارا کے علاوہ ۴ سو کے قریب دیگر ادویات تیار رہتی ہیں۔ آپ مفصلہ کا نہایت غور سے علاج کرتے ہیں جہاں جس دوائی کی ضرورت ہو بھیجی جاتی ہے۔ آپ خفیہ علاج مرداں و زناں کے بھی خاص معالج ہیں اور ہزاروں انسان خط و کتابت کے ذریعہ سے علاج کرا کر پھر سے نئی قوت حاصل کر چکے ہیں۔ نمونہ طبی اخبارات دیش اپکارک و وید امرت۔ فہرست طبی کتب۔ فہرست ادویات کارخانہ و رسالہ امراض مخصوصہ مرداں ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصولڈاک آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔

سلسلہ ثانی　　　　　　　　　　　　　　　　　　انیسویں جلد

فسانہ لندن

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

ایڈیٹر رسالہ ترجمان لاہور

سنہ ۱۹۲۰ء

لال برادرس

۷ پارسنز روڈ۔ نولکھا لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا

اشاعت اوّل　　　　　　　　قیمت بارہ آنہ　　　　　　　　حقوق محفوظ

فہرست مطالب

سلسلۂ ثانی

فسانۂ لندن

انیسویں جلد

باب ۱۶۴ لارا کا عشق

نشست گاہ میں داخل ہو کر لارا ایک صوفہ پر بیٹھ گئی۔ اور اس نے شکیل اطالوی افسر کو بھی اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ یہ ایسی دعوت تھی جسے اس جوان نے غیر معمولی شوق سے منظور کیا۔ لیکن اس عرصہ میں اس کی آنکھیں بدستور اس حسینہ کی طرف لگی رہیں۔ جارج کو اپنے حواس خمسہ پر یقین نہیں ہوتا تھا۔ بظاہر اس کے نزدیک یہ بعید از امکان تھا کہ اس کی خوش نصیبی پھر ایک بار اس کو اس پری کے روبرو لے آئی جس کی تصویر اس کے دل سے شام الاسی کی ملاقات کے بعد اب تک ایک لمحہ کے لئے محو نہ ہوئی تھی۔

"کیا یہ ممکن ہے؟" اس نے چند منٹ کی خاموشی کے بعد پھر ایک بار کہا۔ "اس جوان عورت نے جو مجھے اپنے ساتھ یہاں لائی۔ کہا تھا کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو گے تو پھر آپ کا ... ہاں اے پری جمال خاتون آپ کا دیدار حاصل ہو سکے گا۔ لیکن مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ جب تک میں اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ مجھے اس کی بات پر مطلق یقین نہیں آیا۔ سبب یہ کہ مجھے اس کی بعید ترین امید نہ تھی کہ میری خوش نصیبی پھر آپ کو دیکھنا حاصل کرنے کا موقعہ دے گی۔ وہ تو آپ کے تصور کی کشش تھی جو

یہاں تک کھینچ لائی۔"

لارا نے اپنی آنکھیں فرش زمین کی طرف جھکا لیں۔ اور اس کے رخساروں پر شرم کی سرخی پھیل گئی۔ وہ کہنے لگی "مجھے اندیشہ ہے۔ حالت سکون میں اس سارے معاملہ پر غور کرنے کے بعد آپ ضرور اس خیال سے مجھے قابل نفرت سمجھیں گے۔ کہ میں نے آپ کو جو میرے لئے بالکل اجنبی تھے۔ دعوتی پیغام بھیجا۔"

"قابل پرستش حسینہ" پرجوش اطالوی جوان نے کہا "میں سچ کہتا ہوں۔ آپ کی یاد میرے دل میں ہمیشہ محبت عقیدت اور شکر گذاری کے ساتھ وابستہ رہے گی۔ اور یہ قطعاً غیر ممکن ہے کہ میں آپ کی نسبت برے خیال کو اپنے ذہن میں جگہ دوں"۔ اور یہ کہتے ہوئے اس نے اس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر لبوں سے لگا لیا۔ اور اسے دیر تک بوسے دیتا رہا۔

جس وقت اطالوی نوجوان کے لب اس حسینہ کے ہاتھ سے لگے۔ جسے وہ پیچھے ہٹا لینے کی جرأت نہ کر سکی۔ تو اس کی چھاتی اس زور سے دھڑکنے لگی کہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ لباس کو چاک کر کے نمودار ہو جائے گی۔ اور وہ کہنے لگی "جو کچھ بھی ہو اس بات سے یقیناً آپ کو حیرت ہوئی ہو گی کہ میں نے انتہا درجہ کی بیباکی سے کام لے کر اپنی خادمہ کو آپ کی تلاش میں بھیجا۔ اور آپ کو یہاں بلایا۔"

"مجھے اپنی راحت پر ناز بھی ہے اور تعجب بھی" شکیل نوجوان نے پر وحشت حالت میں کہا "میری دلفریب لارا . . . معاف کرنا کہ میں نے تمہیں اس بے تکلفی سے مخاطب کیا۔ خدا کے لئے یہ بتا دو کہ آخر مجھ ناچیز کی قسمت میں کونسی خوبی تھی کہ مجھے ایک ایسی عنایت کا مستحق سمجھا گیا۔ جو کسی امیر الامرا کے لئے بھی موجب رشک ہوتی"۔

لارا کہنے لگی "آج حسن اتفاق سے سہ پہر کو ہماری چند منٹ کے لئے ملاقات ہوئی۔ مگر اس تھوڑے عرصہ میں ہی میرے دل پر تمہاری بانکی صورت کچھ ایسی منقش ہو گئی۔ اور تمہارے اطوار . . . تمہارے طرز کلام . . ."

"اوہ لارا! میں بیان نہیں کر سکتا کہ تمہارے اپنے حسن نے میرے دل پر کتنا سحر خیز اثر پیدا کیا" پرشوق اطالوی نے قطع کلام کر کے کہا "تمہاری دلربا آواز عرصہ دراز تک میرے کانوں میں گونجتی رہی۔ تمہاری شاندار آنکھوں کے شوق نظارہ نے کئی بار دل میں ہیجان پیدا

کر دیا۔ تمہارے دلفریب چہرہ کی یاد سے رہ رہ کر دل میں ولولے نئے سے اٹھتے رہے۔ اور اب ... آہ! اب کہ میری یہ تمام خواہشیں پوری ہوگئی ہیں۔ میں بیان نہیں کر سکتا یہ دل کتنی لامحدود خوشی محسوس کرتا ہے۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے دونوں بازو اس حسینہ کی کمر میں ڈال دیئے اور اسے جوش سے اپنی طرف کھینچا۔

"دلنواز محبوبہ" اس نے چند منٹ کے توقف کے بعد کہا۔ اور اس عرصہ میں وہ اس کی طرف اس انتہائی مسرت کے ساتھ دیکھتا رہا۔ جسے صرف سمجھا سکتا ہے۔ مگر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ "کس طرح بیان کروں تمہارے لئے اس دل میں کتنی محبت ... کیسی عقیدت ... کس درجہ شوق پرستش ہے۔ میں نے دنیا کے بہت حصوں کی سیاحت کی ہے۔ اور ہر رنگ اور روپ کے حسین دیکھے ہیں۔ لیکن اے جان جہاں۔ کامل و مکمل حسن کا ایسا نمونہ جو اس وقت میرے سامنے ہے۔ کبھی ان آنکھوں نے نہیں دیکھا تھا۔ آج سہ پہر کو جب میں تم سے شام الاسی کی گذرگاہ میں جدا ہوا۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ میں اس سے علیحدہ ہوا ہوں جس سے مجھے عمر بھر محبت رہی۔ اور جیسے شاید مجھے پھر اس زندگی میں دیکھنا نصیب نہ ہو میری حالت آدم کی اس وقت کی حالت سے مشابہ تھی جب اسے باغ عدن سے نکالا گیا۔ مگر اب ... اب میں پھر ایک بار تمہیں اپنے سامنے موجود پاتا ہوں۔ کیا خوش نصیبی ہے کہ جس کے دیدار کو آنکھیں ترستی تھیں۔ وہ خود مہربان ہو رہا ہے۔ بے شک اسی کا نام جنت ہے۔ یہی فردوس بریں ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے پرجوش نوجوان نے وفور جذبات سے بے اختیار ہو کر اس حسینہ کو اور زیادہ اپنی طرف کھینچا۔ اور پھر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے ہونٹوں کو اس کے لب لعلیں سے ملا دیا۔ اور بہت دیر تک دونوں کے ہونٹ اس طرح پیوست رہے گویا ایک دوسرے سے چسپاں ہوں۔

جوش شہوانی کے زیر اثر لارا نے اس شکیل نوجوان کی پیش دستی پر ذرا اعتراض نہیں کیا۔ یقیناً وہ کامل خود سپردگی پر بھی آمادہ ہو جاتی کہ یکایک اسے خیال آیا۔ دوراندیشی بھی کچھ چیز ہے۔ عشق کی لذات بے شک زبردست ہیں مگر ان میں بھی دوراندیشی کو ہاتھ سے دے دینا نادانی ہے۔

اس کی گرفت سے کسی قدر آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہوئے۔ اگرچہ اس نے اطاعت

افسر کے بازو کو اب بھی اپنی کمر کے گرد ہی رہنے دیا۔ وہ کہنے لگی "میرے محبوب۔ میری ذلت تمہارے حوالے ہے۔ مگر اس بات کا سچے دل سے اپنی عزت کی قسم کھا کر اقرار کرو کہ میرا راز کبھی کسی پر ظاہر نہ کرو گے۔"

"نہیں ہرگز نہیں" یاربھلا نے پرجوش لہجہ میں کہا "خدا شاہد ہے۔ میں ایک لفظ بھی اس قسم کا زبان سے نہیں کہوں گا جس سے تمہاری عزت پر حرف آتا ہو۔ علاوہ ازیں" اس نے صدق دل سے کہا "اگر میں نے کبھی کسی مرد کو تمہارے خلاف ایک لفظ بھی کہتے سنا تو میں اسے ڈویل لڑنے پر مجبور کروں گا جس کا خاتمہ اگر دونوں کی نہیں تو کم از کم ہم میں سے ایک کی موت پر ضرور ہو گا۔ اور اگر کسی عورت نے تمہارا نام بے عزتی سے لیا۔ تو انتقام کی خاطر خواہ مجھے اس کے خلاف کوئی فرضی قصہ بھی پیش کرنا پڑے بہر حال میں اسے ضرور بدنام کر کے چھوڑوں گا۔"

"شکریہ۔ میرے فیاض دوست ہزار بار شکریہ۔" لارا نے اپنا ایک ہاتھ جوان اطالوی افسر کے لمبے سیاہ گھونے ہوئے بالوں پر پھیرتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں پوچھتی ہوں ایسا تو نہ ہو گا۔ تم کسی وقت بے اختیاری کی حالت میں مثلاً ایک ایسے موقعہ پر جب تم دوستوں کی محفل میں شراب پی رہے ہو۔ قطعی بے خبری میں اس واقعہ کا ذکر کر دو۔ اور تمہارے دوست تمہارے منشائے حقیقی کے خلاف سارے حالات معلوم کر لیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ نشہ میں تم بعض ایسے انکشافات پر آمادہ ہو جاؤ۔ جو ایک کمزور اور پُر اعتماد عورت کی کامل تباہی کا نتیجہ ثابت ہوں۔ جو آج کی رات کے لئے تمہاری عزت اور شرافت پر کامل بھروسہ کر کے اپنی ذات تمہارے حوالہ کرتی ہے۔"

"لارا کیا کہتی ہو" اطالوی نے پر وحشت جوش کے ساتھ کہنا شروع کیا۔ "وہ زبان جل جائے جو تمہارا نام بے حرمتی سے لے۔ اس شخص پر بجلی گرے۔ وہ فنا ہو کر خاک ہو جائے۔ جو تمہارا نام ناشکر گذاری کے ساتھ زبان سے ادا کرے۔ نہیں اے قابل پرستش لارا تم ایسے اندیشہ کو مطلق دل میں جگہ نہ دو۔ میں ایک عزت والا شخص۔ تمہاری خدمت کے لئے جان دینے کی ضرورت پیش آئے۔ تو اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بہا دینے کو تیار ہوں۔ مگر یہ ہرگز ممکن نہ ہو گا۔ کہ تمہیں ضرر پہنچاؤں یا پہنچنے دوں۔ اے جان خوبی۔ اے قابل پرستش خاتون کون ایسا شخص ہے جو انسانیت کا شائبہ رکھتا ہوا

ایسی حرکت کرے جس سے تمہاری ان دلفریب آنکھوں میں آنسو کا ایک قطرہ نہ نکلے یا ان پرنم ہونٹوں کی مسکراہٹ ایک ثانیہ کے لئے بھی مفقود ہو۔ لارا تم مجھے اپنا ناچیز غلام سمجھو۔ اور یقین جانو تمہارے حسن سحر افروز نے میرے گرد جو دام ڈالا ہے۔ میں بخوشی اس میں اسیر ہونا منظور کرتا ہوں"

ایسے پرجوش لفظوں میں وہ شکیل اطالوی افسر بہت دیر تک اس حسینہ کی تعریف و توصیف کرتا رہا۔

ایک طرف جب لارا نے سفلی جذبات کے زیر اثر اس کی صورت کو زیادہ غور سے دیکھا تو اس نے محسوس کیا کہ وہ حقیقت میں اس سے بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ جیسے مجھے سہ پہر کو گذرگاہ میں معلوم ہوا تھا یا جیسے وہ اس وقت ٹیکسی کے آتے پر نظر آیا۔ دوسری طرف اس اطالوی کو بھی وہ ساحرہ اس وقت کی نسبت جبکہ وہ گاڑی میں بیٹھی ہوئی اس سے گفتگو کر رہی تھی۔ ہزار گنا زیادہ خوبصورت اور زیادہ پرکشش دکھائی دی۔ سچ پوچھیے تو یہ اسی وقت اس کے حسن سے اس درجہ متاثر ہو چکا تھا کہ اگر ممکن ہوتا تو وہیں اس کے قدموں پر گر کر جان نثار کر دینے کو تیار ہو جاتا۔ پھر اب جو اس نے اس صنم کو رات کی مصنوعی روشنی میں ایک ایسی حالت میں کہ گردن اور بازو نیم برہنہ تھے۔ اس کے سنگ مرمر کے ایسے سپید شانوں پر بار یک جالی تک موجود نہ تھی اور اس کے خوشنما بال کنڈلوں کی بجائے دو بھاری چوٹیوں کی صورت میں آراستہ تھے غرض یہ کہ جب اس نے اسے نیم عریانی کی حالت میں نظر غور سے دیکھا۔ اور جب اس کی نگاہوں نے اس کے اعضا کی موزونیت۔ خط و خال کی دلفریبی۔ بدنی رعنائی اور صحت کو خوب اچھی طرح جانچا تو وہ اس پر صد ہزار جان سے فریفتہ ہو گیا۔

بڑی ملائم اور پر کیف آواز میں لارا نے کہا "میں اس وعدہ اخفا کے لئے تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اس لئے بھی کہ تم نے ہر حال میں میری امداد و اعانت کا وعدہ کیا ہے۔ تم کہتے ہو۔ میں تمہارا غلام ہوں۔ لیکن معاف کرنا۔ یہ غلامی فقط ایک رات کے لئے ہے"

یہ کہتے ہوئے۔ اس حسینہ نے اپنا چہرہ شرماتے ہوئے اجنبی کے فراخ سینہ میں چھپا لیا۔ کیونکہ اس کے اپنے الفاظ ایک طرح ظاہر کرتے تھے کہ ایک رات کے

لئے وہ اسے لبِ بستہ سے اپنے ہاں مدعو کر رہی ہے۔

"کافراد احسینہ میں نے تمہارے الفاظ کے معنے سمجھ لئے" اور یہ کہتے ہوئے اطالوی نے اس خوشنما سر کو جو اس کی چھاتی کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اونچا اٹھایا۔ پھر کہنے لگا "میں اپنی عارضی راحت کے لئے اسی کو کافی سمجھتا ہوں۔ لیکن جان سے پیاری لارا میں فطرتاً حریص ہوں۔ میری طبع ناقابل فرو ہے۔ اس لئے میں کچھ اور بھی مطالبہ کیا چاہتا ہوں۔ از برائے خدا میری درخواست کو چند منٹ کے لئے پوری توجہ سے سننا"

اُس نے سر اٹھایا۔ اور نوجوان اطالوی کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے اس کے الفاظ سننے لگی۔

وہ بولا "ہرچند کہ میں صاحب دولت نہیں تاہم گذارہ اور معقول گذارہ مجھے حاصل ہے۔ میرا آقا کمپیل سکالا کا موجودہ گرینڈ ڈیوک بھی نہایت نیک نہاد اور قابل تعریف شخص ہے۔ تاہم اپنی ذات کو کلی طور پر تمہاری خدمت گذاری کے لئے وقف کر دینے کی خاطر مجھے اگر اس کی خدمت سے دست بردار ہونا پڑے تو بھی پروا نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو۔ انسان ہو یا پری یا فرشتہ۔ ہاں میں اتنا جانتا ہوں کہ روئے زمین پر تمہارے برابر خوبصورت مخلوق کوئی نہیں۔ اور تمہارا نام لارا مارٹیمر ہے۔ اس سے زیادہ نہ میں جاننا چاہتا ہوں۔ نہ مجھے جاننے کی خواہش ہے۔ لیکن اس عدم واقفیت کے باوجود میں اس بات کے لئے آمادہ ہوں کہ اپنی قسمت کو تمہاری قسمت سے وابستہ کر دوں۔ میں تم سے شادی کرنے کو تیار ہوں۔ مگر آہ! کیا خود پسندی ہے۔ کہ میں تمہارا شوہر ہونے کا دعوےٰ کرتا ہوں۔ حالانکہ اے جانِ جہاں میرے شوق کا یہ عالم ہے کہ تمہارا ہو کر رہنے کے لئے مجھے ہر ایک حیثیت منظور ہے۔ تمہیں اختیار ہے کہ مجھے اپنا غلام سمجھو یا ادنےٰ ترین خادم۔ آرزو فقط یہ ہے کہ تم یہ نہ کہو۔ بانگ سحر کے ساتھ ہم دونوں کا ایک دوسرے سے جدا ہو جانا لازم ہے۔ نہیں اے دلفریب لارا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے پاس رہیں گے . . . ایک دوسرے کے ہو کر رہیں گے۔ حتیٰ کہ موت ہمیں جدا کر دے . . ."

"نہیں میرے فنگلیل بابھلما۔ افسوس کہ ایسا نہیں ہو سکتا" لارا نے آہستگی سے کہا "لیکن مجھے اب تک تمہارا ذاتی نام معلوم نہیں ہوا . . ."

"میرا نام لورنزو" نوجوان نے جواب دیا۔
"بس میرے بانکے لورنزو۔ آج رات کے لئے تم میرے ہو۔ اور میں تمہاری ہوں" یہ کہتے ہوئے لارا نے اپنے گرم گداز دلفریب بازو اس کی گردن میں حمائل کردیئے۔ اور اپنے سرخ ہونٹ اس کے رخساروں سے لگا دیئے۔
"سنگ دل۔ بیرحم لارا" نوجوان نے محبت کرتے ہوئے کہا۔
"اے کاش حالات اس بات کی اجازت دیتے۔۔۔"
"مگر حالات کیا چیز ہیں کہ وہ تمہارے خلاف منشا ہمیں ایک دوسرے جدا کرسکیں" نوجوان نے پرجوش لہجہ میں کہا۔
"افسوس کہ تم نہیں جانتے۔۔۔"
"لارا اگر تم کسی شخص کی بیاہتا بیوی ہو" لورنزو نے وحشت آمیز جوش کے ساتھ کہنا شروع کیا "تو بتاؤ تمہارا شوہر کون ہے۔ میں ابھی جاکر اسے جان سے مار دوں گا۔ اگر تمہاری شادی کسی ایسے شخص سے ہونے والی ہے جسے تم ناپسند کرتی ہو۔ تو میں زبردستی تمہیں اس کے قبضہ سے نکال لوں گا۔ اور اگر تمہارے رشتہ دار بھائی یا باپ جن سے مشورہ لینا تم فرض سمجھتی ہو۔ حیات نہیں۔ تو یقین جانو۔ ان کی محبت کو نظر انداز کرکے سب سے پہلے عشق کو قبول کرنے میں تم ایک ایسا سودا کر رہی ہو۔ جیسے کوئی شخص پیتل کے بدلے سونا حاصل کرے"
"پیارے لورنزو۔ معاف کرنا۔ میں تمہارے فصیح گو لبوں کو ایک بوسہ سے بند کرنے پر مجبور ہوں" لارا نے شوخی سے کہا اور پھر اپنا منہ اس کے منہ سے لگا کر دبے لفظوں میں کہنے لگی "میں مجبور ہوں کہ تمہارے ان سرخ پر ُدم لبوں کو اپنے ہونٹوں سے بند کردوں۔ ورنہ اندیشہ ہے۔ تمہارا اصرار مجھے ہاں کہنے پر مجبور کردے گا۔ اگرچہ وہ اقرار جو میں اس صورت میں کروں۔ ایسا ہوگا۔ جس کا کل ٹوٹ جانا یقینی ہے"
"پھر کیا اے میری فرشتہ خصلت حسینہ تم کسی مالدار شخص سے تعلق رکھتی ہو؟ اور اپنی گذراوقات کے لئے اس کی دست نگر ہو؟ کیا بعض خاص حالات نے تمہیں کسی شخص کے زیر اختیار کردیا ہے؟" جوشیلے اطالوی جوان نے اس بات

کو نظر انداز کر کے کہ مجھے یہ الفاظ کہنے چاہئیں یا نہیں۔ نہ نجیبہ صاف گوئی سے پوچھا۔

"لورنزو نہ میں کبھی کسی کی تنخواہ دار داشتہ تھی۔ نہ ہوں اور نہ ہوں گی" لارا نے جواب دیا! اور یہ کہتے ہوئے اس کی صورت سے نخوت اور تکبر کا اظہار ہونے لگا۔

"معاف کرنا۔ میری دلنواز محبوبہ۔ معاف کرنا" نوجوان نے اُسے چھاتی سے لگاتے ہوئے کہا "دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے۔ میں تمہیں رنجیدہ نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ اگر میری روح دائمی عذاب کے لئے دوزخ کی نذر ہوتی ہو تو مجھے وہ بھی منظور ہے۔ لیکن تمہیں تکلیف کی حالت میں دیکھنا گوارا نہیں۔ جان سے پیاری لارا یہ بتاؤ۔ کیا تم نے میرا قصور معاف کر دیا؟"

اس کے جواب میں اس حسینہ نے اپنا چہرہ اس کی طرف اٹھایا۔ اور دونوں کے لب ایک طویل پُر جوش بوسہ کی صورت میں وابستہ ہو گئے۔ یہی اس حسینہ کی معافی تھی۔

یکا یک وہ کہنے لگی "اب سب سے پہلے یہ کہنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ جو بات ناممکن ہے اس کے لئے تم نے دوبارہ اصرار نہ کرنا۔ میں شادی شدہ نہیں ہوں۔ مگر اس کے باوجود تم سے شادی نہیں کر سکتی۔ میں کسی کی داشتہ نہیں ہوں۔ لیکن اس کے باوجود تمہاری داشتہ بننا مجھے منظور نہیں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ میرا کسی سے تعلق نہیں۔ مگر اس کے باوجود میں تم سے وعدۂ فردا نہیں کر سکتی ہوں"

"عجیب ستمکاری ہے" لورنزو نے اس پری کی طرف تعریفی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا "میری دلفریب حسینہ تم جتنی خوبصورت ہو۔ اتنی ہی پُراسرار ہو۔ اور جتنی پُراسرار ہو۔ اسی قدر خوبصورت تمہارا راز اتنا ہی بعید از فہم ہے جتنا تمہارا حسن عدیم النظیر"

وہ ساحرہ کہنے لگی "جو کچھ بھی ہو۔ اب تم مجھے کم پُراسرار بنا کر اس صحبت کے لطف کو زائل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ مگر اس کے ساتھ ہی تم نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ اُن کے لئے میں تمہارے فیاضانہ رویہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مگر آؤ۔ یہ وقت بحث کا نہیں۔ لطف عیش حاصل کرنے کا ہے۔ میرے ساتھ شامپین کا ایک گلاس پیو۔ جو سارے تفکرات کو بھلانے والی چیز ہے"

"جیسے تمہاری مرضی" لورنبزو نے کہا "لیکن ماہرو اگر میں اس کے بعد تمہارے سامنے مزید عرض و معروض کروں گا۔ اور گو میں سردست اس راحت کو ہی کافی سمجھوں گا جس کا تم نے وعدہ کیا ہے۔ تاہم اے دلنواز حسینہ۔ اے میری جان سے پیاری لارا کل صبح تم سے رخصت ہوتے وقت میں ضرور اس بات کا وعدہ لوں گا۔ کہ تم بہت جلد پھر مجھے اپنے دیدار سے مسرور کرو۔ سہ پہر کو تم نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ میں آئندہ موسم خزاں میں موشونی جانے کا ارادہ رکھتی ہوں . . ."

"بے شک میرا خیال ہے کہ وہاں جاؤں گی" لارا نے گفتگو کا مضمون بدلنے کی غرض سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "اور اب جبکہ تم نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ تم وہ بے سود اگرچہ دلخوش کن تجاویز دوبارہ پیش نہ کرو گے۔ جن پر تم قبل ازیں اس قدر اصرار کرتے رہے ہو۔ آؤ ہم موجودہ راحت سے بہرہ اندوز ہونے کی کوشش کریں۔"

"میری فرشتہ خصلت حسینہ جو تمہاری مرضی ہو اس میں میرے لئے انکار کی مجال نہیں" لورنبزو نے کہا۔ اور چمکدار شامپین کا ایک جام بھر کر اس نے اس محبوب دلنواز کو پیش کیا وہ اسے ایک ہی بار پی گئی۔ شراب کے زیر اثر اس کا چہرہ اور زیادہ پر جمال ہو گیا۔ آنکھیں الماس کی طرح چمکنے لگیں۔ لب مے ارغوانی کی تاثیر سے زیادہ پر نم ہو گئے۔ اور اس کی چھاتی زیادہ تیز شہوانی جذبات کی جولانگاہ بن گئی۔

لورنبزو نے مے ناب کے اثرات دیکھ کر ایک گلاس اور پر کیا۔ لیکن اسے اپنے منہ سے لگانے سے پیشتر گلاس کا وہ رخ اپنے لبوں کی طرف پھیر لیا۔ جدھر سے خود لارا نے شراب پی تھی۔

پھر جب دونوں نیم آغوش کی حالت میں صوفہ پر یکجا بیٹھے تھے۔ وہ ساحرہ اس سے کہنے لگی "سہ پہر کو شام الاسی میں تمہارے ساتھ دو دوست اور بھی تو تھے۔ وہ کون ہیں؟"

لورنبزو نے جواب دیا "میری جان ان میں سے ایک میرا ہموطن ہے۔ اور دوسرا تمہارا۔ لیکن میں یہ بتانا بھول گیا۔ کہ میں وہاں ایک نہایت ہی عجیب واقعہ پیش آیا تھا" پھر وہ مسکرا کر کہنے لگا "سچ پوچھو تو اس ملاقات کی راحت کے لئے میں ایک گمنام نامہ نگار کا ممنون احسان ہوں۔ کیونکہ اگر اس کا رقعہ نہ آتا۔ تو شائد آج سہ پہر کو مجھے تمہارا

شرف ملاقات حاصل نہ ہو سکتا۔"

"عجیب واقعہ" لارا نے بڑی ریاکاری سے کام لیتے ہوئے اظہار تعجب کر کے پوچھا۔

لورنزو کہنے لگا "تم آپ اندازہ کر لو گی"۔ اور یہ کہتے ہوئے اس نے جیب سے روزالی کی چھٹی نکال کے لارا کے روبرو پیش کی۔ جو اس کے مضمون کو پڑھ کر جس سے وہ پہلے ہی واقف تھی بمشکل اپنی ہنسی کو ضبط کر سکی۔

رقعہ واپس کرتے ہوئے وہ پوچھنے لگی "پھر کیا تم اس غریب سے ملے بھی جس نے تمہیں اور تمہارے دوستوں کو یہ عجیب و غریب خط لکھا تھا؟"

"نہیں وہ کہیں نظر بھی نہیں آیا" بارتھلما نے جواب دیا۔ "اگرچہ ممکن ہے یہ رقعہ کسی شریر النفس یا دیوانہ شخص کا لکھا ہوا ہو۔ تاہم میں اسے بھی اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ اس عجیب مذاق یا مکار دیوانگی کا اثر مجھ پر پڑا۔ کیونکہ جیسا میں نے کہا۔ یہ اس رقعہ ہی کی بدولت تھا کہ مجھے تمہاری زیارت حاصل ہوئی"۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ اس کے ملائم ریشمی بالوں پر پھیرنے لگا۔

لارا بولی "تمہارا تو یوں اطمینان ہو گیا۔ مگر تمہارے دوستوں پر کیا گذری؟"

"ان کو شاید کچھ مایوسی ہوئی ہو" لورنزو نے جواب دیا "مگر اس کا انہوں نے بھی کوئی خاص اظہار نہیں کیا۔ شاید اس لئے کہ تمہارے حسن نے میری طرح ان پر بھی ایک مفید اور اصلاح بخش اثر پیدا کر دیا تھا۔"

"خوشامد ہی" لارا نے اطالوی کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں میری جان اس میں خوشامد کا ذرا دخل نہیں۔ تم خود جانتی ہو۔۔۔ جس قدر حد سے زیادہ خوبصورت ہو" نوجوان نے پُرشوق لہجہ میں کہا "اس لئے میرا یہ کہنا امر واقعہ ہے کہ تمہارے حسن کی دلفریبی میرے دونوں دوستوں پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہی۔ ہاں ایک بات دیکھ کر مجھے سخت حیرت ہوئی۔ اور وہ یہ کہ ڈی پوشالیئن اس شخص نے جو میرا ہموطن ہے۔ اس نے تمہیں دیکھ کر غیر معمولی اظہار مسرت کیا۔ مگر چارلس ہیٹ فیلڈ یعنی وہ انگریز جو میرے ساتھ تھا۔ بہت خاموش ترش رو اور رنجیدہ نظر آنے لگا۔"

"کیا عورت کے حسن میں ایسے اثرات پیدا کرنے کی بھی تاثیر ہوتی ہے کیا؟" لارا نے

ہنستے ہوئے کہا۔" اگرچہ اپنے دل میں وہ فاتحانہ مسرت محسوس کر رہی تھی۔

"میں نہیں جانتا کیا بات ہے؟" لورنزو نے جواب دیا۔ "بہرحال جو کچھ میں نے بیان کیا۔ وہ امر واقعہ ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ہیٹ فیلڈ کو اس بات کے لئے مجھ پر حسد ہے کہ خوش نصیبی سے میں نے تمہاری چھتری گرتے دیکھ کر اسے پیش کرنے کا فخر حاصل کیا۔ کیونکہ یہی واقعہ مجھے تمہاری نظروں میں لانے اور تم سے گفتگو کرنے کے قابل بنانے کا ذریعہ ہوا۔"

لارا بولی "تمہارا وہ انگریز دوست کوئی بہت ہی کمزور دل آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اور میں خوش ہوں کہ آج جو واقعہ پیش آیا۔ وہ تمہاری بجائے اس سے میری واقفیت پیدا کرانے کا ذریعہ نہیں بنا۔"

"لیکن میری جان خوبصورت تو وہ بھی بہت ہے۔" لورنزو نے رقیبانہ انداز سے اس حسینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں پیارے بارتھلما۔ تمہارے برابر نہیں" لارا نے بناوٹی جوش کے ساتھ کہا اور پھر اس جزوی سرد مہری کو رفع کرنے کے لئے جو عشق کا مضمون ترک کر دینے اور چارلس ہیٹ فیلڈ کی گفتگو سے اس پر طاری ہوا تھا۔ اس نے دونوں بازو لورنزو کی گردن میں ڈال کر اپنے لب اس کے لبوں میں ملا دیئے۔"

اب پھر ایک بار خون اس کی رگوں میں بجلی کی تیزی رفتار کے ساتھ بھڑکنے لگا۔ اور اس کی چھاتی جذبات سے معمور بڑے زور سے اطالوی کے فراخ سینہ کے ساتھ لگ کر دھڑکنے لگی۔

شاپین کے ایک دو جام ختم کئے گئے۔ اور پھر یہ خوبصورت جوڑا خوابگاہ کی طرف روانہ ہو گیا جس کے دروازہ میں قدم رکھنے کی ہمیں جرأت نہیں۔

صبح کے آٹھ بجے تھے کہ لورنزو بارتھلما چپ چاپ رخصت ہوا۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد روزالی اپنی آقائی کے کمرہ میں داخل ہوئی۔

عیار خادمہ جس طرح ساز باز کے معاملات سے ماہر تھی۔ اسی طرح دور اندیش بھی کم نہ تھی۔ اس نے اپنے چہرہ کا سکون اور مودبانہ رویہ بدستور قائم رکھا۔ نہ نگاہ سے نہ مسکراہٹ

سے اور نہ کسی اور علامت سے یہ ظاہر ہونے دیا کہ میں ان حالات سے واقف ہوں جن میں لارا نے رات بسر کی تھی۔

آخر لارا نے ہی دریافت کیا "روزالی کپتان کو واپس جاتے کسی نے دیکھا تو نہیں تھا؟"

ہر چند کہ اس نے خادمہ کو اس بارہ میں کوئی ہدایت نہیں دی تھی۔ تاہم وہ جانتی تھی کہ اس نے اسے بڑے اہتمام اور احتیاط کے ساتھ مکان سے باہر کیا ہوگا۔

"نہیں میڈموازل کسی نے نہیں"، خادمہ نے جواب دیا۔ "میں نے دربان اور اس کی بیوی کو باتوں میں لگائے رکھا۔ اور کپتان چپ چاپ باہر چلا گیا۔ بالکل رات کے واقعہ کا حال فقط تین شخصوں کو معلوم ہے۔ ایک آپ کو۔ ایک کپتان کو اور تیسرا مجھے"

"بہت خوب" لارا نے کہا۔ اور اس کے بعد پلنگ کے پردہ کو ہٹا کر جس کے نیچے وہ نرم تکیوں پر بیکا غانہ انداز سے لیٹی ہوئی تھی۔ کہنے لگی "روزالی اب تم مجھے مارکوئیس آف ڈیلاموُر کا کچھ حال بتاؤ۔"

خادمہ نے جواب دیا "میڈموازل میں صرف چند باتیں ہی معلوم کرسکی ہوں۔ اگرچہ وہ بجائے خود اہمیت سے خالی نہیں ہیں۔ وہ بہت مالدار۔ بڑا فیاض اور ملنسار امیر ہے۔۔۔"

"شادی شدہ ہے؟" لارا نے جلدی سے پوچھا۔

"جی ہاں ہے لیکن گذشتہ چند سال سے بیوی سے بالکل جدا رہتا ہے۔ ان کی علیحدگی کا راز ایسا ہے جو اُن کے بہترین دوستوں کو بھی معلوم نہیں۔ اس لئے میری سرسری دریافت کوئی خاص نتیجہ پیدا نہیں کرسکی۔"

"گویا تم اس کی نسبت اتنا ہی معلوم کرسکی ہو؟" لارا نے پوچھا: "تم نے یہ دریافت نہیں کیا کہ اس کی بیوی سے کوئی اولاد بھی ہے یا نہیں؟"

"میڈموازل میں نے یہ بات بھی احتیاطاً دریافت کرلی تھی معلوم ہوا کہ وہ بالکل بے اولاد ہے۔"

لارا کہنے لگی "روزالی۔ تم بڑی ہی نیک اور وفادار لڑکی ہو۔ اور تمہاری خدمات میرے لئے نہایت بیش قیمت ثابت ہوں گی۔ سنگار کی میز پر جو بٹوہ رکھا ہے۔ اس میں

کوئی معمولی رقم نہیں۔ یہ تمہارا ہے۔ تم اسے کل کی خدمت کا معاوضہ سمجھو۔ لیکن چونکہ اب تم میری ذات سے پہلے کی نسبت زیادہ باخبر ہو چکی ہو۔ اور میں نے چند گھنٹوں میں تمہیں اپنے متعلق کئی ایسے اسرار سے واقف کر دیا ہے۔ جنہیں بصورت دیگر تم عرصہ دراز تک نہ جان سکتیں۔ اس لئے میں چاہتی ہوں۔ کہ تمہیں اپنی خصلت کا ایک اور پہلو بھی بتا دوں۔ اور روزالی وہ پہلو یہ ہے کہ میں ایک حد سے زیادہ مہربان دوست ثابت ہو سکتی ہوں اور حد سے زیادہ سخت گیر دشمن بھی۔"

"میڈ موازل۔ میں وہ موقعہ نہ آنے دونگی کہ آپ مجھ پر عتاب نازل کریں" خادمہ نے جواب دیا۔

"روزالی تمہارا جواب خوب ہے۔" لارا نے کہا "میں جانتی ہوں تم مجھے دوست کی بجائے دشمن نہیں بناؤ گی۔ لیکن جیسا میں نے پہلے کہا۔ میں یہ سب اس لئے بیان کر رہی ہوں کہ تم میری خصلت کے ہر پہلو سے خبردار ہو جاؤ۔ میری وفادار ہو کر رہو گی تو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ اور بیوفا ہو گی تو تمہارا ہی نقصان۔ اس مضمون کا ذکر آج کی گفتگو کے بعد پھر ہمارے درمیان نہ ہو گا۔ لیکن میں نے ضروری سمجھا کہ ہم ایک دوسرے سے بہتر واقف ہو جائیں۔ کیونکہ اسی طرح ہمارے تعلقات زیادہ استوار رہ سکتے ہیں۔ پس یقین جانو جب تک تمہاری طرف سے کوئی بات میرے مفاد کے خلاف نہ ہو گی۔ میں تمہاری دوست اور تمہاری محسن ہوں۔ لیکن اگر تم نے مجھ سے ذرا سی بھی غداری کی۔ تو یاد رکھو میں اس کا انتقام لینے کے لئے جان تک لڑا دینے کو تیار ہوں۔"

روزالی۔ لارا کے پُرزور لہجہ سے خوف زدہ ہو کر کہنے لگی "اوہ۔ میڈ موازل۔ کیا مجھ سے کوئی ایسی خطا سرزد ہوئی ہے جس کے لئے آپ اس قدر پُرزور تنبیہ فرماتی ہیں؟"

"نہیں روزالی نہیں" لارا نے مسکرا کر جواب دیا۔ "بخلاف ازیں تم نے میری بہت خدمت کی ہے۔ اور تم دیکھ سکتی ہو کہ میں نے بھی انعام و اکرام میں کوتاہی نہیں کی۔ لیکن گذشتہ ہر دو گھنٹوں کے عرصہ میں میں نے تمہیں اپنی ساری کمزوریوں سے آگاہ ہونے کا موقعہ دے دیا ہے۔ اور اب ضروری ہے کہ تم میری طاقتوں سے بھی خبردار ہو جاؤ۔ میں نے تمہیں اپنا رازدار بنایا ہے۔ مگر رازداری کے سلسلہ میں یہ جتانا بھی ضروری تھا۔ کہ میں غداری کی کتنی خوفناک سزا دیتی ہوں۔ بس۔ روزالی مجھے اب تم سے اور کچھ نہیں کہنا ہے۔

ایک بار پھر مسکرا کے دکھا دو۔"

خادمہ کا ان لفظوں سے اطمینان ہوگیا۔ اور یہ جان کر کہ میری آقائی کا منشا کسی خطا کے لیئے تنبیہ کرنا نہیں۔ بلکہ محض اطلاعی ہدایات دینا تھا۔ وہ جلدی ہی ویسی بشاش نظر آنے لگی جیسی معمولاً رہا کرتی تھی۔



باب ۱۶۵
لارڈ ولیم ٹریویلین

ہماری داستان کا نظارہ اب لارڈ ولیم ٹریویلین کے محل واقع پارک سکوائر میں منتقل ہوتا ہے۔

شام کا وقت تھا۔ اور نوجوان امیر ایک شاندار اور آراستہ کمرہ میں حالت اضطراب میں پھر رہا تھا۔ کمرہ میں گیس کی روشنی تھی اور یہ روشنی ہلکے سرخ رنگ کے گلوب میں سے منتشر ہوکر کمرہ کو گلابی رنگت دے رہی تھی۔ کھڑکیوں کے پردے۔ صوفہ اور کرسیوں کے گدے گہرے ارغوانی رنگ کے تھے۔ اور اسی رنگت کا کاغذ دیواروں پر منڈھا ہوا تھا۔ چاروں کونوں میں سنگ مرمر کے چار گلدانوں میں تازہ جمع کیئے ہوئے پھول مہک پھیلا رہے تھے۔ اور کمرہ کا کرہ ہوائی مجموعی طور پر راحت بخش اور پرسکون تھا۔

لارڈ ولیم لانبے قد کا خوش وضع نوجوان تھا۔ رنگت کسی قدر سانولی جس سے انگریز ہونے کی بجائے ہسپانی معلوم ہوتا تھا۔ مگر اس کے باوجود دونوں رخساروں پر صحت کی سرخی نمودار تھی۔ بال سیاہ اور عورتوں کی طرح ملائم۔ اور ان کے اندر ایک ایسی فراخ اور بلند پیشانی پر مانگ نکلی ہوئی جسے ذہانت اور شرافت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ آنکھیں موٹی اور سیاہ جن سے طباعی کا اظہار ہوتا تھا۔ اور مسکراہٹ ایسی خوشگوار اور راحت بخش کہ طبیعت از خود اس کی طرف کھنچی جاتی تھی۔

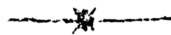
فطرتاً لارڈ ولیم بڑا ملنسار۔ امیرانہ تکبر سے خالی۔ نیک اور پاک اور آزاد سیاسی خیالات کا آدمی تھا۔ وہ بے شمار روپیہ خیرات میں صرف کرتا تھا۔ مگر دکھاوے کے لیئے نہیں۔ اس کے خادم تہ دل سے اس کی عزت کرتے تھے۔ اور احباب اسے اپنا سچا دوست اور مونس جانتے تھے۔

اس کی عمر ۲۴ سال کے قریب تھی۔ مگر انگنس ورن کی صورت دیکھنے سے پہلے کبھی جذبات لطیف سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ ایک روز وہ نارڈو میں اپنے کسی دوست کی ملاقات کے لئے گیا۔ واپس آ رہا تھا کہ اتفاقاً اس کوٹھی کی طرف جا نکلا۔ جس کے پائین باغ میں اس نے وہ صورت دیکھی۔ جس کا تصور اس دن سے ہر وقت اس کے ذہن میں قائم رہتا تھا۔

اس نے مسز مارٹیمر سے بالکل سچ کہا تھا کہ میں اس کوٹھی کی عزلت نشین حسینہ کی پرستش کرتا ہوں۔۔۔ اور سچ پوچھئے تو اس حسینہ کی بھی کیا۔ وہ اس زمین کی پرستش کرتا تھا۔ جہاں وہ قدم رکھتی تھی۔ واقعی اس کی محبت بت پرستی کی حد تک پہنچتی تھی۔ اور لطف یہ کہ آج تک اسے اپنے محبوب سے ایک لفظ کی گفتار کا موقعہ نصیب نہیں ہوا۔ اتنا بھی نہیں کہ وہ اس کی نگاہ محبت کا جواب نگاہ لطف سے دے۔

پس اس دل کو جس میں اتنا تیز جذبہ عشق موجود ہو۔ ہر قسم کے دنیاوی تعصبات اور آلائش سے پاک سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کسی غرضمند شخص کو یہ قدرت حاصل نہیں ہوتی۔ کہ وہ اتنی پاک اور بے ریا محبت کو اپنے سینہ میں جگہ دے۔

ایسا فیاض۔ دیانتدار اور نیک نہاد امیر بڑے اضطراب کی حالت میں اس بڑھیا کی آمد کا منتظر ہے۔ جس نے آج رات اس سے ملنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔



آہ! اگر اس دنیا کے سبھی امیر اسی شان کے ہوتے جیسے ارل آف انگھم اور لارڈ ولیم ٹریولین تھے۔ تو خاندانی امارت کا سلسلہ ناستناہی ثابت ہو سکتا تھا۔ مگر افسوس کہ حالات موجودہ میں مجموعی طور پر امرا بگڑے دل۔ خودغرض۔ ظالم۔ خودپرست۔ جاہل متکبر بردباری سے محروم۔ بے اصول۔ عیاش اور ظالم دیکھے جاتے ہیں۔ اور ایسوں کے زوال کی پیش بینی امر دشوار نہیں

حقیقت یہ ہے کہ خاندانی امارت کا طریقہ خواہ کسی صورت میں ہو۔ سخت معیوب اور قابل مذمت ہے۔ ہم نہیں جانتے اس کی ایجاد کسی شریر النفس سے کی تھی یا کسی بیوقوف نے۔ بہرحال قدرت نے ہر انسان کو مساوی حیثیت میں پید

کیا تھا۔ اس لئے محض خاندانی نجابت صاحب اختیار بننے یا ثروت غصب کرنے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ نہ ایک نسل کو اس بات کا اختیار ہے۔ کہ وہ آئندہ نسلوں کے متعلق کسی طرح کی پابندیاں قائم کرے۔ سچ پوچھو تو جس طرح ہمیں اس بات کا حق حاصل نہیں۔ کہ اپنے افعال سے آئندہ نسلوں کو غلامی کی زنجیروں کا پابند بنائیں۔ اسی طرح ہمارے اسلاف کو بھی اس کا مطلق اختیار نہ تھا کہ وہ ہماری آزادی برباد کرنے کا ذریعہ بنتے۔ اگر اسلاف نے کسی قانون یا مجموعہ قوانین کو اپنے لئے بہتر جانا تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہم بھی اندھا دھند اسی کی تقلید کرتے چلے جائیں۔ نہیں۔ زمانہ ہر وقت بدلتا ہے۔ لوگوں کے خیالات میں ہر وقت تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور لازم ہے کہ خلقت کے عام رجحان کو معلوم کرنے کے لئے عام حق انتخاب کا طریق رائج ہو ضرورت ان باتوں کی ہے کہ

ہر شخص ووٹ دے سکے۔

ہر بات کا فیصلہ عام رائے سے ہو۔

ووٹ دینے میں کسی جائداد کی شرط نہ ہو۔

قائم مقام تنخواہ دار ہوں۔

پارلیمنٹوں کی میعاد ایک سال کے لئے ہو۔

انتخابی حلقے مساوی ہوں۔

اگر ہر جگہ انہی اصولوں پر عمل کیا جائے۔ اور انہی کے مطابق سب کاروبار ہوں۔ تو دیکھیں راحت و اقبال۔ امن و سکون کا دور کیونکر جاری نہیں ہوتا۔

سخت شرمناک حالت ہے۔ اس قوم کی جس میں قومی سپرٹ موجود نہیں۔ جو از خود گداگیر کی فقیر بنے رہنا منظور کرتی ہے۔ اور جو اپنے حقوق اور اختیارات کے لئے کوئی تحریک نہیں کرتی۔

امراء اور باقی صاحب اختیار لوگ عام کے مجمعوں کی تضحیک کرتے ہوئے انہیں ہجوم قرار دیتے ہیں مگر "ہجوم" میں بھی سمجھدار اور صاحب دیانت لوگ موجود ہوتے ہیں۔ اور متردوں میں بھی عزت داری کا وجود عنقا نہیں سمجھا سکتا۔

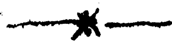
نادان لوگ! وہ یہ نہیں محسوس کرتے۔ کہ دس پندرہ ہزار کا مجمع کسی عظیم سیاسی

ہر مسئلہ پر بحث کی غرض سے جمع ہو۔ تو اس میں پانچ چھ سو بدمعاش اور گرہ کٹ آدمیوں کا گھس آنا تعجب کی بات نہیں۔ کالی بھیڑیں دنیا کے ہر طبقہ اور ہر مقام میں پائی جاتی ہیں۔



ان گرچہ سب کچھ لکھنے کے بعد ہمیں پھر ایک بار اس بات پر زور دینا پڑتا ہے کہ ہم ہرگز ہرگز فساد اور امن شکنی کے حامی نہیں ہیں۔ ہماری رائے میں موجودہ خرابیوں کی اصلاح کے لیے ایک عظیم اخلاقی تحریک کی ضرورت ہے جو اس طرح سارے ملک پر حاوی ہو جیسے طوفان بحر ناپیدا کنار کو عظیم الشان امواج کا مجموعہ بنا دیتا ہے۔ جوش سے زیادہ وقار قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور لافائٹ کے یہ قابل یادگار الفاظ ہر شخص کی زبان پر ہونے چاہئیں۔ کہ "کسی قوم کے لئے آزادی سے باخبر ہونا ہی یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ وہ اس کی طلبگار ہے۔ اور کسی قوم کے لئے آزادی پر آمادہ ہو جانا ہی اس کی آزادی کے لئے کافی ہے"

اے میرے محب قوم ہموطنو۔ اس شاندار منتر کو اپنی زندگی کا عمل بنانا تمہارا فرض ہونا چاہیئے۔ اس بکسیت اور فاقہ کشی کو دیکھ کر جس میں لاکھوں آدمی مبتلا ہیں۔ صاحب ایمان بیکاروں کو تلاش کے باوجود کام نہ ملنے پر بیکسی کی حالت میں محتاج خاتونوں پر زندہ دفن ہونے دیکھ کر مزدوروں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھے جاتا اور ان کے تیم گرسنہ بیوی بچوں کی پریشان حالی اور خانماں بربادی کو دیکھ کر غریب معزز کارعورتوں کو آنکھوں کا تیل نکالتے۔ امرا اور خودغرض پادریوں کو گستاخانہ سلوک کرتے اور سارے اختیارات غصب کرتے ہوئے دیکھ کر غم والم کے بارے دبے ہوئے بنی نوع انسان کی خستہ حالی بازار حسن میں عشوہ فروشوں کی اخلاقی پستی اور تباہی اور صدہا اور ایسی ہی خرابیوں کو دیکھ کر جن کی تفصیل بجائے خود ایک داستان طلب امر ہے۔ جو شخص ملک کی اصلاح اور ترقی کی تحریک میں حصہ نہیں لیتا۔ کوئی ہے جو اسے مہذب۔ رحمدل یا محب وطن کہے گا؟



لیکن ذکر تو لارڈ ولیم ٹریولین کے مسنر بارٹیم کا انتظار کرنے کا تھا۔

خیر ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ انتظار بسیار کے بعد وہ عیارہ پارک سکوئر والے مکان میں پہنچ گئی اور اس نیک دل امیر کے روبرو جا بیٹھی۔ جو نہیں جانتا تھا کہ یہ عورت جسے میں نے

اپنا محرم راز بنایا کتنی فتنہ ساز اور ناہنجار ہے۔

اس سے مخاطب ہو کر لارڈ ولیم نے کہا۔ "میں بہت دیر سے آپ کی آمد کا انتظار بے صبری سے کر رہا تھا۔ لیکن اب کہ آپ آگئی ہیں میں نہیں جانتا۔ آپ مجھے کیونکر مدد دے سکیں گی؟"

بڑھیا کہنے لگی "مائی لارڈ مثل مشہور ہے۔ جس کا اپنا دل کمزور ہو۔ وہ دوسرے کے دل پر کب قابو پا سکتا ہے۔ آپ کو لازم ہے۔ ہمت و استقلال سے کام لیں۔ تبھی آپ کے لئے کچھ امید پیدا ہو سکتی ہے۔"

"میڈم میں مایوس نہیں ہوں" امیر موصوف نے جواب دیا۔ "تاہم اپنے آپ کو اس شخص کی طرح پاتا ہوں۔ جو ایک کثیف دھند میں راستہ طے کر رہا ہو۔ اور یہ نہ جانے۔ مجھے کس طرف کو قدم بڑھانا ہے۔ تنہا اور بے مدد اس دلفریب حسینہ تک میرا رسائی پانا غیر ممکن ہے۔ اور مدد حاصل کر کے بھی میں کوئی بات ایسی نہیں کرنا چاہتا۔ جو ایک ایسے پاک و بے ریا دل کو جو اس حسینہ کا ہے ذرا سا بھی صدمہ پہنچائے۔"

مسز بارٹیمر سرد مہری سے کہنے لگی "میرا خیال تھا آپ میری معرفت اس کے نام کوئی خط بھیجیں گے لیکن اب یہ دیکھ کر کہ آپ حد سے زیادہ تکلف سے کام لے رہے ہیں۔ اور بال کی کھال نکالتے ہیں۔ میں خود حیران ہوں آپ کو کیوں کر مدد دوں۔"

"بات یہ ہے" لارڈ ولیم بڑے اضطراب اور پریشانی کی حالت میں کہا "بات یہ ہے کہ مجھے اس کے نام خط لکھتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔ ڈر اس بات کا ہے۔ کہ مبادا اس طرح پر اسے کوئی ایسا رنج پہنچے جس کا اثر ناقابل تلافی ہو۔"

"حالانکہ خود آپ ہی نے مجھے بتایا تھا کہ ایک بار میں نے خط لکھ کر اس کی خادمہ کو رشوت کی مدد سے اس تک پہنچانے کی کوشش کی تھی" مسز بارٹیمر نے طنز اور حقارت کے انداز سے کہا۔

"میڈم آپ ناراض نہ ہوں" نوجوان امیر نے نرمی سے جواب دیا "یہ سچ ہے۔ میں نے اگنیس کے نام ایک خط لکھا تھا جس میں یہ درج تھا کہ مجھے تم سے محبت ہے۔ مگر میرے ارادے بالکل پاک اور عزت دار ہیں۔ اس خط میں یہ بھی درخواست موجود تھی۔ کہ مجھ سے چند منٹ کے لئے ملے۔ اور چونکہ آپ تک رسائی حاصل کرنے کا میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں۔

اس لئے اس ذریعہ سے اظہار خیالات کے لئے معاف فرمائیے۔ یہ سب کچھ میں نے اُسے لکھا تھا،" ٹریولین نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "لیکن سچ پوچھئے۔ تو یہ میری انتہائی مایوسی دیوانگی اور سخت ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ تھا۔ اور مجھے خود اس بات پر حیرت ہے کہ میری طرف سے ایسی حماقت کا اظہار کیونکر ہوا۔ بہرحال جیسا میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ خادمہ نے وہ رقعہ اس کے پاس لے جانے سے انکار کر دیا۔ اور میں نے بھی اس وقت معلوم کر لیا کہ جو کچھ میں نے کیا وہ فی الحقیقت نازیبا تھا۔"

"جس کا مطلب یہ ہے کہ اب آپ میرے ذریعہ سے جو اگنیس سے پورے طور پر واقف ہوں۔ اس قسم کا خط دوبارہ بھیجنے کو تیار نہیں ہیں" اس عیار اور عمر رسیدہ عورت نے کہا "لیکن یقین جانئے میری رہبری منظور نہ کرنے میں آپ ایک سخت غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیا آپ سچ مچ یہ خیال فرماتے ہیں کہ میرے لئے ایک ایسی معصوم اور سادہ مزاج لڑکی کو جیسی کہ اگنیس ہے۔ آپ کے خط کو نظر شوق سے دیکھنے کے قابل بنانا ایسا ہی ناممکن العمل فعل ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ میں کم از کم ایسا انتظام نہ کر سکوں گی کہ آپ کے خط کو دیکھ کر اس کے ذہن کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے؟"

ٹریولین کہنے لگا "میڈم اس میں شک نہیں کہ اگر آپ یہ سب کچھ کر سکیں۔ تو میرے لئے باعث اطمینان ہوگا۔ لیکن اس سے کئی ہزار گنا خوشی مجھے اس صورت میں محسوس ہوتی۔ کہ آپ اس سے میری ملاقات کرانے کی کوئی سبیل پیدا کر سکتیں۔"

"یہ سراسر دیوانگی ہے" بڑھیا نے کہا "کیا آپ اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتے۔ کہ کسی عورت کو اجنبی مرد سے ملاقات کرنے پر آمادہ کرنے کی نسبت اس کا خط وصول کرنے کے لئے تیار کر لینا بہت سہل ہوتا ہے۔ آپ ہی ذرا انصاف سے کام لیں۔ تو محسوس کریں گے کہ ذاتی معارفے سے پہلے تحریری تعارف ضروری اور قدرتی ہوتا ہے۔ اس لئے مائی لارڈ آپ مجھ پر بھروسہ رکھیں۔ اور یقین جانیں کہ جو کچھ میں کر رہی ہوں وہ آپ ہی کی بہتری کے لئے ہے۔ میں اگنیس کے مزاج سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور ان معاملات کو خوب سمجھتی ہوں۔ ان سب باتوں کے علاوہ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ عشق اپنے مریضوں کو دور اندیشی کے معاملہ میں ضرور گمراہ کر دیتا ہے۔"

"خیر جس طرح آپ کی مرضی" لارڈ ولیم نے بہت دیر سوچنے کے بعد کہا "میں آج رات آپ کے

خط لکھ رکھوں گا۔ آپ کل صبح آ کر اُسے لے جانا۔"

"بہت اچھا!" عمر رسیدہ عورت نے جواب دیا۔ "اور یقین جانئے کہ اس خط کی تحریر کے بعد چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر میں آپ کو امید افزا جواب لا کے دے دوں۔ تو مسیو (نام مارشیمر) نہیں۔"

یکایک ڈریولمین کو ایک معاملہ یاد آ گیا۔ جس کا خیال بارہا اس کے ذہن میں پیدا ہوا تھا مگر اب تک وہ اسے زبان پر لاتے ڈرتا تھا۔ کہنے لگا: "اس بات کا آپ کو یقین ہے۔ کہ اگنیس کے والد نے اس سے پہلے اپنی پسند کے کسی شخص کے ساتھ اس کی مناکحت کا انتظام نہیں کر رکھا۔ کیونکہ اُس نے بڑھتے جوش کے ساتھ کہا: "میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اور کونسی وجہ ہے کہ وہ اُسے ایسی تنہائی میں رہنے پر مجبور کرتا ہے؟"

مسز مارشیمر پُر اعتماد لہجہ میں گویا کوئی جانے جو کچھ وہ کہہ رہی ہے۔ اس کا اسے کامل یقین ہے کہنے لگی: "میری رائے میں آپ کے اندیشہ کی کوئی بنیاد نہیں۔ اس حسینہ کے تنہائی میں رکھے جانے کا معاملہ ایک راز ہے۔ جس کا سر دست مجھے بھی علم نہیں۔ لیکن اس بے خبری کے باوجود میں آپ کو اس بات کا اطمینان دلاتی ہوں۔ کہ اگنیس کے والد کا ایسا منشا جو آپ اس سے منسوب کرتے ہیں ہرگز نہیں ہے۔"

"اوہ! تو کیا میرے لئے امید کی گنجائش ہے۔" لارڈ ولیم نے خوش ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ پر رونق آ گئی۔ اور آنکھیں بھی قلبی مسرت سے چمکنے لگیں۔

مسز مارشیمر بولی: "آپ جیسے صاحب حیثیت امیر کو جسے خدا نے دولت۔ خوبصورتی اعلیٰ تعلیم اور اخلاق سب کچھ دیا ہے۔ ایک ایسی دوشیزہ کا عشق حاصل کرنے اور انجام کار اس سے شادی کر لینے کی سوال میں مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ جو دنیاوی معاملات سے بالکل بے خبر کامل تنہائی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔"

"نہیں میڈم مجھے آپ کے خیالات سے اتفاق نہیں۔" لارڈ ولیم نے سنجیدگی کے لہجہ میں کہا: "میں نہیں چاہتا۔ اس حسینہ کو میری دولت یا ثروت کی چاہ ہو۔ میری خواہش تو یہ ہے۔ کہ اس کے دل میں میری ذات کے لئے عشق پیدا ہو۔"

"خیر اطمینان رکھئے۔ یہ بھی ہو جائے گا۔" مسز مارشیمر نے رخصت ہونے کے لئے اُٹھتے ہوئے کہا۔ "کل صبح میں آپ سے وہ خط لینے آؤں گی۔ اور یہاں سے میرا ارادہ

بیدنھا اس مکان پر جانے کا ہے۔ جس میں آپ کی معشوقہ رہتی ہے۔ پھر سہ پہر یا شام کو میں جواب لے کر دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی۔"

"میڈم میں بے صبری سے آپ کی آمد کا انتظار کروں گا" ٹریولین نے بڑھیا کے جانے پر اخلاق آمیز طریق پر دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

پھر جب مسز ہارثیمر رخصت ہو گئی۔ تو نوجوان ایمرمیز کے قریب بیٹھ کر اگنیس ورن کے نام خط لکھنے لگا۔

لیکن یہ کام اتنا سہل ثابت نہ ہوا جس قدر اس نے سوچا تھا۔ اس نے کاغذ کے کئی تختے خراب کئے۔ کم وبیش ایک سو بار مضمون کا آغاز کیا۔ اور اتنی ہی مرتبہ مایوسانہ انداز سے قلم میز پر رکھ دیا۔ کبھی وہ یہ سمجھنے لگتا۔ کہ خط کی طرز تحریر ضرورت سے زیادہ بے تکلفانہ ہے۔ اور کبھی یہ سوچتا۔ کہ وہ اتنی عامیانہ ہے کہ مطلب ادا نہیں کر سکتی۔ بارہا اُسے یہ خیال آتا کہ ایک ایسی نیک اور پاک خاتون کے نام اس قسم کا خط لکھنا حد اعتدال سے تجاوز کرنا ہے اور پھر ذرا دیر بعد وہ کہتا۔ میرا ایسے خط لکھنا ہی غیر واجب ہے۔ مختصر یہ کہ ایک گھنٹہ تک اس کے ذہن میں اتنے عجیب اور متضاد خیالات الجھتے رہے۔ کہ آخرکار اسے اپنے آپ کو اس کام کے ناقابل تصور کرنا پڑا۔

لیکن پھر سوچا کہ مسز ہارثیمر آئے گی۔ تو خط کی بجائے لے کیا دوں گا۔ ناچار پھر قلم ہاتھ میں لیا اور حسن اتفاق سے اب کی مرتبہ خط کا آغاز ایسے عمدہ طریق پر ہوا۔ جو اس کے نزدیک اطمینان بخش تھا۔ پس اس نے روانی سے لکھتے ہوئے جلدی ہی اسے مکمل کر لیا۔ اور پھر جب اسے آخری صورت میں پڑھا تو اس کا مضمون حسب ذیل تھا۔

حسن وجمال کی ملکہ اور تمام خوبیوں کی مالک مس ورن کو میرا سلام پہنچے۔ ایک اجنبی آپ سے ایسے انداز سے مخاطب ہونے کے لئے معافی کا خواستگار ہے۔ جس سے یقیناً آپ کے دل کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ اگر راقم کو اس بات کا یقین نہ ہوتا۔ کہ جو کچھ وہ لکھ رہا ہے۔ وہ خلوص دل پر مبنی ہے۔ اور اس کی تحریر کو کسی بری نیت یا فاسد ارادہ سے تعلق نہیں۔

میں اس خط کے آغاز میں آپ کو مخاطب کرنے کی جرأت کے لئے پھر ایک بار معافی کا خواستگار ہوتا ہوا التجا کرتا ہوں کہ ان سطور کو آخیر تک پڑھنے کی عنایت سے محروم نہ رکھئے گا۔ میں کاتب الحروف وہی ناچیز شخص ہوں۔ جسے آپ نے گاہ بگاہ اپنے مکان کے نواحات میں پھرتے دیکھا ہے۔ اور اس خط کے نیچے میرا نام دیکھ کر آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ سوسائٹی میں میرا رتبہ حقیر نہیں ہے۔

پھر میں ایمانداری سے کہہ سکتا ہوں کہ میرا چلن آج تک بے داغ رہا ہے۔ اور میں آپ کے سامنے ایک لفظ بھی ایسا کہنے کی جرأت نہیں کروں گا۔ جسے مجھے آپ کے والد کے سامنے کہنے میں عار ہو۔

اس مختصر تمہید کے بعد اصل مطلب کی طرف آتے ہوئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے حسن سحر افروز نے میرے دل پر عظیم اثر پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی بات مجھے آپ کا بے غلام بنانے میں کم تھی۔ تو وہ حامل رقعہ کی اس توصیف سے پوری ہو گئی ہے۔ جو اس نے آپ کی خصائل کی نسبت کی ہے میں خود مالدار ہوں۔ اور اس لئے اگر آپ دولتمند بھی ہوں۔ تو میرے لئے آپ کے نام خط لکھنے کا مدعا ہرگز مالی پہلو سے خود غرضانہ نہیں ہے۔ اگرچہ میری دلی خواہش یہی ہے۔ کہ آپ کسی امیر کبیر کی دختر نہ ہوں۔ کیونکہ اس صورت میں آپ کو اس بات کا یقین ہو جائے گا۔ کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ وہ سراسر بے غرضانہ ہے۔ مس ورنن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر میرے لئے آپ سے تعارف حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ ہوتا۔ تو میں ہرگز یہ طریق عمل اختیار نہ کرتا جس کی نسبت میرے دل میں یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہیں اس سے آپ کے قلب نازک کو صدمہ نہ پہنچے۔ یا آپ مجھ سے خفا نہ ہو جائیں۔ لیکن میں پھر عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میری محبت سچی اور خلوص دل سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اگر آپ مجھے اس مضمون پر اپنے والد سے خط و کتابت کی اجازت دیں۔ تو میں اسے بڑی خوشی سے منظور کروں گا۔ یا اگر وہ مجھ سے ملنے کے لئے تشریف لائیں۔ تو میں اسے اپنی خوش نصیبی تصور کروں گا۔ لیکن اگر اس اثنا میں میری نسبت آپ مزید حالات جاننے کی خواہش رکھیں تو میں التجا کرتا ہوں کہ زیادہ نہیں تو صرف چند منٹ کے لئے مجھے اپنے سامنے حاضر ہونے کا موقعہ دیجئے۔ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کہ ایسی اجازت حاصل کر کے مجھے کتنی خوشی حاصل ہو گی۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ کہ یہ ملاقات مسز مارٹمر کی موجودگی میں ہو۔ کیونکہ میں ہرگز کوئی ایسی بات آپ کے سامنے کہنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ جسے میں آپ کے والد یا دوستوں کے روبرو بیان کرنا موجب عار سمجھوں۔ اے کاش کوئی ذریعہ ہو۔ کہ میں ثابت کر سکوں میری محبت کس درجہ صادق۔ میری عقیدت کتنی زبردست اور میرا عشق کس قدر وسیع ہے۔

مس ورنن یقین فرمائیے۔ میری راحت کا دارومدار فقط آپ کے جواب پر ہے۔ کیا آپ سے محبت کرنے میں مجھ سے ناعاقبت اندیشی کا اظہار ہوا ہے؟ اگر ایسا ہو تو میں عرض کرتا ہوں کہ محبت ایک ایسا جذبہ ہے جس پر انسان کو مطلق اختیار نہیں۔ جس شخص نے کسی اور دیوتا کو نہیں جانا وہ اگر سورج کی پرستش کرنے لگے۔ تو قابل الزام نہیں۔ کیونکہ روشن اور دلفریب چیز کی طرف ہر ایک دل از خود کھچا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے دل نے چونکہ کسی اور صنم کو نہیں دیکھا۔ اس لئے وہ آپ کو نیک اور خوبصورت دیکھ کر آپ ہی کا پرستار بن چکا ہے۔ پس میری التجا یہ ہے۔ کہ میرے اس فعل کو نگاہ خشم سے نہ دیکھئے گا۔ اور نہ اس طرز عمل کو جسے میں نے اس لئے اختیار کیا۔ کہ اپنے جذبات آپ تک پہنچاؤں اپنی کدورت کا ذریعہ بنائیے گا۔ ایک دیانتدار آدمی خالص اور پرشوق محبت کا تحفہ لے کر حاضر ہوا ہے۔ اسے حقارت کے ساتھ نظر انداز نہ کیجئے گا۔ اگر عشق کرنا جرم ہے تو میں اس جرم کا اعتراف

کہ میں رحم کا ملتجی ہوں۔ گر ایسا نہ ہو۔ اس جرم کے بدلے آپ مجھے خاموشی کی صورت میں ناقابل برداشت سزا دیں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک جان کی راحت کا دارومدار آپ کے فیصلہ پر ہے۔ اور یہ آپ کے اختیار میں ہے۔ کہ اُسے خوشی سے معمور کردیں۔ یا انتہائی رنج و الم میں مبتلا۔ اس کے ساتھ ہی میری پیاری اگنیس۔۔۔ آہ بے اختیاری میں مجھ سے آپ کے نام کے ساتھ ایک ایسا لفظ لکھا گیا جس کے اظہار کا مجھے سردست کوئی اختیار نہیں تھا۔ گر اب کہ وہ ضبط تحریر میں آچکا۔ میں اُسے مٹانے کی جرأت نہیں کرسکتا۔۔۔ اس کے ساتھ ہی جیسا کہ میں کہہ رہا تھا۔ اگر آپ کا دل کسی اور شخص سے وابستہ ہوچکا ہو۔ اگر کوئی اور انسان مجھ سے زیادہ خوش نصیب آپ سے شادی کا اقرار حاصل کرچکا ہو۔ تو اسے راحت افزا سینہ میں سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی آپ کو اپنی توجہ سے دق نہیں کروں گا اور نہ کبھی اپنے ناچیز وجود کو آپ کی نظروں میں لانے کا موجب بنوں گا۔ کیونکہ میری محبت انتہائی احترام کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور میری ہرگز یہ خواہش نہیں۔ کہ آپ کے دل میں ذرا سا بھی رنج پیدا کروں۔

میں ہوں آپ کا سچا ۔ راسخ اور عقیدتمند دوست

ولیم ڑیولمین

اس خط کا مضمون اس نوجوان امیر کے لئے ہر طرح اطمینان بخش ثابت ہوا۔ اس نے محسوس کیا۔ کہ اس کی تحریر کافی بھدا نہ ہے۔ اور گو یہ عاشقانہ نہیں۔ تاہم میرے مطلب کو اچھی طرح واضح کرتی ہے۔ اس نے یہ بھی سوچا کہ اس تحریر میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جو اس حسینہ کے پاک دل پر کسی طرح کا مضر اثر پیدا کرسکتی ہو۔ اور جیسا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ اس اعتماد کے باعث جو عالم شباب کا حصہ ہوتا ہے۔ اس نے اس خط کی تحریر کے ساتھ ہی یقین کرنا شروع کردیا۔ کہ میرا مدعا نصف سے زیادہ پورا ہوچکا۔

اس نے خط کو تہ کرکے لفافہ میں ڈالا۔ اور اس پر مہر لگا کر اس خیال سے آتشدان پر رکھ دیا کہ مسز ہارٹیم آئے گی تو اس کے حوالہ کروں گا۔ اس کام سے فارغ ہو کر وہ ایک اندرونی کمرہ سے چھوٹا سا دستی بیگ اٹھا لایا۔ اسے کھول کر اس میں سے چند رنگین تصاویر نکالیں جن میں سے ایک پر اس کی توجہ غیر معمولی دلچسپی کے ساتھ مرکوز ہوگئی۔

یہ تصویر اس کی محبوبہ اگنیس ورنن کی تھی۔ اور اس نے اسے اپنے ہاتھ سے کھینچا تھا۔ تصویر ایسی مکمل اور عمدہ تھی۔ کہ کوئی ماہر نقاد بھی جس نے اگنیس کی صورت کو نظر غور سے دیکھ لیا ہو اس پر مطلق حرف گیری نہ کرسکتا تھا۔

بے شک اس پرزہ کاغذ پر اس مولٹ مدنشین حسینہ کی بالکل صحیح تصویر موجود تھی۔ وہی صورت

وہی چہرہ اور وہی خط و خال۔ ویسی ہی صفائی سے مختلف رنگوں میں موجود تھے جو کسی نامور مصور کا حصہ سمجھی جا سکتی ہے آنکھیں ویسی ہی سیاہ اور دلفریب۔ پیشانی ویسی ہی فراخ اور اثرات ذہانت سے درخشندہ۔ ویسے ہی سیاہ ریشمی ملائم بال جو تصویر میں بھی اصل کے مطابق نظر آتے تھے۔ ویسا ہی سخن سنہ اور اس پر وہی معصومانہ مسکراہٹ جو اگنیس ورنن کی صورت میں فرشتگان جنت کی جھلک پیدا کرتی تھی۔ بادہ! کتنا دلفریب چہرہ تھا! کیسی پیاری صورت تھی! کس قدر معصومانہ انداز تھا!

اور کچھ عجب نہیں۔ کہ اس حسینہ کی یہ تصویر اس کی صورت سے اس قدر مشابہ اور ہر لحاظ سے اتنی مکمل تھی کیونکہ نوجوان امیر نے اس کی تیاری پر غیر معمولی توجہ دی تھی۔ عرصہ دراز تک وہ مسلسل گفتگو اس کی تکمیل کے لیے محنت کرتا رہا۔ اس کا قاعدہ تھا کہ جب اس حسینہ کے دیدار کے بعد مکان پر آتا۔ تو وہی تصویر کو پیش نظر رکھ کر تصویر کی تیاری میں مصروف ہو جاتا۔ ایک بار جب اس نے اگنیس کو زیادہ غور سے دیکھا۔ تو اس سے اسے تصویر کے اتمام میں بہت زیادہ مدد ملی حتیٰ کہ اس نے اپنی معشوقہ کی ایک ایسی عمدہ تصویر تیار کر لی جس میں کسی مزید اصلاح یا درستی کی گنجائش نہ تھی۔ جیسا کہ پگمیلین کی نسبت مشہور ہے کہ وہ اپنی محبوبہ گلاٹیہ کے بت کی پرستش کرتا تھا اسی طرح لارڈ ولیم ڈریوبین اس تصویر کی پرستش کیا کرتا تھا۔ مگر نہیں۔ ہمارے خیال میں یہ تشبیہ نادرست ہے۔ اس لیے کہ وہ سنگتراش تو ایک سرد اور بیجان بت کا پرستار تھا اور یہ نوجوان امیر اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ میں نے کاغذ پر جو تصویر تیار کی ہے۔ اس کا ایک زندہ اصل بھی موجود ہے۔ اور اس زندہ اصل ہی کا تصور ہر وقت اس کے خیالات پر حاوی رہتا تھا۔

گھڑی نے ۔۱ بجائے اور لارڈ ولیم بدستور اس تصویر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جو اس کے سامنے میز پر موجود تھی کہ خادم نے کمرہ میں داخل ہو کر عرض کیا " حضور ایک خاتون جو اپنا نام ظاہر نہیں کرتی آپ سے ملنا چاہتی ہے "

لارڈ ولیم نے جھٹ سے تصویر کو اسی بیگ میں بند کر دیا اور خادم سے کہا " کچھ حرج نہیں تم اسے آنے دو "

نوکر سلام کر کے واپس چلا گیا۔ اور اس کے چند منٹ بعد ایک نامعلوم عورت کو ساتھ لئے واپس آیا جس کے چہرہ پر نقاب تھی۔ نوکر کے واپس جاتے ہی اس خاتون نے نقاب ہٹا دی۔ اور اب جو لارڈ ولیم نے اس کی صورت دیکھی تو معلوم ہوا وہ ایک نہایت خوش وضع عورت ہے اگرچہ اس کے چہرہ پر فکر سے زردی چھائی ہوئی تھی۔

عمر میں وہ ۳۰-۳۲ سال کے قریب تھی۔ بال کالے۔ آنکھیں بھورے رنگ کی اور دانت نہایت عمدہ اور ہموار تھے۔ وہ قد کی لانبی۔ خط و خال کے اعتبار سے موزوں اور بدن کی کسی قدر گداز تھی۔ اور اس نے نہ صرف فیشنیبل بلکہ نہایت اعلیٰ قسم کی پوشاک پہن رکھی تھی اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اعلیٰ تربیت کی کوئی خاندانی عورت ہے۔

لارڈ ولیم اس سے اخلاق کے ساتھ پیش آیا۔ اس سے بیٹھنے کی درخواست کی اور پھر اس انتظار میں ہوا کہ وہ اپنی آمد کا مدعا بیان کرے۔

عورت نہایت دلخوش کن اگرچہ کسی قدر افسردہ لہجہ میں کہنے لگی "آپ کو یقیناً اس بات پر سخت تعجب ہوگا۔ کہ ایک اجنبی عورت آپ سے اس طرح بے وقت ملنے آئی۔ لیکن مجھے جو بات دریافت کرنی تھی۔ اس کے متعلق کسی اور سے امداد لینا غیر ممکن تھا۔ اور اگر آپ نے بھی مجھے وہ اطلاع مہیا نہ کی جس کی خاطر میں آئی ہوں تو مجھے سخت ہی رنج ہوگا"

لارڈ ولیم کو گفتگو کے اس پراسرار آغاز پر تعجب تو ہوا۔ مگر وہ کہنے لگا "میڈم اگر آپ کی کوئی خدمت میرے امکان و اختیار میں ہو۔ تو میں بخوشی اس کے لئے آمادہ ہوں"

نوجوان امیر کی طرف سے یہ تشفی بخش کلمات سن کر اس خاتون نے اظہار تسلیم سے سر جھکایا۔ اور پھر دفعتہً اصلی مضمون کی طرف آتے ہوئے کہنے لگی "میری رائے میں آپ مسٹر گلبرٹ ہیتھ کوٹ سے پورے طور پر واقف ہیں . . ."

ٹریولین نے جواب دیا "ہر چند کہ مسٹر گلبرٹ ہیتھ کوٹ عمر میں مجھ سے بزرگ ہیں تاہم مجھے ان کی دوستی کا فخر حاصل ہے"

"پھر کیا آپ بتا سکتے ہیں وہ اس وقت کہاں ہیں؟ . . . وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں؟" عورت نے غیر معمولی فکرمندی کے لہجہ میں کہا۔

"میڈم افسوس کہ مجھے معلوم نہیں" لارڈ ولیم نے جواب دیا۔

"اے رحم خدا!" اس نے فرط الم سے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔

ٹریولین کہنے لگا "میں انہیں ایک ہفتہ سے نہیں ملا۔ لیکن . . . میڈم کیا آپ کا مزاج علیل ہے؟ کیا میں آپ کی کسی طرح مدد کر سکتا ہوں؟"

اور یہ کہتے ہوئے امیر موصوف نے اپنی جگہ سے اٹھ کر گھنٹی کی رسی کھینچنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"نہیں ائی لارڈ نہیں" اس خاتون نے کہا "آپ گھنٹی نہ بجائیں۔ اور نہ کسی نوکر کو بلانے کی تکلیف گوارا کریں۔ میری طبیعت جلدی بحال ہو جائے گی۔ معاف فرمایئے۔ مجھے اپنے جذبات پر قابو نہیں" اس نے آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

باوجود شرم کرنے کے امیر موصوف معاً دوسرے کمرہ میں گیا۔ اور چشمہ کے پانی سے بھری ہوئی ایک صراحی اور شیشہ کا گلاس لے کر واپس آیا۔ پانی کا گلاس پر کر کے اس نے اس عورت کو پیش کیا۔ وہ الفاظ میں شکریہ ادا نہ کر سکی۔ کیونکہ الفاظ نوک زبان پر آ کر رک گئے البتہ نگاہیں صاف اظہار ممنونیت کرتی تھیں۔

مسز پانی کا گلاس پی کر تازہ دم ہونے کے بعد وہ کہنے لگی "مائی لارڈ آپ کو یقین نہ سہی۔ اس کا کچھ خیال بھی ہے کہ آپ کا دوست سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کہاں ہے؟ کیا اس نے کبھی آپ سے لندن سے باہر جانے کا ذکر کیا تھا؟ کیا آپ کو یاد ہے کبھی اس نے انگلستان سے چلے جانے کا ارادہ ظاہر کیا؟ میں منت کرتی ہوں حضور مجھے اس کا حال بتا دیجئے۔ کیونکہ آپ . . نہیں جانتے۔ مجھے اس سے کس درجہ محبت ہے"

ٹریویلین ان آخری لفظوں کو سنکر حیرت زدہ ہو گیا۔ کیونکہ وہ ایسی صداقت اور اعتماد کے لہجہ میں کہے گئے تھے۔ کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو دعویٰ پر شبہ نہ کر سکتا تھا۔ اور دوسری طرف حالانکہ وہ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کو اس زمانہ سے جانتا تھا۔ جب اس کی عمر بہت ہی کم تھی۔ تاہم اس نے یہ کبھی نہیں سنا تھا۔ کہ بیرونٹ موصوف شادی شدہ ہے۔ بخلاف ازیں وہ اسے ایک مسلم کنوارا سمجھے ہوئے تھا۔ اگر واقعی وہ کنوارا تھا۔ تو جو الفاظ اب اس حسینہ نے کہے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس کی داشتہ ہے۔ کیونکہ ایسی محبت جس کا اظہار اس نے کیا۔ اس قسم کی نہیں ہو سکتی۔ جو ایک بھائی کو بہن سے ہوتی ہے۔ اس کا تامل صاف ظاہر کرتا تھا۔ کہ وہ اس محبت کے شرمناک پہلو سے خوب واقف ہے۔

عورت نے جان لیا کہ ٹریویلین کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ نہایت دبی ہوئی آواز میں جو بمشکل سنائی دیتی تھی۔ وہ کہنے لگی "مائی لارڈ حالات مجبور کرتے ہیں۔ کہ میں آپ کو بتا دوں۔ واقعی میں آپکے دوست کی داشتہ ہوں۔ ہاں اگرچہ مجھے اس سے اتنی محبت ہے۔ جتنی کسی بیوی کو بھی اپنے شوہر سے نہیں ہوتی۔ ان کے باوجود میں اس کی داشتہ ہوں۔ کیونکہ افسوس میں ایک اور شخص کی منکوحہ ہوں۔ اور اب

بائی لارڈامس نے غیر معمولی جوش کے ساتھ کہا "آپ کو اختیار ہے۔ چاہے مجھے نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ چاہے اپنے خادم کو حکم دیں۔ کہ وہ مجھے زبردستی مکان سے نکال دے۔ جو کچھ بھی آپ چاہیں کریں۔ بہرحال مجھے یہ ضرور بتا دیں۔ سرگلبرٹ کہاں رہتا ہے؟"

ڈریولین کچھ دیر کے لئے اس حسینہ کے پرجوش کلمات سنکر حیرت زدہ ہوگیا۔ پھر جلدی ہی اپنے استعجاب پر غالب آکر وہ کہنے لگا "میڈم اطمینان فرمائیے۔ میں کوئی بات اس قسم کی نہ کروں گا۔ جس سے آپ کی پریشانی میں اضافہ ہو۔ اور یہ تو قطعاً غیر ممکن ہے۔ کہ میں آپ سے کسی طرح کا گستاخانہ سلوک کروں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک ہفتے سے نہ میری سرگلبرٹ ہنیتھ کوٹ سے ملاقات ہوئی ہے۔ اور نہ مجھے ان کی طرف سے کوئی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ پرسوں میں ان کے مکان واقع آلبنی میں گیا تھا۔ اور مجھے بتایا گیا۔ کہ وہ گھر پر نہیں ہیں۔ میں اپنا ملاقاتی کارڈ چھوڑ آیا۔ اور اس بات کا خیال نہیں کیا۔ کہ مزید حالات دریافت کروں۔ کیونکہ اس کا مجھے مطلق خیال نہیں آیا۔ کہ وہ کئی دنوں سے گھر پر موجود نہیں ہیں؟"

"حالانکہ مجھے ان سے ملے ایک ہفتہ سے اوپر ہوچکا ہے"۔ لیڈی نے بدقت اظہار غم کو روکتے ہوئے کہا " ان ایام میں میں ہر روز آلبنی میں جاتی رہی۔ مگر ہر بار یہی جواب ملا کہ وہ ابھی تک واپس نہیں آیا۔ . . افسوس کہ وہ واپس نہیں آیا" اس نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔" اور نہ اس نے کوئی خط ہی لکھا ہے آلہی یہ کیا اسرار ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہیں اسے کوئی مہلک حادثہ پیش نہ آیا ہو"

"آپ ناحق اس قدر غمزدہ ہوتی ہیں"۔ ڈریولین نے مصیبت زدہ عورت سے جو اس قدر غم زدہ معلوم ہوتی تھی۔ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا" اگر آپ چاہیں تو میں ابھی ان کی نسبت جستجو کرنے جاؤں۔ ممکن ہے۔ آپ کی نسبت جو آخر ایک عورت ہیں۔ مجھے زیادہ کامیابی حاصل ہو"

"آپ بے شک فیاض دل محسن ہیں" اجنبی عورت نے کہا "میں آپ کی عنایات کا جو آپ ایک بالکل نامعلوم شخص سے کر رہے ہیں۔ کیونکر شکریہ ادا کر سکتی ہوں"

ڈریولین نے کہا "میڈم اول تو کسی مصیبت زدہ شخص کی امداد کرنا ہر انسان کا

فرض مقدم ہے۔ پھر آپ جانیں سر گابرٹ ہیتھ کوٹ میرے بھی گہرے دوست ہیں۔ اور آپ کی زبانی ان کے عدم پتہ ہونے کی خبر سنکر مجھے سخت پریشانی لاحق ہو گئی ہے۔ اس لئے میں آپ کی اور خود اپنی خاطر ان کی نسبت فوراً تحقیقات کرنا ضروری سمجھتا ہوں"

یہ کہتے ہوئے امیر موصوف اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مائی لارڈ" اس خاتون نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے گہرے جذبات کے زیر اثر کہا "کیا میں امید کر سکتی ہوں۔ آپ مجھے اس بارہ میں جلد تر کوئی اطلاع دیں گے؟ یقین فرمایئے۔ جب تک مجھے سر گابرٹ کی نسبت کوئی تسلی بخش اطلاع نہ ملے گی۔ میری پریشانی بڑھتی جائے گی۔۔ حالانکہ وہ اب بھی ناقابل برداشت ہو رہی ہے۔۔۔"

اتنا کہہ کر وہ زار زار رونے لگی۔

"میڈم" نوجوان امیر نے اس حسینہ کی پریشانی سے سخت متاثر ہو کر کہا "آپ چاہیں تو میرے ساتھ چلیں۔ یا مناسب سمجھیں۔ تو میری واپسی کا یہیں انتظار کریں۔۔ اگرچہ میری رائے میں آپ کا یہیں ٹھہرنا اچھا ہو گا۔ آپ کی پریشانی ایسے حالات میں قدرتی سمجھی جا سکتی ہے۔ مگر امید ہے آپ دو گھنٹے صبر سے کام لیں گی لیکن شائد" اس نے یکایک کسی خیال کے زیر اثر کہا۔ "شائد آپ کا مکان یہاں سے دور فاصلہ پر ہے؟"

خاتون نے جواب دیا "میں کنسنگٹن ٹاؤن میں رہتی ہوں۔ اور اس لحاظ سے میرا مکان آپ کے مکان سے کچھ بہت دور نہیں۔ اگر آپ میرا یہاں ٹھہرنا معیوب نہ سمجھیں۔ یا اگر میرے یہاں انتظار کرنے سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا "تو میں یہیں آپ کی واپسی کا انتظار کروں گی"

"یقیناً کیجئے" فیاض دل امیر نے کہا "اور اگر میری عدم حاضری میں آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو۔ تو اپنا گھر سمجھ کر نوکروں کو حکم دیجئے۔ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کو فرض سمجھیں گے۔ میں جانے سے پہلے انہیں اس کی تاکید کر دوں گا"

وہ کہنے لگی "مائی لارڈ میں آپ کی ان تمام عنایات کا سچے دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ لیکن یقین فرمایئے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد مجھے نوکروں کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ ہو گی"

ڈریوئین نے سلام کیا۔ اور رخصت ہو گیا۔

باب ۱۶۶ دو بھائیوں کا طبعی اختلاف ایک راز

چند منٹ کے عرصہ میں امیر موصوف کی گاڑی تیار ہو گئی۔ اور وہ اسے تیزی سے چلاتا ہوا بازار پکاڈلی کی طرف روانہ ہوا۔ مگر اس کے منزل مقصود پر پہنچتے پہنچتے ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ اس جگہ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کے مختصر حالات قلمبند کر دیں۔

عمر میں وہ چالیس سال کے قریب تھا۔ قد کا لانبا۔ دیکھنے میں وجیہ اور صورت کا انداز تحکمانہ تھا۔ اب تک اس نے شادی نہیں کی تھی۔ اور لوگ کہتے تھے۔ کہ چھوٹی عمر میں ہی اُس کی بے وفائی سے دل شکستہ ہو کر جس سے اُسے بے حد محبت تھی۔ اس نے اس بات کا عہد کر لیا تھا۔ کہ کبھی کسی عورت کو دل نہیں دوں گا۔ یہ افواہ اس کے دوستوں میں عرصہ سے مشہور تھی۔ اور اس زمانہ میں بھی جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ جب کبھی یہ سوال اٹھتا۔ کہ ایک ایسا شکیل دولتمند اور دنیا کی تمام نعمتیں رکھنے والا شخص کیوں شادی نہیں کرتا تو اس کا جواب عموماً وہی دیا جاتا تھا۔ جو اوپر بیان کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا۔ بیرونٹ نہ صرف شکیل اور وجیہ تھا۔ بلکہ اسے چار ہزار پونڈ سالانہ کی جو آمدنی تھی وہ بجائے خود لندن کی سب سے خوبصورت اور جوان عورتوں کے دل میں اُس کے لئے کشش پیدا کر سکتی تھی۔ لیکن اس فراغ بالی کے باوجود وہ کفایت شعاری سے زندگی بسر کرتا تھا۔ اس کا دیہات میں کوئی مکان نہ تھا۔ آلبنی میں اس کی سکونت تھی۔ عادات کے لحاظ سے تنہائی پسند اور زمانہ کے شور و شر سے علیحدہ رہنے کا خواہشمند تھا۔ اور بہت کم ایسا ہوتا کہ وہ لندن چھوڑ کر باہر جاتا۔ اُسے مطالعہ کا بہت شوق تھا اور فنون لطیفہ بھی اس کے لئے خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ وہ خود اپنے منہ سے بارہا کہا کرتا کہ میری فضول خرچی کی فقط دو صورتیں ہیں۔ یا یہ کہ کوئی نادر تصویر خرید لوں یا کوئی نایاب چیز۔ لیکن انہیں بھی وہ اپنے پاس نہیں رکھتا تھا۔ یا اپنے دوستوں کو بانٹ دیتا۔ یا عجائب خانوں میں بھجوا دیتا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ وہمی طبیعت کا آدمی تھا۔ اور جو کچھ کہ مول لے اُسے دوسرے دن چھوڑ دینا ضروری سمجھتا تھا۔ مگر اصلی سبب یہ تھا۔ کہ وہ ایسے نادرات کو نیلامیوں یا کباڑیوں سے بچانے میں خاص مسرت محسوس کرتا تھا۔ کہا کرتا کہ مجھ کنوارے کے مکان میں ایسی چیزیں چونکہ نوکروں کے رحم پر پڑی رہیں گی۔ اس لئے مجھے اسی میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ کہ میرے دوست انہیں اپنے ہاں بحفاظت رکھیں۔ یا عجائب خانوں کے منتظم ان کی نگہداشت

کریں۔ طبعاً وہ نہایت فیاض تھا۔ لیکن اپنے ڈھنگ پر اور چونکہ وہ خود ایسے نادرات کو قدر کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اس لئے سوچتا تھا کہ میرے دوست بھی ان کی قدر کریں گے۔

سر گلبرٹ کا ایک بھائی تھا۔ مزاج میں اس سے بالکل مختلف بلکہ متضاد۔ جیمز ہیتھ کوٹ یعنی دوسرا بھائی ایک نہایت حریص۔ لالچی۔ بے اصول اور سخت ریاکار وکیل تھا۔ اور جیسا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ ان خرابیوں کے باعث۔ مالدار بہت تھا۔ اس کی عمر سر گلبرٹ سے دو سال کم تھی۔ مگر دن بھر کاروبار میں مصروف رہنے۔ بخل اور برے جذبات کے اثر کے باعث وہ قبل از وقت بوڑھا نظر آنے لگا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بڑے بھائی سے دس سال بڑا معلوم دیتا تھا۔ سر کے بال سپید ہو چکے تھے۔ حالانکہ سر گلبرٹ کے ابھی تک سیاہ تھے۔ یہ خم کمر ہو گیا تھا۔ اور وہ تیر کی طرح سیدھا۔ جیمز بجائے خود غیر شادی شدہ تھا۔ مگر اس کی وجہ وہ نہ تھی۔ جو اس کے بھائی سے منسوب کی جاتی تھی۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ اس کا دل ہی ایسا واقع ہوا تھا۔ جو صرف ایک چیز سے محبت کر سکتا ہے۔ یعنی زر۔ عشق کے پاک تر جذبہ کے لئے اس میں مطلق گنجائش نہ تھی۔ بیڈ فورڈ رو ہولبورن میں وہ ایک نہایت خوشنما مکان میں رہا کرتا تھا۔ جس کے کمرے ہر قسم کے سامان عشرت سے آراستہ تھے۔ کیونکہ اس کا عقیدہ تھا۔ کہ دنیا میں صرف وہی لوگ ترقی کر سکتے ہیں۔ جن کا ظاہر عمدہ ہو۔ اور اگر دفتر کی حالت خراب ہو۔ تو بہت لوگ جو نفع بخش موکل ثابت ہو سکتے ہیں۔ واپس چلے جاتے ہیں۔ اس کا مدعائے زندگی فقط ایک تھا یعنی یہ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ روپیہ کمایا اور دولت جمع کی جائے۔ مگر اس کے باوجود وہ ہر کام ایسی عجیلدی سے کرتا۔ کہ کوئی یہ ثابت نہ کر سکتا تھا۔ کہ وہ مسلمہ بد معاش شخص ہے۔

دونو بھائیوں کے مزاج میں اس قدر تفاوت ہوتے ہوئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہو سکتا۔ کہ ان میں محبت بھی کچھ زیادہ نہ تھی۔ دونوں بھائی بہت کم ایک دوسرے سے ملتے تھے اگرچہ گلبرٹ کی فیاضانہ طبیعت یہ چاہتی تھی۔ کہ باہمی تعلقات زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوں۔ لیکن دوسری طرف جیمز کی سرد اور مادہ پرست طبیعت ایسے ملاپ سے سخت متنفر تھی۔ جس سے عملی طور پر کوئی خاص فائدہ مقصود نہ تھا۔ دونوں بھائیوں میں اتنا عظیم اختلاف تھا۔ کہ نا واقف لوگوں کو جب اول مرتبہ ان کے رشتے کا علم ہوتا۔ تو وہ یہ جان کر حیرت زدہ ہو جاتے کہ ایک ایسا حریص اور تنگ دل وکیل استنے ملنسار اور خلیق بیرونٹ کا سگا بھائی ہے۔

اس مختصر بیان سے ہمارے ناظرین سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ اور مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ کے طبائع سے کسی حد تک ضرور واقف ہو گئے ہوں گے۔ لیکن ہم کو اس داستان میں آگے چل کر زیادہ تفصیل کے

ساتھ آسکے گا لیکن سردست ہمیں لارڈ ولیم ٹریویلین کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ جسے ہم نے رات کے ساڑھے دس بجے گاڑی میں بیٹھے البنی کی طرف جاتے چھوڑا تھا۔

وہاں پہنچ کر نوجوان امیر نے سرگلبرٹ کی نسبت سوالات پوچھے۔ مگر کوئی تسلی بخش جواب حاصل نہ ہوا۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ وہ آٹھ دن سے غیر حاضر ہے۔ نہ اس کی طرف سے کوئی خط موصول ہوا۔ اور نہ جانے سے پیشتر اس نے اطلاع دی۔ کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ اس کی غیر حاضری سے گھر کے نوکروں کو بہت پریشانی تھی۔ اور انہوں نے قدرتی طور پر اس کی اطلاع اس کے بھائی کو بھی دی۔ مگر اس نے اس بارہ میں کوئی تحقیقات ضروری نہ سمجھی۔ بس اتنی بات تھی۔ جو لارڈ ولیم کو اس تحقیقات سے معلوم ہوئی۔ اور آخر جب وہ گھر کو واپس ہوا۔ تو اس کے دل میں اپنے دوست کی نسبت سخت پریشانی اور تشویش تھی۔

آدھی رات گذر چکی تھی جب وہ واپس اس کمرہ میں پہنچا جس میں وہ اس اجنبی خاتون کو چھوڑ گیا تھا۔ اُسے داخل ہوتے دیکھ کر وہ مودبانہ انداز سے اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ اس کی نگاہوں سے سخت پریشانی اور اضطراب کا اظہار ہوتا تھا۔ لیکن امیر کے منہ سے ایک لفظ بھی سننے کے بغیر جب اس نے اس کی صورت سے معلوم کیا کہ وہ کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آیا۔ تو اس کے اپنے چہرہ پر خوفناک زردی چھا گئی۔ اور وہ یقیناً غش کھا کر گر جاتی۔ اگر امیر نوجوان اسے سہارا دے کر کرسی پر نہ بٹھاتا۔

کہنے لگا "میڈم مجھے افسوس سے اطلاع دینی پڑتی ہے۔ کہ جو حالات ہمیں پہلے معلوم تھے ان کے علاوہ کوئی نئی بات معلوم نہیں ہو سکی۔ سوا اس کے . . . اگر اسے نئی بات سمجھا جائے کہ سر گلبرٹ کی عدم حاضری کی اطلاع ان کے بھائی مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ کو دی گئی تھی۔ اور اس نے اس معاملہ میں اگر سنگدلی نہیں۔ تو کم از کم سخت لاپروائی ضرور برتی"

"میں اس بھائی کو نہیں جانتی۔ اور نہ میں نے کبھی اُس کی صورت دیکھی ہے" خاتون نے شکستہ آواز میں کہا "لیکن اُس کی نسبت جو حالات مجھے معلوم ہوئے ہیں۔ ان کی بنا پر کہہ سکتی ہوں۔ کہ وہ کوئی بڑا ہی خوفناک آدمی ہے"

"اس کے باوجود میڈم" لارڈ ٹریویلین نے کسی قدر فہمائش کے لہجہ میں کہا "ہمارے پاس اس شبہ کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ کا اس معاملہ میں کچھ دخل ہے۔ فی الحقیقت آپ کا اس قسم کے الفاظ کہنا بھی ایک بے قصور شخص کے حق میں مضر اثر پیدا کرنے والا ہے۔ میں خود مسٹر ہیتھ کوٹ سے

صرف اتنی واقفیت رکھتا ہوں کہ میں نے اس کا نام سنا ہے۔۔۔"

"لیکن یہ تو آپ بھی سن چکے ہوں گے۔ کہ وہ ایک سخت بدنام شخص ہے" عورت نے بڑے پُرجوش لہجہ میں کہا۔

ٹریولین کہنے لگا "میں نے کبھی کوئی خاص بات اس کے خلاف نہیں سنی"۔

"نہیں۔ کوئی ایسی بات آپ کے کانوں تک نہیں پہنچی جو اس سے کوئی خاص جرم منسوب کرتی ہو" عورت نے اس انداز سے کہا۔ گویا وہ وکیل مذکور کو سخت مشتبہ آدمی سمجھتی ہے "لیکن ایسی ہزاروں باتیں آپ کے کانوں تک پہنچ چکی ہوں گی۔ کہ وہ سنگ دل حد سے زیادہ سود خوار جابر۔ غریبوں کا خون کرنے والا اور سخت بے رحم ہے۔ اور جن لوگوں کو بدنصیبی سے اس سے واسطہ پڑ جائے۔ اُسے ان کی ہر قسم کی جائداد قرق کرانے میں ذرا تامل نہیں ہوتا"۔

"میڈم یہ تمام الزامات میں اس سے پہلے سن چکا ہوں" ٹریولین نے کہا "لیکن ان کے باوجود میں اس کے خلاف ان سیاہ ترین شبہات کو دل میں جگہ نہیں دے سکتا۔ جو ایک انسان دوسرے کی نسبت قائم کر سکتا ہے۔ آپ میرے ان الفاظ سے یہ نہ خیال فرمایئے کہ میں جیمز ہیتھ کوٹ کی جانب داری کر رہا ہوں۔ میرا مدعا فقط یہ ہے کہ انگلستان کے بہترین اصول انصاف کے مطابق کسی شخص کی نسبت صحیح رائے قائم کرنے کے لئے ہر قسم کے تعصبات کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ لیکن آپ کی تسلی کی خاطر میں کل اس مسٹر ہیتھ کوٹ سے بھی ملوں گا۔ میں اس سے اس کے بھائی کی پُر اسرار گم شدگی کا ذکر کر کے دیکھوں گا۔ وہ کیا جواب دیتا ہے۔ میں یہ بھی معلوم کروں گا کہ جواب دیتے وقت اس کے چہرہ پر کس قسم کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ اور اطمینان رکھیئے" نوجوان امیر نے زوردار لہجہ میں کہنا شروع کیا "میڈم اطمینان رکھیئے کہ اگر میرے دل میں خفیف ترین شبہ بھی ہوا۔۔ اگر کسی وجہ سے یہ خیال میرے دل میں جاگزین ہو گیا۔ کہ جیمز ہیتھ کوٹ کا اپنے بھائی کی گمشدگی سے کوئی مشتبہ تعلق ہے تو اطمینان رکھیئے" اس نے اس جملہ کو دہرا کر کہا "میں اس معاملہ کی کامل تحقیقات کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کروں گا۔ اور ہر ممکن کوشش سے کام لے کر اس کے خلاف ثبوت پیدا کروں گا لیکن سردست میں ایک لمحہ کے لئے۔۔ ایک واحد لمحہ کے لئے بھی اس بات کا یقین نہیں کر سکتا کہ وہ۔۔۔"

"مائی لارڈ۔ جو کچھ آپ نے کہا ہے اسی کے مطابق عمل کیجیئے" اس خاتون نے کہا "اور یقین فرمایئے کہ تحقیقات کے بعد آپ کو خود بخود معلوم ہو گا کہ میرے اندیشے بے بنیاد نہیں۔ اور نہ اس قدر

فضول ہیں جیسا آپ تصور فرماتے ہیں مگر اوہ!" اس نے انتہائی جوش کے ساتھ دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا" یہ خیال میرے لئے کس قدر سخت روح فرسا اور جگر پاش ہے کہ وہ جس سے مجھے ناقابل بیان ۔ ۔ ۔ لامحدود محبت ہے ۔ اب شاید اس دنیا میں موجود نہیں"

" سکون فرمائیے ۔ میڈم سکون فرمائیے" لارڈ ولیم ٹریولین نے التجا کے لہجہ میں کہا" ہمیں لازم ہے کہ اس کو دل میں جگہ نہ دیں ۔ اور اس خیال کو بے بنیاد سمجھیں ۔ کہ خدانخواستہ سرگابرٹ ہیتھ کوٹ کو کسی قسم کا سانحہ پیش آیا ہے ۔ یا وہ اب زندہ نہیں ہیں ۔ برعکس اس کے ہمیں امید رکھنی چاہئے ۔ ۔ ۔"

" اوہ مائی لارڈ ایسے عجیب انتہے پُراسرار اور اس قدر مشتبہ حالات میں کوئی کیونکر دل کو امید دے سکتا ہے!" اس خاتون نے ایک ایسے لہجہ میں پوچھا جس میں ذہنی رنج اور تلخی کا اشتراک تھا ۔ اور پھر کہنے لگی" تاوقتیکہ کسی خاص وجہ سے سرگابرٹ نے اپنے دوستوں کو اس بات سے مطلع نہیں کیا ۔ کہ میں کہاں ہوں یا کہاں جارہا ہوں ۔ بہرحال وہ مجھے تو مطلع کردیتا ۔ ۔ ۔ رخصت ہونے سے پہلے وہ مجھ سے توضرور ملتا ۔ اگر کچھ اور نہیں تو وہ مجھے ایک اطلاعی خط ہی بھیج دیتا ۔ کیونکہ مائی لارڈ گو آپ کو معلوم نہیں ۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ ہم دونوں میں بیس سال کی نسبت قائم ہے" اس نے دبے ہوئے لہجہ میں دردناک آواز سے کہا" بیس سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ سے ہمارے دل ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں ۔ اور میرے اس کہنے کو مبالغہ نہ سمجھئے گا ۔ کہ کبھی مرد اور عورت میں اتنی گہری محبت نہیں ہوئی جیسی ہمارے درمیان ہے ۔ افسوس کہ میری زندگی کی داستان ایک عجیب اور پُراسرار داستان ہے ۔ اور اس کے تمام واقعات پر صرف اس جذبہ کا اثر حاوی رہا ہے جسے دنیا دار سب سے عزیز رکھتے ہیں ۔ میرا باپ ایک سخت مادہ پرست شخص تھا ۔ اُسے معلوم تھا کہ میرا دل کس سے وابستہ ہے ۔ اور مجھے اپنے دلدار سے کس درجہ محبت ہے ۔ میں نے اس کے روبرو دوزانو ہوکر ہر مقدس شے کی قسم کھاکے ۔ ۔ ۔ اپنی اس ماں کی روح کا حوالہ دے کر جو مجھے چھوٹی عمر میں چھوڑ کر ہی مرگئی تھی ۔ التجا کی کہ میری راحت کو اپنے انتخاب پر قربان نہ کیجئے ۔ مگر اُس نے ان تمام التجاؤں کو ہنسی میں اڑا دیا ۔ ۔ ۔ اس نے میری ایک بھی درخواست کی پروا نہیں کی ۔ اور اس طرح میری زندگی اس کے ذاتی اغراض پر قربان کردی گئی ۔ غالباً آپ سمجھ گئے ہوں گے ۔ کہ جس سے مجھے محبت تھی ۔ وہ یہی آپ کا دوست ہیتھ کوٹ تھا ۔ عشق کی داستان کبھی کسی مرد کے منہ سے ایسی دلفریبی کے ساتھ سننے میں نہ آئی ہوگی جیسی اس کے منہ سے ۔ اور کبھی کسی عورت نے سچے صادق جذبہ محبت کا ایسی صداقت سے جواب نہ دیا ہوگا ۔ جیسے میں نے دیا ۔ اُس زمانہ عروج میں

کا دوست اتنا خوبصورت تھا۔ کہ کوئی بھی لڑکی جس کا دل میرے برابر ذی حس نہ ہوتا دیکھ کر اس سے محبت کر سکتی تھی۔ پھر کیا عجب کہ مجھے اس سے مجنونانہ محبت تھی۔ لیکن بدقسمتی سے ایک امیر نواب نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ اور میرے باپ کو بھی معلوم ہو گیا۔ کہ میری صورت کا اس نواب کے دل پر بہت خوشگوار اثر ہوا ہے۔ ان ایام میں والد کو بعض مالی مشکلات درپیش تھیں۔ اس نے سمجھا ان سے نجات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ میں اپنی بیٹی کو اس امیر کو بیاہ دوں۔ اس طرح پر والد نے اس امیر کی حوصلہ افزائی کی۔ اور مجھے دھمکا کر ڈرا کر سمجھا کر اور منتیں کر کے اس بات پر آمادہ کر لیا۔ کہ میں اس امیر کی ملاقاتوں کو گوارا کروں۔ حالانکہ خدا جانتا ہے۔ میں اس کی ذرا بھی حوصلہ افزائی نہ کر سکتی۔ اس لئے نہیں۔ کہ اس کی صورت غیر مطبوع تھی۔ اس لئے بھی نہیں کہ اس کی عمر میری عمر سے دوگنی زیادہ تھی۔ کیونکہ وہ نہایت شکیل تھا۔ اور اگرچہ عمر میں مجھ سے بڑا تھا تاہم شادی کے موقعہ پر ابھی عہد شباب میں تھا۔ پھر آپ پوچھیں گے۔ میرے دل کو اس سے نفرت کیوں تھی؟ اور میں کیوں والد سے یہ التجا کرتی تھی کہ وہ میری شادی اس شخص سے نہ کرے۔ جسے مال و دولت۔ جاہ و منزلت سب کچھ حاصل تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میرا دل ایک اور شخص کی نذر ہو چکا تھا۔ میری محبت کا واحد مالک گلبرٹ ہیتھ کورٹ تھا۔ اور میں اس میں سے کسی اور کو ذرا سا حصہ بھی نہ دے سکتی تھی۔"

وہ رک گئی۔ اور اس نے آنکھوں سے آنسو پونچھے۔ جو زمانہ گذشتہ کے متنوع واقعات کی یاد نے جاری کر دیئے تھے۔ اس کی چھاتی سے رہ رہ کر سرد آہیں نکل رہی تھیں۔

یکایک لارڈ ولیم ٹریولین کو خیال آیا کہ میرے لئے ایک اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں گفتگو کرنا کس درجہ خطرناک ہے۔ آدھی رات کا وقت اور تنہائی کا عالم اس نے سوچا۔ نوکر یہ دیکھ کر کیا خیال کریں گے۔ کہ ایک ایسی خوبصورت عورت میرے کمرہ میں اتنا عرصہ بیٹھی رہی اور اس عرصہ میں ہماری تنہائی میں کوئی دوسرا مخل نہ ہوا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ لارڈ ولیم صنف نازک کے متعلق راہبانہ بے تعلقی کے خیالات رکھتا۔ بحیثیت ضبط انتظام کا حامی تھا۔ لیکن چونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا۔ اس لئے ایسے معاملات میں دور اندیشی سے کام لینا ضروری سمجھتا تھا۔ وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ کوئی میرے مکان کو خفیہ سازباز یا ناجائز تعلقات کا مرکز سمجھے۔ علاوہ بریں اگنیس ورنن کے ساتھ اسے جو محبت تھی۔ اس نے اس کی روح کو اتنا پاک و صاف کر دیا تھا۔ کہ وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس سے کوئی ایسی حرکت ظہور میں آئے۔

نہ جیسے دوسرے قابل اعتراض سمجھیں۔ یا اس سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جس پر لوگوں کو حرف گیری کا موقعہ مل سکے۔

لیکن وہ خاتون اپنے خیالات اور جذبات میں اس قدر محو تھی۔ کہ اسے محسوس تک نہیں ہوا۔ وقت کس قدر تیزی رفتار کے ساتھ گذر رہا ہے۔ اس کے لئے اس ملاقات کو طول دینا کس درجہ نامناسب ہے۔ اس کی پریشانی کا باعث کچھ تو سرگلبرٹ ہیتھ کوٹ کی پراسرار گم شدگی تھا۔ اور کچھ ان واقعات کی رنجیدہ یاد جنہیں اس نے لارڈ ولیم کے روبرو بیان کیا۔ اور جن کے سننے میں اس نوجوان امیر نے غیر معمولی ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔

"ہاں مائی لارڈ" اس حسینہ نے عارضی وقفہ کے بعد نہایت افسردگی کے لہجہ میں پھر کہنا شروع کیا۔ "والد نے میری شادی زبردستی اس شخص سے کر دی جس سے مجھے نفرت تھی۔ اور اگرچہ اس شادی کی بدولت مجھے ایک بلند مرتبہ اور اعلےٰ حیثیت حاصل ہو گئی۔ تاہم امید اور راحت کا بھی ساتھ ہی انقطاع ہو گیا۔ . . لیکن افسوس کہ میں آپ کو سارے حالات سے آگاہ نہیں کر سکتی"۔ اس نے دفعتہً اس خیال کے زیر اثر کہتے ہوئے کہا کہ بے اختیاری میں میری زبان سے بعض ایسے کلمات نہ نکل جائیں۔ جن کا بیان غیر موزوں اور نامناسب ہو۔

"و میڈم" لارڈ ولیم نے زوردار لہجہ میں کہا "میں آپ کے حالات سے آگاہ ہونا ضروری نہیں سمجھتا۔ اور نہ مجھے کسی کا محرم راز بننے کی خواہش ہے۔ مگر اتنا میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ ایک عزت دار شخص سے گفتگو کر رہی ہیں۔ اور جو کچھ بھی آپ کہیں گی۔ اس کی نسبت یقین رکھئے کہ خواہ وہ قصداً ہو یا بلا ارادہ۔ وہ میرے قفس سینہ میں محفوظ رہے گا"!

"میں ان الفاظ کے لئے آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں"! عورت نے جواب دیا "اور یقین دلاتی ہوں کہ میرا ہرگز یہ منشا نہیں کہ آپ کو محض اس نیت سے اپنا رازدار بناؤں کہ اس طرح پر آپ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر سکوں۔ نہیں مائی لارڈ میں اتنی خود غرض نہیں ہوں اور نہ ساز باز کرنا میری عادت میں داخل ہے۔ میں تو ایک بدنصیب مصیبت زدہ عورت ہوں۔ اور چونکہ آپ نے میرے معاملات میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اس بات کا وعدہ کیا ہے۔ کہ اس راز کے انکشاف میں پوری مدد دیں گے جو میرے پیارے کی گم شدگی پر حاوی ہے۔ محض اس لئے میں وہ حالات آپ کے روبرو بیان کرنا فرض سمجھتی ہوں۔ جن میں میرا اس کے ساتھ تعلق قائم ہوا۔ اور بھی محض اس لئے کہ آپ پر واضح ہو جائے میں نے وہ شرمناک حیثیت

جو مجھے حاصل ہے فقط اس لئے اختیار کی کہ میرے دل میں اس کے لئے ناقابل تلف محبت تھی۔ میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ گلبرٹ ہینیکوٹ سے محبت کرتے ہوئے کس طرح مجھے ایک اور شخص سے شادی پر مجبور ہونا پڑا۔ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ اس کا ذکر میرے خیال میں نامناسب ہوگا۔ میرے والد نے بھی بعد از وقت یہ بات محسوس کی کہ میں نے اپنی بیٹی کی راحت کو اپنی خود غرضی پر قربان کر دیا۔ اور اس سے اس کے دل کو اتنا افسوس اور پشیمانی ہوئی کہ وہ دل شکستہ ہو کر مر گیا۔ میرے شوہر۔۔ میرے مالدار شوہر کا سلوک میرے ساتھ عنایت آمیز اور فیاضانہ تھا۔ لیکن میں اس سے کبھی محبت نہیں کر سکی۔ اور آخر کار وہ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہو گیا۔ آخر جیسا کہ قدرتی تھا۔ اس کے سینہ میں جذبات رقابت پیدا ہو گئے اور بعض اور واقعات اس قسم کے پیش آئے جنہوں نے "یہ" کہتے ہوئے اس نے شرم سے آنکھیں جھکا لیں "ہماری زندگی کو تلخ کر دیا۔ آخر چھ سال کا عرصہ گذرنے پر میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی آئی۔ جس کے سپرد مجھے زبردستی کر دیا گیا تھا۔ اور اس شخص کے پاس پہنچی۔ جو میری محبت کا مالک اور میرے دل پر قابض تھا۔ اس وقت سے میں سر گلبرٹ ہینیکوٹ کے زیر حفاظت سخت تنہائی کی حالت میں مگر اس خیال سے خوش زندگی بسر کرتی رہی ہوں کہ میں اس شخص کے پاس ہوں۔ جو میرا محبوب میرا دلدار ہے۔ اور جس کے ساتھ میری محبت اثرات زمانہ کے باوجود کم نہیں ہوئی میں یقین کرتی ہوں کہ سارے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ جیسا فیاض دل روشن خیال شخص مجھے اتنا گرا ہوا یا قابل نفرت نہ سمجھے گا۔ جس قدر اس عورت کو تصور کیا جا سکتا ہے۔ جو محض جذبات سفلی کے زیر اثر ایسی حرکات کی مرتکب ہوئی ہو۔ کیونکہ میرے معاملہ میں ایک بڑا عذر۔۔۔ اگر اسے عذر سمجھا جائے۔ یہ ہے کہ میں نے جو کچھ کیا۔ وہ اس دل سے ہاتھوں مجبور ہو کر کیا۔ ہاں" رڈ" اتنا عرض کر دینے کے بعد میں پھر ایک بار آپ سے معافی کی خواستگار ہوتی ہوں۔ کہ میں نے اپنی زندگی کا یہ مختصر خاکہ آپ کے روبرو بیان کیا۔ لیکن یہ اس لئے ضروری تھا کہ میں ڈرتی تھی۔ دوسری صورت میں آپ مجھے اپنے دوست کی تنخواہ دار داشتہ سمجھیں گے۔ مگر اب جس وقت آپ یہ دیکھیں گے کہ مجھے کس قدر عرصہ سے اس کے ساتھ محبت ہے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ میری کمزوریاں کتنی بھی عظیم ہوں۔ بہرحال میری حالت ان گری ہوئی عورتوں کی سی نہیں ہے۔ جن کے وجود کو مخرب اخلاق اور باعث ذلت تصور کیا جاتا ہے"

"میڈم میں نے آپ کے بیان کو خوب غور سے سنا۔ اور آپ کی حیثیت کو اچھی طرح سمجھ لیا"۔ لارڈ ولیم ٹریویلین نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اس کی تقلید اس خاتون نے بھی کی۔ کیونکہ اب یکایک اُسے خیال آیا۔ کہ مجھے بیان میں بہت رات گزر گئی ہے۔

"مائی لارڈ میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں"۔ اس نے کہا "کہ میں نے آپ کا اتنا وقت ضائع کیا۔ لیکن میں جانتی تھی آپ سر گلبرٹ کے نہایت قریبی دوستوں میں سے ہیں فی الحقیقت سر گلبرٹ نے بارہا مجھ سے آپ کا ذکر کیا۔ اور کہا تھا۔ کہ میں انہیں سب سے زیادہ عزیز اور قابل اعتماد سمجھتا ہوں۔ میری درخواست اب آپ سے فقط یہ ہے کہ مسٹر جیمز ہنیتھ کوٹ کے ملنے کے بعد آپ کو جن حالات کا علم ہو۔ مجھے ان سے مطلع کرنے میں تاخیر نہ کیجئے گا ہر چند کہ شادی کے اعتبار سے مجھے ایک قابل فخر نام حاصل ہے۔ تاہم اب سالہا سال سے میں مسز سیفٹن کہلاتی ہوں۔ اور آپ بھی میرا نام یہی تصور کریں"۔

اس کے بعد اس خاتون نے کنسنگٹن میں اپنے مکان کا پتہ بیان کیا۔ اور چلتے وقت نوجوان امیر سے مصافحہ کرتے ہوئے اس نے پھر ایک بار اس کی عنایات کا شکریہ ادا کیا۔

لارڈ ولیم نے کہا "اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو گھر تک چھوڑ آؤں"۔ مگر اس نے اس سے بڑے استقلال کے ساتھ انکار کیا۔ اور بتایا کہ "میں کوئی بات ایسی نہیں کرنا چاہتی جس سے کسی کو میرے یا آپ کے متعلق حرف گیری کا موقعہ ملے"۔

امیر نے اس سے وعدہ کیا کہ "میں پہلی فرصت میں آپ سے ملوں گا"۔ اور پھر جب مسز سیفٹن جانے لگی تو ٹریویلین نے گھنٹی بجا کر نوکر کو بلایا۔ تاکہ وہ اسے دروازہ تک چھوڑ آئے۔ اس سے غرض یہ تھی کہ کسی کو اس کے چپ چاپ چلے جانے سے اعتراض کا موقعہ نہ ملے۔

تنہا رہ جانے پر ٹریویلین ایک آرام کرسی پر لیٹ گیا۔ اور ان واقعات پر جو پیش آئے تھے۔ غور کرنے لگا۔ سب سے پہلے اسے اس بات پر تعجب ہوا کہ سر گلبرٹ ہنیتھ کوٹ کہاں چلا گیا ہے اور اس کے اتنے دنوں باہر رہنے کا راز کیا ہے۔ چونکہ ٹریویلین کو اس سے گہری دوستی تھی۔ اس لئے اس کی طویل غیر حاضری سے اس کے اپنے دل کو سخت انتشار رہا۔ اس کے بعد باوجود اس فہمائش کے جو وہ مسز سیفٹن کر کر چکا تھا۔ اس کے اپنے دل میں جیمز ہنیتھ کوٹ کی نسبت کئی طرح کے شبہات پیدا ہونے لگے۔ اور یہ شبہات اس حد خوفناک تھے۔ کہ وہ انہیں لسانہم

دل میں بھی معینہ صورت دیتے ہوئے ڈرتا تھا۔ لیکن مبہم ہونے کے باوجود ان کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس خاتون کے مختصر حالات زندگی پر غور کیا۔ جو اس نے اس کے روبرو بیان کئے تھے۔ اور اسے حیرت ہوئی کہ سر گلبرٹ نے اس تعلق کو اتنا عرصہ ایسی کامل پوشیدگی میں رکھا۔ اور اب اسے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے کنوارا رہنے کی وجہ کیا ہے۔ سب سے آخر میں اس نے یہ سوچنا شروع کیا۔ کہ مجھے بیرونٹ کی گمشدگی کا راز حل کرنے کے لئے کونسے طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اگر وہ جلدی ہی واپس نہ آگیا تو یقیناً اس کے متعلقین کی پریشانی اور زیادہ بڑھ جائے گی۔

اب رات کا قریباً ایک بج چکا تھا۔ مگر اس قدر رات گذر جانے کے باوجود نوجوان امیر کو نیند کی رغبت نہ تھی۔ حال کے واقعات نے اس کی طبیعت میں اضطراب اور بے چینی پیدا کر دی تھی۔ لیکن ان تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ انجام کار اس کے خیالات خود بخود پھر اس کی محبوبہ اگینس کی طرف رجوع ہو گئے۔

اس کی نگاہ اس دستی بیگ پر پڑی۔ جسے وہ میز پر چھوڑ گیا تھا۔ اور اسے کھولکر اس نے اس حسینہ کی تصویر نکالی۔ مگر آہ۔ وہ یکایک چونکا کیوں؟ کونسی بات نظر آئی۔ جس نے اسے حیرت زدہ کر دیا؟

کرسی سے اٹھ کر اس نے تصویر کو روشنی کے قریب لے جا کر دیکھا یقیناً اس پر پانی کا ایک چھوٹا سا قطرہ موجود تھا۔ اس میں ذرا بھی غلطی یا غلط فہمی کا امکان نہ تھا۔ کہ ایک ایسا قطرہ جیسا شبنم یا آنسو کا ہوتا ہے۔ اس تصویر پر گرا ہوا تھا!

وہ حیران تھا اس کا مطلب کیا ہے؟ . . . اور ایسا واقعہ کیونکر پیش آیا!

اس نے پھر تصویر کو نظر غور سے دیکھنا شروع کیا۔ اور بہت دیر تک اس کی طرف دیکھتا رہا مگر جتنا زیادہ غور سے وہ اسے دیکھتا تھا۔ اسی قدر اس کا یقین پختہ ہوتا جاتا تھا۔ کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کوئی نظری دھوکا نہیں۔ ایک صحیح واقعیت ہے۔ کیونکہ وہ قطرہ یا داغ۔ اس کے سامنے تصویر پر موجود تھا۔

زیادہ حیرت اس بات پر تھی کہ جب مسز بارٹیمر کے رخصت ہونے پر اس نے اول مرتبہ اس تصویر کو نکالا تو اس پر داغ موجود نہ تھا۔ مسز سٹیفن کی آمد سے پیشتر وہ بہت دیر تک اس تصویر کو نظر غور سے دیکھتا رہا تھا مگر یہ قطرہ اسے کہیں نظر نہیں آیا۔ ورنہ یہ کیونکر ممکن

تھا کہ وہ عاشق جانباز جو اپنے ممدوح کی تصویر کو پوری توجہ کی نظر سے دیکھتا رہا۔ اس کی نگاہ اس قطرہ پر نہ پڑتی۔ وہ ایک مصور کی حیثیت میں اپنے ہاتھ سے تیار کی ہوئی تصویر کو ہر لحاظ سے مکمل دیکھ کر خوش ہوتا رہا۔ اور یہ قطعاً غیر ممکن تھا۔ کہ سارے پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے اس کی نگاہ اس ایک ذرا سے قطرہ پر نہ پڑتی۔ کیونکہ اس دلکش صورت میں اگر خفیف سا نقص بھی نظر آتا۔ تو وہ فوراً اسے معلوم کر لیتا۔

سوچنے لگا۔ کیا میری عدم حاضری میں مسز سیفٹن اس بیگ کو کھول کر دیکھتی رہی ہے؟ تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد اس نے یہی نتیجہ اخذ کیا۔ کہ اس نے ضرور میرے بعد اسے کھولا ہو گا۔ میں کی عدم موجودگی میں وہ قریباً دو گھنٹے اس کمرہ میں تنہا رہی تھی۔ اور اگرچہ اسے سخت غم لاحق تھا۔ تاہم اس پریشانی میں بھی اس نے کسی اور نیت سے نہیں۔ تو وقت کاٹنے کی غرض سے ہی شاید اس بیگ کو کھول لیا۔

بے شک اس راز کا یہی حل قرین قیاس ہو سکتا تھا۔ یا کم از کم یہ خیال تھا۔ جو لارڈ ولیم کے ذہن میں پیدا ہوا۔ اور اس کے بعد آنسو کے معمے کو حل کر لینا دشوار نہ تھا۔ اس نے سوچا۔ وہ چونکہ اپنے دلدار کی گمشدگی سے پریشان تھی۔ اس لئے اس نے روتے روتے اس بیگ کو کھولا۔ اور اس حالت میں آنسو کا قطرہ تصویر پر گر گیا۔

اس نتیجہ پر پہنچ کر ٹریویلین دل میں کہنے لگا "خیر اس سے تصویر میں کچھ ہرج نہیں ہوا۔ یہی قطرہ اگر تصویر کے چہرہ پر گرتا۔ تو اس سے اس کی خوبصورتی میں فرق آ جانے کا اندیشہ تھا۔ پھر میرے لئے اس کی درستی غیر ممکن ہوتی۔ کیونکہ نہ جانے کتنے گھنٹے یا کتنے دن مجھے اگنیس کے اس دلفریب انداز کو دیکھنے کے انتظار میں گذر جاتے۔ جو میں نے اس تصویر میں اتارا تھا۔ بحالت موجودہ یہ داغ صرف لباس پر ہے اور اسے تھوڑی سی محنت سے رفع کیا جا سکے گا۔ افسوس! غریب عورت! اس نے اپنے دل سے باتیں کرتے ہوئے مسز سیفٹن کے خیال کو پیش نظر رکھ کر کہا "اسے ایک بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہے۔ ایسی حالت میں اس کا رونا قابل معافی تھا۔ کیونکہ وہ شخص جس سے اس کو سب سے زیادہ محبت ہے۔ گم ہے۔ اگر اس سے ساری تصویر بھی خراب ہو جاتی تو میں در گذر کے قابل سمجھتا"۔

ٹریویلین نے تصویر کو دوبارہ اسی بیگ میں رکھ دیا۔ پھر بیگ کو پاس والے کمرہ میں چھوڑ کر واپس آیا۔ تو وہ چٹھی اٹھانے کی غرض سے جو اس نے اگنیس کے نام لکھ کر آتش دان پر رکھی

تھی۔ اس طرف کو بڑھا۔

لیکن آپ اس کی حیرت۔۔۔۔ اس کی انتہائی حیرت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب اس نے دیکھا۔۔ کہ چیٹھی وہاں موجود نہیں!

وہ کہاں گئی؟ یہ سوال تھا جو نوجوان امیر کے دل میں رہ رہ کر پیدا ہوتا تھا۔ گرتی تو فرش زمین یا قالین پر یا آتش دان کے آس پاس موجود ہوتی۔ لیکن اس نے کمرہ کا کونہ کونہ چھان ڈالا۔ ہر چیز اٹھا کر دیکھ بھال کی۔ مگر وہ چیٹھی نہ ملنی تھی نہ ملی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ پر لگا کر اڑ گئی ہے۔

اس نے زور سے گھنٹی بجائی۔

معاً ایک نوکر کمرہ میں داخل ہوا۔ جس سے اس نے پوچھا: "میرے جانے کے بعد جب وہ خاتون یہاں بیٹھی تھی کوئی اور شخص بھی کمرہ میں آیا تھا؟"

"بالکل نہیں" خادم نے عرض کیا۔

"وہ یقین کے ساتھ کہتے ہو؟" ڈیومین نے با صرار پوچھا۔

"جی ہاں میں پورے یقین کے ساتھ عرض کر رہا ہوں" نوکر نے جواب دیا۔ اور پھر ذرا رک کر وہ کہنے لگا "کیا حضور کے چلے جانے کے بعد کوئی ناگوار واقعہ پیش آیا ہے؟"

"ہاں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ تم جاؤ" نوجوان امیر نے پریشانی کی حالت میں کہا۔ اور پھر جب نوکر چلا گیا۔ تو وہ اس پُراسرار واقعہ کے متعلق سخت مضطرب اور غم زدہ ہو کر ایک آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔

سوچنے لگا۔ کیا مسز سیفٹن اسے اٹھا لے گئی؟ مگر یہ خیال ہی مضحکہ خیز تھا۔ وہ غریب اپنے رنج و الم میں اتنی مبتلا تھی کہ غیر ممکن تھا۔ ایسے فضول استعجاب کو رفع کرنے کی جرأت کرتی۔

علاوہ بریں وہ کوئی ادنےٰ طبقہ کی عورت یا چور نہ تھی۔ اور کسی خاندانی خاتون کی نسبت چاہے اس میں کتنی کمزوریاں ہوں۔ یہ عملی طور پر غیر ممکن سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کا سربمہر خط چرائے کیونکہ یہ کام کوئی نہایت ہی بے اصول یا بد دیانت شخص کر سکتا ہے۔ اور بظاہر یہ غیر ممکن تھا کہ اس عورت کا چلن اتنا بڑا ہے جسے وہ ایک بھاری مصیبت میں مبتلا دیکھ چکا تھا۔ اس کے علاوہ صورت اطوار اور زبان ہر لحاظ سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ کسی اعلےٰ خاندان کی خاتون ہے جو بہر حال اتنی بری نہیں ہو سکتی۔ کہ اس سے اس قسم کی چوری منسوب کی جائے۔

ان جیسیا لاتت کے زیر اثر لارڈ ولیم دل میں کہنے لگا "نہیں میرے لئے سراسر غیر واجب تھا کہ اس کی نسبت ایسے بڑے شبہات کو دل میں جگہ دیتا۔ یہ صریحاً غیر ممکن ہے کہ اس نے میرا خط اٹھایا ہو۔ اس کے علاوہ اگر وہ ایسی حرکت کرتی تو کوئی وجہ نہ تھی وہ میری واپسی تک یہیں بیٹھی رہتی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ سوال قابل غور ہے کہ وہ خط اس کے کس مصرف کا تھا؟"

قصداً نہیں بلکہ بے اختیاری کی سی حالت میں اس نے کمرہ میں ادھر ادھر دیکھا معلوم ہوا کہ ہر چیز قرینہ سے رکھی ہوئی ہے۔ وہ جلدی میں اس خاتون کو وہاں چھوڑ کر چلا گیا تو اس کا بٹوہ جس میں بہت سے طلائی سکے تھے آتش دان پر ہی رہ گیا تھا۔ اب اس نے دیکھا تو وہ بدستور موجود تھا۔ کھولا تو اس میں رقم بھی پوری تھی۔ میز پر ایک نہایت خوشنما سونے کی بنی ہوئی مہر پڑی تھی جس کی مدد سے اس نے اس لفافہ کو بند کیا تھا۔ جواب عدم پتہ تھا۔ اس مہر کو بھی کسی نے نہیں چھوا۔ مختصر یہ کہ اس کمرہ میں جو بے شمار نادر اور بیش قیمت چیزیں پڑی تھیں انہیں کوئی بد طینت شخص بڑی آسانی سے اٹھا سکتا تھا۔ مگر ان میں سے ایک کا بھی نقصان نہیں ہوا تھا ایسے حالات میں یہ کیونکر ممکن سمجھا جاتا کہ مسز سیفٹن نے اس خط کو ہی چرا لیا۔

بایں ہمہ خط غائب تھا۔ اور اس کا غائب ہونا صاف ظاہر کرتا تھا کہ کسی نے اسے اٹھایا ہے۔ کیونکہ اس کمرہ میں بھوتوں کی آبادی تو نہ تھی۔ اور نہ کبھی پہلے ایسے فوق الفطرت واقعات وقوع میں آئے تھے۔

ڈریولین نے اپنے دماغ پر بہت زور ڈالا۔ اور یہ سوچنے کی بہت کوشش کی کہ ایسا تو نہیں ہوا۔ خود میں نے اس خط کو یہاں رکھنے کے بعد اٹھا لیا۔ اور کسی دوسری جگہ رکھ کر بھول گیا۔ مگر سب کچھ سوچنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ خط لکھنے اور مسز سیفٹن کی آمد کے درمیانی عرصہ میں میں اس کمرہ سے اٹھ کر کہیں نہیں گیا۔ جس سے ظاہر تھا کہ وہ خط کسی دوسری جگہ نہیں رکھا گیا۔

سارا معاملہ نہایت پراسرار تھا۔ بلکہ خطرناک کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ لفافہ کی گمشدگی کا راز کسی طرح حل نہیں ہوتا تھا۔ فکر یہ تھی کہ کوئی بدباطن شخص اسے لے گیا۔ تو وہ اسے کھول کر دیکھے گا جس سے ممکن ہے کہ لارڈ ولیم اور اگنیس کے درمیان کوئی عظیم رکاوٹ پیدا ہو جائے لیکن پھر وہ سوچتا ایسا کون ہو سکتا ہے۔ جو اس کمرہ میں آیا۔ اور اسے مسز سیفٹن نے دیکھا اور نہ [illegible] خود مسز سیفٹن کی چوری منسوب کرتے ہیں اسے بے حد تامل تھا

اور اسے کامل یقین ہو چکا تھا کہ اس خاتون کا اس پر اسرار معاملہ سے کچھ بھی تعلق نہیں۔
سب پہلو سوچنے کے بعد آخر اس نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھایا کہ میں ہی اس خط کو کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں۔ اور چونکہ خط کو صاف کرنے سے پیشتر اس نے اس کا مسودہ ایک پرزہ کاغذ پر لکھ لیا تھا۔ اس لئے اب دوسری نقل کرنے میں دیا وہ وقت پیش نہیں آئی۔ اس نے جلد کلمی خط کو صاف کر لیا۔ اور اُسے لفافہ میں بند کرکے مہر لگا کر پتہ لکھنے کے بعد اپنے ساتھ خوابگاہ میں لے گیا۔ کیونکہ وہ ڈرتا تھا یہ خط بھی پہلے خط کی طرح گم نہ ہو جائے۔ اور ایسا نہ ہو کہ صبح کو مسز بارٹیمر آئے تو میں اُسے خط دے ہی نہ سکوں۔
آخر رات کے دو بج چکے تھے۔ کہ لارڈ ولیم بستر استراحت پر لیٹا لیکن اگرچہ ذہنی اور جسمانی طور پر بہت تھکا ہوا تھا۔ تاہم بہت دیر تک اس کی آنکھ نہ لگی۔ رہ رہ کر اس خط کا واقعہ پریشان کر رہا تھا۔ اور دل میں اس کی گمشدگی کی نسبت طرح طرح کے اندیشے پیدا ہو رہے تھے۔ اس نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دینے کی بہت کوشش کی۔ کہ پریشانی بے سود ہے۔ اور میں ہی اس خط کو کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں لیکن جس وقت وہ ایسے عذرات سے اپنی طبیعت کو سکون دینے کی کوشش کرتا۔ حافظہ جھٹ یہ کہہ دیتا۔ کہ تم نے تو وہ خط توشدان پر رکھا تھا اور اس کے بعد اسے بالکل نہیں چھیڑا۔
غرض کئی طرح کے مختلف اور متضاد خیالات عرصہ دراز تک اُسے سخت پریشان کرتے رہے۔ حتےٰ کہ دماغ اس مسلسل ادھیڑبن سے بالکل تھک گیا۔ اور بے خبری میں ہی آنکھ لگ گئی۔ لیکن خواب میں بھی اس خط کا معاملہ ہی اسے پریشان کرتا رہا۔
دن کے ۹ بجے تھے کہ لارڈ ولیم کو نوکر نے آکر بیدار کیا اور کہا "مسز بارٹیمر وہ خط لینے آئی ہیں۔ جسے آپ نے لکھ رکھنے کا وعدہ کیا تھا"
ڈیولین چونک کر اٹھا۔ اور پلنگ کے قریب رکھی ہوئی میز کی طرف جس پر اس نے سوتے وقت لفافہ رکھ دیا تھا اس بے چینی سے نگاہ کی۔ گویا ڈرتا تھا۔ پہلے خط کی طرح یہ بھی غائب تو نہیں ہو گیا۔ مگر شکر ہے اس بار خط کو کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ وہ بدستور میز پر رکھا ہوا تھا۔ اسے اٹھا کر اس نے نوکر کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور کہا "یہ مسز بارٹیمر کو دے دینا"

باب ۱۶۷ وکیل کا دفتر

سین بدلتا ہے۔

مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ وکیل اپنے دفتر میں نوشت کی میز کے قریب مختلف قسم کے کاغذات کا انبار سامنے رکھے بیٹھا تھا۔ اس نے ڈھیلی ڈریسنگ گون پہن رکھی تھی۔ اور پاؤں میں بھاری سلیپر تھے۔ ابھی تک بالوں میں کنگھی نہیں کی۔ اور نہ ڈاڑھی صاف کرنے کی نوبت آئی تھی۔ گون کے نیچے قمیص بھی میلی نظر آتی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ صبح کو اٹھتے ہی اس نے جلد جلد کپڑے پہن لئے۔ اور سیدھا دفتر کو چلا آیا۔ جہاں وہ بعض ضروری دستاویزات کے مطالعہ میں منہمک ہو گیا۔

اس شخص کی صورت بالکل غیر مطبوع اور ناخوشگوار تھی۔ اس کی چھوٹی بے چین سیاہ آنکھوں میں کینہ آمیز روشنی نظر آتی تھی۔ اس کی عادت تھی کہ رنجیدہ یا آزردہ ہوتا۔ تو اپنی بھوؤں کو اس قدر سکیڑ لیتا۔ کہ پپوٹے بھی ان کے نیچے چھپ جاتے۔ اگر وہ کوئی مشکل سوال حل کر کے یا کسی غیر معمولی خیال کے زیر اثر خوش ہوتا تو انہیں اس قدر اونچا اٹھا لیتا۔ کہ آنکھیں غیر معمولی طور پر بڑی نظر آنے لگتیں۔ ان کی سفیدی نمودار ہو جاتی۔ اور پیشانی پر سینکڑوں بل پڑ جاتے۔

کوئی شخص اس کو سطحی نظر سے دیکھ کر یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ ذہین آدمی ہے۔ لیکن نظر غور سے دیکھنے والا بآسانی معلوم کر سکتا تھا۔ کہ ذہانت کے نشانات دراصل مکر۔ شرارت اور خود غرضانہ ریاکاری کی علامات ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جیمز ہیتھ کوٹ کی سرشت میں یہی تین باتیں سب سے زیادہ موجود تھیں۔ اگرچہ اپنے کلرکوں اور عموماً اپنے موکلوں میں وہ ایک نہایت متین اور سمجھدار آدمی مشہور تھا۔

جس کمرہ میں وہ بیٹھا تھا۔ اس میں عام کاروباری غفلت کا اثر طاری تھا۔ مثلاً فرشی قالین پر زیادہ زور سے برش پھیرنے کی ضرورت تھی وہ کھڑکی جو مکان کے عقبی صحن کی طرف کھلتی تھی۔ زیادہ صفائی کی محتاج تھی۔ اور اس کے شیشوں پر اتنا گرد و غبار جمع تھا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ انہیں عمداً گرد زرد رنگ دیا گیا ہے۔

کمرہ میں ایک طرف الماریوں کی قطار تھی۔ جن کے اندر بے شمار قانونی کتابیں جمع تھیں۔ ہر ایک پر چمڑے کی جلد بندھی ہوئی تھی۔ اور چمڑے کی رنگت سے یہ بآسانی بتایا جا سکتا تھا۔ کہ کونسی کتاب کس زمانہ میں یہاں رکھی گئی۔ چنانچہ روشن اور چمکدار چمڑے کی جلد سے لے کر جو تازہ ترین خرید

کی علامت تھی۔ میلے بھورے رنگ کی جلد تک جسے دیکھ کر یہ معلوم کرنا ذرا بھی مشکل نہ تھا۔ کہ وہ عرصہ دراز سے یہاں رکھی ہوئی ہے۔ اور اس سے اکثر کام لیا جاتا ہے۔ مختلف زبانوں کی کتابوں کا ذخیرہ جمع تھا۔ الماریوں کے چوبی کناروں پر سیاہی مائل سبز رنگ کے ملیے ٹکڑے آویزاں تھے۔ جن سے ایک تو کتابوں کی جلدوں کو گرد و غبار سے محفوظ رکھنا مطلوب تھا۔ اور دوسرے یہ ظاہر کرنا کہ کمرہ میں ایک باقاعدہ کتب خانہ کے سبھی لوازم موجود ہیں۔

دوسری سمت میں کئی اور الماریاں تھیں۔ جن کے خانے نسبتہً زیادہ فراخ اور گہرے تھے اور ہر ایک خانہ میں لوہے کے بنے ہوئے سیاہ رنگ کے چوڑے کیس تھے۔ جن پر زرد رنگ کے حرفوں میں نام لکھے ہوئے تھے۔ ہر ایک بکس مقفل تھا۔ اور سب میں جائیدادوں کے بیع نامے رہن کے کاغذات تمسکات اور کرایہ نامے موجود تھے۔ اگرچہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جن لوگوں کے نام ان بکسوں پر درج تھے۔ ان میں سے بہت ہی کم ایسے تھے۔ جن کا اب ان تمسکات سے کوئی تعلق رہ گیا تھا۔ کیونکہ اکثر جن کے کاغذات ان بکسوں میں بند تھے۔ یہ سمجھ چکے تھے کہ ان کی واپسی غیر ممکن ہے۔

آتش دان پر لارڈ ایلڈن کی ایک تصویر رکھی تھی۔ ۔ ۔ اس بدنام وکیل کی جسے ہزاروں غریب لوگ آج تک گالیاں دیتے ہیں۔ لیکن جس کے ہم پیشہ لوگ اب تک یہی کہے جاتے ہیں۔ کہ وہ یگانہ روزگار اور وحید العصر جج تھا۔ شائد اس کی وجہ یہ ہو کہ قانون کی تاخیر اور گرانی سے گو موکلوں کا نقصان ہوتا ہے۔ مگر وکیل اور قانون دان لوگ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو اگر کوئی جج موکلوں کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرین ہو۔ تو وہ وکالت پیشہ لوگوں کے لئے سب سے زیادہ قابل تعریف ٹھہرتا ہے۔

اس تصویر کے فریم میں بے شمار ملاقاتی کارڈ اٹکائے ہوئے تھے۔ سب کے سب گرد و غبار میں دبے ہوئے کوئی جائے صفائی کرنے والی خادمہ انہیں اتنا متبرک سمجھتی تھی۔ کہ انہیں چھو نہیں سکتی تھی۔ قریب ہی ایک پرانا ٹائم پیس رکھا تھا جس کے کل پرزے صاف طور پر نظر آتے تھے۔ اور اگر کوئی شخص اس کمرہ میں داخل ہو کر انہیں دیکھتا۔ تو اسے ضرور اس وجہ سے حیرت ہوتی کہ اتنی میل چڑھنے پر بھی گھڑی کی کلیں حرکت کیونکر کرتی ہیں۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ میز پر بے شمار کاغذات پڑے تھے۔ جدھر کو مسٹر جینز ہیتھ کوٹ بیٹھا تھا۔ اس کے بالمقابل اسی میز پر کئی دستاویزات کے گٹھے بندھے ہوئے تھے۔ جنہیں حسب معمول

ایک ایسے فیتے سے باندھا گیا تھا۔ جس کی رنگت شاید کبھی زمانہ میں سرخ ہو۔ بہرحال اب وہ بلکل سپید ہو چکی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان کاغذات کو عرصہ دراز سے کسی نے چھوا تک نہیں۔ اور عجب نہیں کہ انہیں محض نمائش کی خاطر وہاں رکھا گیا ہو۔ جن کاغذات کا تعلق معاملات حال سے تھا۔ وہ وکیل صاحب کے بالکل قریب پڑے تھے۔ اور ان کی صورت سے تازگی ظاہر ہوتی تھی۔ ان کے فیتہ کی رنگت بھی زیادہ سرخ تھی۔ چٹھیاں لٹکانے کی تین چار فائلیں دو دو فٹ لمبی مختلف خطوط سے پر۔ فرش زمین پر پڑی تھیں۔ اور اس کے قریب ردی ڈالنے کا ٹوکرا تھا۔ جس میں بے شمار خطوط موڑ توڑ کر ڈال دیئے گئے تھے۔ ان کی صورت سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ درخواست رحم کی چٹھیاں ہیں۔ یا بدنصیب مقروضوں کے خطوط جن میں ادائے قرضہ کو ملتوی کرنے کے لئے التجا کی گئی ہے لیکن وکیل صاحب کے نزدیک ایسی چٹھیاں سراسر فضول ہوتی تھیں۔ اور اس لئے وہ انہیں پڑھنے کے بغیر ہی صرف ایک نظر دیکھ کر حقارت کے ساتھ اس ٹوکرے میں پھینک دیا کرتے تھے۔

دس بجے تھے۔ اور جیسا ہم بیان کر چکے ہیں۔ مسٹر جیمز ہینچ کوٹ ان دستاویزات کے مطالعہ میں منہمک تھا۔ جو اس کے سامنے میز پر رکھی ہوئی تھیں۔ ایک پتلے دبلے زرد ہاتھ سے اس نے اپنے سر کو تھام رکھا تھا۔ اور گاہ بگاہ لمبی انگلیاں سپید بالوں میں اس انداز سے پھیرنے لگتا۔ گویا اس سے بھی کسی مشکل سوال کے حل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

دفعتہً کسی نے کمرہ کے دروازہ پر ڈرتے ڈرتے آہستگی سے دستک دی۔ وکیل نے سر کو اٹھائے یا مطالعہ کو چھوڑنے کے بغیر ہی سرسری طور پر کہہ دیا "آجاؤ"

اس پر ایک متوسط العمر آدمی جس نے سیاہ کپڑے کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ کمرہ میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی پتلی سی کتاب تھی۔ جسے شاید اس دفتر کے کاروبار کی ڈائری کہنا بے جا نہ ہوگا۔ اس کی رنگت زرد لیکن صورت نفرت انگیز تھی۔ اور اس کے بھورے بال نشیب پیشانی پر نیچے کو جھکا کر برش کئے ہوئے تھے۔ یہ شخص اس دفتر میں کئی پہلوؤں سے اہمیت رکھتا تھا۔ کیونکہ وہ مسٹر ہینچ کوٹ کا ہیڈ کلرک تھا۔ اور بیرونی دفتر میں نصف درجن کے قریب کلرک اسی کی ماتحتی میں کام کرتے تھے ان کے ساتھ اور غریب موکلوں یا بدنصیب مقروضوں سے اس کا سلوک نہایت جابرانہ اور خشونت آمیز سرد مہری کا تھا۔ لیکن اپنے آقا مسٹر جیمز ہینچ کوٹ کی موجودگی میں وہ بھیگی بلی کی طرح چپ چاپ مسکین اور خوشامدی بن جاتا تھا۔

بڑی آہستگی کے ساتھ اس انداز سے قدم اٹھاتے ہوئے کہ ذرا سی آہٹ بھی نہ ہونے پائے

دہ آقائی سے کچھ ذرا فاصلہ پر ہی مودبانہ کھڑا ہو گیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ غلاموں کی طرح اس خیال سے چلتے چلتے رُک گیا۔ کہ کب آقا آنکھ اُٹھا کر دیکھے۔ اور میں مطلب کی بات کہوں۔

ذرا دیر بعد مسٹر ہینتھ کوٹ نے اس کی طرف دیکھا۔ اور اپنی فراخ کرسی پر پیچھے کی طرف جھکتے ہوئے کہتے لگا ''دو کیوں گرین کیا معاملہ ہے؟''

مسٹر گرین نے اس بہی کو جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ دیکھتے ہوئے کہا ''جناب عالی۔ گرگین جو گاڑیوں کی مرمت کیا کرتا ہے۔ اس کے خلاف ۰۰۰ ۸ پونڈ کی رقم نکلتی ہے۔ اس کی تیسری قسط اب تک ادا نہیں ہوئی۔ اور وہ یہ کہنے آیا تھا کہ اگر آپ اگلے دوشنبہ تک کی مہلت دیں ۰۰۰''

''ہرگز نہیں۔ میں ایک گھنٹہ کی مہلت بھی نہیں دے سکتا'' مسٹر ہینتھ کوٹ نے شاہانہ لاپروائی سے کہا ''تم اس کے خلاف اجرا کا انتظام کرو۔ جس کے پاس منقول جائداد ہے۔ بڑی رقم اس کی اپنی جائداد سے وصول ہو جائے گی۔ باقی کے لئے اس کا بہنوئی اس کا ضامن ہے۔ وہ ایک محنت کش اور جفاکیش آدمی ہے۔ او یقین ہے۔ جلدی ہی اپنے دوستوں سے روپیہ فراہم کرنے کا انتظام کرلے گا۔ ہمارے صرف ۲۰ پونڈ کو دھوکا ہے۔ اور وہ بھی خرچہ کی صورت میں بآسانی وصول ہو جائیں گے۔ اس کے آگے اور کیا معاملہ ہے؟''

''جناب سر ٹامس سکیفنگٹن کی پانسو پونڈ کی ہنڈی آج واجب الادا تھی'' ہیڈ کلرک نے عرض کیا ''اور وہ اس کی تجدید کرانا چاہتے ہیں''

''ٹھیرو میں ذرا سوچ لوں'' مسٹر ہینتھ کوٹ نے کہا ''میں نے اس فضول خرچ امیر کو اصل میں دو ہی سو پونڈ بطور قرض دیئے تھے۔ اس ہنڈی کی وہ ۶ بار تجدید کرا چکا ہے۔ لیکن مضاف ہیں۔ ہماری رقم کو خطرہ نہیں ہے۔ تم پانسو پچاس پونڈ کی نئی ہنڈی لکھوا لو ۰۰۰ مگر دیکھو گرین نئی ہنڈی پانسو پچاس کی ہو۔ پچاس کی رقم بھول نہ جانا۔ اگر اس سے ہنڈی کا روپیہ وصول نہ ہوا تو اس کے چچا سے ہو رہے گا۔ آگے چلو''

''جی اس سے اگلا معاملہ ٹامس کا ہے'' مسٹر گرین نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا ''آپ کو یاد ہو گا۔ اس کے خلاف یکطرفہ ڈگری صادر ہوئی تھی آج صبح وہ یہاں آیا تھا۔ اور بہت دیر تک توسیع میعاد کے لئے منت سماجت کرتا رہا۔ اس کی بیوی زچگی کی حالت میں ہے۔ اور اس کا بڑا بیٹا قریب المرگ ہے۔ اس کے قرضہ کی کل رقم ایک سو گیارہ پونڈ معہ خرچہ ہے۔ کہتا تھا میں ۵ پونڈ ہفتہ وار ادا کرتا رہوں گا''

"بالکل نہیں۔ بالکل نہیں" مسٹر ہیتھ کوٹ نے وحشیانہ جوش کے ساتھ کہا "اگر وہ یہ قیمت ادا نہیں کر سکتا۔ تو اسے جیل خانہ بھیجنے کا بندوبست کرنا چاہیے۔ وہاں سے وہ التجائیں لکھنے لگے گا۔ اور پھر اس کے خسر کا مسیحا پاس دوڑے آنا یقینی ہے۔ اس طرح پر مجھے چھ سات پونڈ کی رقم فی الفور مل جائے گی۔ اور پھر اس بات کا موقعہ ہوگا کہ ہم اس سے پانچ پونڈ ہفتہ وار کی قسط طے کریں۔ گرین اصول ہمیشہ یہ ہونا چاہیے کہ ایسے آدمیوں کو پہلے جیلخانے میں بھجوا کر پھر انہی کی تجویز مان لی جائے۔ یہ طریق عمل زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ آدمی کچھ کم محنتی نہیں۔ اور اس کا خسر ایک عزت دار شخص ہے۔ اس لئے امید نہیں کہ معاملہ طول کھینچے۔ اس سے آگے"

"جناب اس سے آگے بیکل کی بیوی کل رات آئی تھی وہ کہنے لگی میرا شوہر وائیٹ کراس سٹریٹ جیلخانہ کے ہسپتال میں سخت نازک حالت میں ہے۔ اور میں اور میرے بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ یہ بھی کہتی تھی۔ خدا کے لئے میرے شوہر کو جیلخانہ سے نکلوا لیجئے۔ اسی طرح آپ کا روپیہ ادا ہو سکے گا۔ اور وہ اس بات کا یقین دلاتی تھی۔ کہ جس وقت روپیہ ہمارے ہاتھ آیا ہم فوراً ادا کر دیں گے"

"ہاتھ آیا!" مسٹر ہیتھ کوٹ نے سخت حقارت کے لہجہ میں کہا "کہتی تھی جس وقت روپیہ ہاتھ آیا۔ ہم ادا کر دیں گے۔ خوب مگر وہ روپیہ ہاتھ کب آئے گا؟ مسٹر گرین مجھے حیرت ہے کہ تم نے یہ معاملہ میرے روبرو پیش کرنے کے قابل سمجھا۔ تمہیں لازم تھا اس عورت کو اسی وقت اپنی عرض کر دیتے۔ کہ جب تک تمہارے شوہر کے ذمہ ہمارا ایک پیسہ بھی نکلتا ہے۔ ہماری بلا سے وہ زندہ رہے یا مر جائے۔ اور اس کے بچے فاقہ کشی کریں یا نہ کریں۔ ہم اسے جیلخانہ سے نہیں چھڑا سکتے"

"جناب میں آپ کو اس معاملہ پر توجہ دینے کی ہرگز تکلیف نہ دیتا" کلرک نے منت آمیز لہجہ میں کہنا شروع کیا "بات صرف یہ ہے کہ وہ عورت فی الواقعہ بڑی مصیبت زدہ نظر آتی تھی۔ میرے پاس بہت دیر تک زار زار روتی رہی۔ اور میں نے دیکھا اس کی گود میں ایک بچہ تھا جو گرسنگی کی وجہ سے ہڈیوں کا پنجر نظر آتا تھا"

"اوہ! تو کیا تمہیں اس پر رحم آیا" مسٹر ہیتھ کوٹ نے سرد مہری اور طنز کے لہجہ میں کہا "حالانکہ تمہیں میرے ہاں ملازمت کرتے ہوئے بارہ سال کا عرصہ گذر گیا ہے"

"جناب میں پھر آپ سے معافی کا خواستگار ہوتا ہوں۔ مگر۔ ۔ مگر۔ ۔ ۔ بات یہ ہے کہ

سب مجھے اچھی طرح معلوم ہوا ہے کہ بیل کی بیوی اور اس کے بچے واقعی میں بھوکے مر رہے ہیں" کلرک نے جو بظاہر اپنے آقا کے پار سنگ دل واقع نہیں ہوا تھا۔ پھر ایک بار جرأت کر کے کہا۔

لیکن آخر الذکر نے وحشیانہ لاپروائی کے ساتھ کہا " وہ سب بھوکے مر جائیں۔ مجھے اس کی ذرا فکر نہیں ہے۔ اب بتاؤ۔ بہی میں اگلا نام کس کا ہے؟"

" جناب ولیم فاکس آہن فروش نے اپنے قرضخواہوں کا ایک جلسہ کیا تھا " مسٹر گرین نے کہنا شروع کیا۔ اور بظاہر وہ اس بات پر سخت نادم تھا۔ کہ میں نے کیوں اس قسم کا بے ہودہ خیال ظاہر کیا۔ جس کے باعث مجھے آقا کی طرف سے فہمائش برداشت کرنی پڑی۔۔۔۔

" مجھے معلوم ہے" وکیل نے جواب دیا " میں ایسے جلسوں میں کبھی نہیں جاتا۔ مجھے دوسرے قرضخواہوں سے کیا واسطہ۔ یہ بتاؤ وہ خود یہاں آیا تھا؟ اور اگر آیا تھا۔ تو وہ کیا کہتا تھا؟"

کلرک نے کہا " جناب معلوم ہوتا ہے۔ اس نے اپنے معاملات کی پوری تفصیل قرضخواہوں کے روبرو بیان کردی تھی۔ اور ان کا اس کے بیان سے ہر طرح اطمینان ہوگیا اس نے قرضخواہوں کو بتایا کہ میری طرف سے روپیہ کی ادائگی میں جو کوتاہی ہوئی ہے۔ وہ درحقیقت میری غفلت کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اس کا باعث یہ ہے کہ برمنگھم کی ایک بڑی کوٹھی کا دیوالہ نکل گیا ہے۔۔۔"

" پھر آخر اس نے کیا رقم پیش کی؟" مسٹر ہیتھ کوٹ نے پوچھا۔

کلرک نے کہا " جناب وہ کل روپیہ کی بے باقی کے لئے دو سال کی مہلت طلب کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اگر مجھے یہ مہلت دی جائے تو پھر میں ہرگز کسی رعایت کا طلبگار نہیں۔ بلکہ اپنا حساب کوڑی پیسے سے بے باق کردوں گا۔ اس کا بھائی اس کا ضامن بنتا ہے؟"

" میں ہرگز دو سال انتظار نہیں کرسکتا" وکیل نے کہا " اسے لازم ہے کہ اس وقت۔۔۔ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر میرا حساب بیباق کردے ورنہ میں نالش دائر کردوں گا۔ یا ٹھہرو۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ میں ابھی ایک درخواست لکھ ڈالوں۔ اور آج ہی اس کے خلاف کارروائی شروع کردی جائے میرا روپیہ بہر حال فوراً مل جائے گا۔ باقی قرضخواہ اگر دو سال انتظار کرنا چاہتے ہیں۔ تو کیا کریں۔ اگر وہ آج پھر مجھ سے ملنے آئے تو کہہ دینا باہر گئے ہیں اور یاد رکھنا کہ اس کے خلاف نالش آج ہی دائر ہو جائے"

" بہت اچھا جناب" ہیڈ کلرک نے جواب دیا۔ اور پھر ایک بار ڈائری کی طرف

دیکھ کر کہنے لگا "جناب آپ کو ولیمسن کا معاملہ یاد ہوگا۔ چند دن گزرے وہ ۲۵۰ پونڈ چھوڑ گیا تھا۔ کیونکہ اس کی ہنڈی کی میعاد پوری ہو چکی تھی مگر چونکہ اس وقت آپ یہاں موجود نہ تھے اس لئے ہنڈی واپس نہ دی جا سکی۔ میں نے کہا اگر آپ چاہیں تو اس رقم کی رسید کر دوں۔ مگر وہ کہنے لگا۔ مجھے آپ کی شرافت پر بھروسہ ہے۔ آپ ایک بار روپیہ وصول کر کے انکار تھوڑی کریں گے۔ اس کے بعد وہ ہنڈی کے لئے دو تین بار آ چکا ہے۔ ۔ ۔"

"مگر کیا باقی کلرکوں کو روپیہ کی ادائیگی کا علم ہے؟" مسٹر سیتھ کوٹ نے گرین کی طرف گہری نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں" اس نے اس انداز سے جواب دیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے آقا کے منشا کو خوب سمجھتا ہے۔ "کلرک اس وقت سب کے سب جا چکے تھے۔ اور خود میں بھی دفتر بند کر کے جانے کو تھا۔ کہ ولیمسن روپیہ ادا کرنے کے لئے آیا۔"

"خیر اس صورت میں تم آج ہی اس سے ہنڈی کے روپیہ کا مطالبہ کرو" وکیل نے کہا "اور یہ تو ظاہر ہے کہ اگر اس نے کہا۔ میں وہ روپیہ مسٹر گرین کو دے گیا تھا۔ تو تم کہو گے میں نے ہرگز وصول نہیں کیا۔"

"جی ہاں۔ ۔ ۔ جی بہت اچھا" کلرک نے جواب دیا۔

"اور اگر اس شخص نے ہم پر نالش دائر کی۔ تو تم اس بات کی حلفیہ شہادت دو گے کہ یہ روپیہ میں نے ہرگز وصول نہیں کیا" وکیل نے اس قسم کے تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ گویا وہ جانتا ہے یہ شخص میرے حکم کی ہرگز خلاف ورزی نہ کر سکے گا۔

"جی ہاں۔ اور میری حلف دروغی کا یہ پہلا موقعہ ہوگا۔"

"خیر۔ ۔ ۔ خیر" مسٹر سیتھ کوٹ نے جلدی سے کہا۔ کیونکہ اگرچہ وہ اپنے کلرک سے کوئی جرم کرانا معیوب نہ سمجھتا تھا۔ تاہم یہ بات اسے کبھی منظور نہ تھی کہ اس جرم کو کامل عریانی کی حالت میں اس کے سامنے پیش کرے "گرین یہ کام ضرور کر دینا۔ اس کے لئے تمہیں میں ایک پونڈ انعام دیتا ہوں۔ اسے دفتر کے اخراجات میں شامل کر لینا۔ تم بڑے وفادار نوکر ہو۔ اور میں تم سے بہت خوش ہوں" اس نے مربیانہ انداز سے کہا۔

"میں جناب کی اس عنایت اور مروت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں" کلرک نے مودبانہ انداز سے غیر معمولی طور پر جھکتے ہوئے کہا۔ اگرچہ اس کے ساتھ ہی اس نے اس آہ کو جو اس خیال سے

اس کے سینہ سے اٹھی تھی کہ میں اپنے آقا کا اس درجہ محتاج اور دست نگر ہوں۔ بدقسمت خرد کیا اسے اس بات کا سخت افسوس ہوا۔ کہ میں ایک ایسے شیطان صفت آدمی کی شرارتوں اور بے ایمانیوں کا ذریعہ بنتا ہوں۔ لیکن چونکہ بے بس تھا اس لئے خاموش رہا۔

یکایک ہیتھ کوٹ اس سے کہنے لگے "تمہاری بہی میں کوئی اور اندراج بھی ہے؟"

"جی نہیں" کلرک نے جواب دیا "صرف یہ بات اور عرض کرنے کے قابل ہے کہ کل دونوں ڈاکٹر اس انعام کا بقایا لینے کے لئے آئیں گے۔ جو آپ نے انہیں سند پر دستخط کر لے کے بعد دینے کا وعدہ کیا تھا"

وکیل نے کہا "بہت اچھا۔ چونکہ وہ معاملہ کامیاب انجام تک پہنچ چکا ہے۔ اس لئے تم نے دونوں کو فیصل شدہ رقم ادا کر دینا۔ بلکہ میری رائے ہے جس رقم کا معاہدہ ہوا تھا اس سے پانچ پانچ پونڈ زیادہ دے دینا"

"بہت اچھا جناب ایسا ہی کروں گا" مسٹر گرین نے کہا "اب اس کے سوا اور کیا ارشاد ہے؟"

"میں حیران ہوں اس عورت کے متعلق کیا کروں" مسٹر ہیتھ کوٹ نے پریشانی کے لہجہ میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی پیشانی پر سینکڑوں بل پڑ گئے۔ اور وہ اپنی لمبی پتلی انگلیوں کو بالوں میں پھیرنے لگا۔

"آپ کا اشارہ شاید مسز سیفٹن کی طرف ہے؟" کلرک نے کہا۔

"ہاں اسی عورت کی طرف جو اپنے آپ کو مسز سیفٹن کہتی ہے" مسٹر ہیتھ کوٹ نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد نا تحکمانہ انداز سے وہ بظاہر اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "گلبرٹ کو اس بات کا مطلق علم نہ تھا کہ میں سالہا سال سے اس کی ہر بات سے خبردار ہوں۔ اس عورت کے ساتھ اس کے عشق کا معاملہ مجھ سے پوشیدہ نہ تھا۔ حالانکہ وہ سمجھتا تھا۔ دنیا میں کوئی تیسرا شخص اس سے آگاہ نہیں ہے۔ لیکن گرین میں اب اس عورت کی نسبت کیا کرنا چاہئے؟" اس نے دفعتہً کلرک سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے سامنے ایک حلقہ بگوش غلام کی طرح با ادب کھڑا تھا۔

وہ خوشامدانہ لہجہ میں کہنے لگا "آپ دانا ہیں۔ اور ضرورت کے مطابق کوئی تجویز سوچ سکتے ہیں۔ کیا آپ کی رائے میں اس کی طرف سے کسی طرح کا خطرہ ہے؟"

وکیل بولا "گرین اصل بات یہ ہے اسے سیلبی بھائی سے انتہا درجہ کی محبت ہے۔ اس کے دل میں اس کے لئے وہ جذبہ ہے جس نے میرے سینہ میں آجتک حرارت پیدا نہیں کی۔ اور نہ کبھی پیدا کر سکے گا۔" یہ آخری جملہ اس نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا۔ اور پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "مجھے محبت کے نام ہی سے نفرت ہے۔ اس قسم کے جذبات صرف کمزور دل والوں کو زیب دیتے ہیں۔ محبت کا احساس ایک ایسا حقیر احساس ہے جو کسی کامیاب دنیادار کے لئے ہرگز موجب فخر نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہی جذبہ محبت۔ یہی احساس عشق۔ اس نام نہاد مسز سیفٹن کو کس درجہ خطرناک بنا سکتا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ ایسی عورت کے محبوب اور دلدار کو ضرر پہنچے تو وہ بہت خطرناک بن جاتی ہے۔ اس لحاظ سے میں اس عورت کو جو اپنے آپ کو مسز سیفٹن کہتی ہے خطرناک ہی سمجھتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ بڑی پرجوش اور ذی حوصلہ عورت ہے۔ وہ میرے بھائی کے متعلق انصاف کی خاطر کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی۔ پس میرے لئے لازم ہے کہ کوئی ایسا طریقہ عمل میں لاؤں جس سے وہ مجھے کسی طرح کا ضرر نہ پہنچا سکے۔"

"اور وہ طریقہ ۔ ۔ ۔" کلارک نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

مسٹر ہیتھ کوٹ نے جواب دیا "میں نے کئی تجاویز سوچیں۔ مگر ان میں سے ایک بھی ضرورت کے حسب حال نظر نہیں آئی۔ اگر میں کسی طرح اسے ملک کے باہر بھیج سکوں یا چند ہفتوں کے لئے اسے کسی محفوظ مقام پر بند رکھ سکوں۔ تو اس صورت میں میں یقیناً اپنی تجاویز کو اسی کامیابی کے ساتھ عمل میں لا سکوں گا۔ کہ پھر وہ عورت تو کیا۔ سارا زمانہ بھی میرے خلاف ہو جائے تو مجھے اس کی پروانہ ہوگی۔"

"تو کیا آپ کی رائے میں ان میں سے کوئی ایک کام کرنا اتنا ہی دشوار ہے؟" گرین نے پوچھا۔

مسٹر ہیتھ کوٹ بے صبری سے کہنے لگا "گرین تم اس معاملہ کی مشکلات کو نہیں سمجھتے سوال یہ ہے۔ میں کس بہانہ سے اس عورت کو حراست میں رکھوں؟ ہاں اسے ملک کے باہر جانے پر ضرور اکسایا جا سکتا ہے۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے کلارک کی طرف نظر غور سے دیکھ کر کہا۔ جس میں یہ ناگفتہ استفسار بھی شامل تھا۔ کہ کیا میں اس تجویز کے متعلق تم پر بھروسہ کر سکتا ہوں۔

کلرک نے اس نگاہ کا مطلب پورے طور پر سمجھ کر کہا "کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ میری ناچیز خدمات اس معاملہ میں آپ کے لئے مفید ثابت ہو سکیں؟"

وکیل چند منٹ کی غور و فکر کے بعد بولا "ہاں اس معاملہ میں بھی مجھے تمہیں پر بھروسہ کرنا ہوگا" پھر وہ اپنی چھوٹی کینہ آمیز اور دوسروں کے خیالات کو جان لینے والی نگاہیں کلرک کے چہرہ پر جما کر کہنے لگا "میں امید کرتا ہوں۔ اگر میں چند منٹ کے لئے بعض گذشتہ حالات کا اعادہ کروں تو تم آزردہ نہیں ہو گے"

"لیکن کیوں۔۔۔ جناب۔۔۔ کس لئے؟۔۔۔" کلرک نے وحشت زدہ ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ کی رنگت اور زیادہ زرد ہو گئی۔ اور اس کے اعضا نمایاں طور پر کانپنے لگے۔

"اس لئے کہ میری مرضی" وکیل نے وحشیانہ لاپروائی سے جواب دیا "اس لئے بھی کہ میں اپنے مقصد کے لئے تم پر یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ تم کس قدر میرے اختیار میں ہو"

بدنصیب کلرک ذہنی اذیت سے کراہنے لگا۔ مگر اس نے زبان سے ایک لفظ بھی نہ کہا۔

"مسٹر گرین بارہ سال گذرے" ہیتھ کوٹ نے نپے تلے لفظوں میں اس انداز سے کہنا شروع کیا۔ گویا وہ نہیں چاہتا کہ میرا ایک بھی لفظ بدنصیب شخص پر اپنا اثر ڈالے بغیر رہے۔ "بارہ سال گذرے تم بجائے خود وکالت کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک واقعہ نے جس کا ذکر بے سود ہوگا مجھے ایک ایسے معاملہ سے خبردار کر دیا جس کی بدولت تم میرے رحم کے محتاج ہو گئے تمہیں اور ایک شخص کلیرنس ولیسرز کو ایک کم سن لڑکے کا سرپرست مقرر کیا گیا تھا جس کی عمر آٹھ سال سے زیادہ نہ تھی۔ اور اس کے گذارہ کے لئے تمہارے اور اس دوسرے شخص کلیرنس ولیسرز کے نام سے ایک ہزار پونڈ کی رقم جمع کرا دی گئی۔ فیصلہ یہ تھا کہ تم امین رہو۔ مگر تمہیں روپیہ کی ضرورت تھی۔ تم نے کلیرنس ولیسرز کے جعلی دستخط کئے۔ اور وہ ایک ہزار پونڈ کی رقم نکلوا لی"

بدنصیب کلرک نے پھر درد سے کراہنا شروع کیا۔ مگر اس کے بے رحم آقا نے اس کی طرف بالکل توجہ نہیں دی۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہنے لگا "تم نے وہ روپیہ نکلوا کر اپنے کام میں لگا لیا۔ مجھے اس بات کا علم ہو گیا۔ اور میں نے تم سے کہا۔ میں اس شرط پر تمہیں

سمجھتا ہوں ۔ کہ تم آئندہ میری خدمت کرو ۔ میری شرط تم سے یہ تھی کہ میں تمہاری روح اور جسم دونوں کا مالک ہوں گا ۔ تمہارا فرض ہوگا کہ ہر معاملہ کو میری آنکھوں سے دیکھو ۔ میرے کانوں سے سنو ۔ اور اپنے ہاتھوں اور دماغ سے اس طریق پر کام لو ۔ جو میں تمہیں بتاؤں ۔ مجھے تمہارے جیسے ایک شخص کی خدمات مطلوب تھیں ۔ اتفاق سے تم نظر آ گئے ۔ ہمارا معاملہ جلدی طے ہوگیا تم نے اپنا کاروبار جو اس قابل نہ تھا کہ اسے جاری رکھا جاتا ۔ بند کردیا ۔ اور سیکرٹری کلرک بن گئے ۔ اس دن کے بعد میں تمہیں دو پونڈ ہفتہ وار تنخواہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ دیتا رہا ہوں ۔ اور گاہ بگاہ میں نے تمہیں انعامات بھی دیئے ہیں ۔ جیسا آج صبح میں نے پھر کیا ہے ۔ لیکن اس سے بھی زیادہ میں نے تمہارے ساتھ یہ فیاضی کی ہے ۔ کہ ان ایک ہزار پونڈ کا سود جو تم نے تجارت سے نکلوا کر استعمال کئے ۔ خود ادا کرتا رہا ہوں ۔ اور جس لڑکے کو تمہارے زیر حفاظت رکھا گیا ۔ اسے اس بات کا مطلق شبہ نہیں کہ معاملہ کیا ہے ۔ نہ تمہارے ساتھی گلبرٹس ولیرز کو ہی اس بات کا کچھ شبہ ہے" ہیتھ کوٹ نے زور دار لہجہ میں کہا ۔" لیکن ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں وہ لڑکا انیس سال کا ہوجائے گا ۔ اور تم سے اور مسٹر ولیرز سے اپنے ایک ہزار پونڈ طلب کرے گا ۔ اس وقت مسٹر ولیرز جو ایک عزت دار شخص ہے تم سے کہے گا ۔ کہ بنک سے روپیہ لے آؤ ۔ لیکن روپیہ وہاں موجود نہیں ہوگا ۔ اس وقت تمہارے لئے دو ہی صورتیں ہوں گی ۔ یا تو جعلسازی کے جرم میں کالے پانی جاؤ ۔ یا میں تمہاری خاطر سے وہ روپیہ وہاں رکھوا دوں ۔ ۔ ۔ "

"لیکن آپ از راہ عنایت خود اس بات کا وعدہ کرچکے ہیں کہ میں وہ رقم وہاں داخل کرا دوں گا ، آپ نے مجھے ذلت بدنامی اور سزا سے محفوظ رکھنے کا اقرار کیا تھا" کلرک نے سخت پریشانی کی حالت میں اس شخص کی طرف کچھ انداز سے کہا ۔ جو رتم کا ملتجی ہو ۔

"بے شک میں نے وعدہ کیا تھا ۔ اور میں اس وعدہ پر کاربند ہوں گا" ہیتھ کوٹ نے جواب دیا ۔" میں نے یہ واقعات تمہارے سامنے محض اس سبب سے بیان کئے ہیں ۔ کہ تم پر واضح ہوجائے ۔ تم کس حد تک میرے اختیار میں ہو ۔ میں اگر چاہوں تو تمہیں ایک نہایت افسوسناک انجام سے بچا یا اس طرح مار سکتا ہوں ۔ جیسے آدمی سانپ کو کچل دیتا ہے مختصر یہ ہمارے تعلقات کی موجودہ حیثیت ہے ۔ اور اس کی توضیح سے ہماری دوستی میں فرق نہیں آسکتا ۔ میں پھر تم پر واضح کئے دیتا ہوں ۔ کہ میں ہرگز اس شخص کے قابو میں آنا منظور نہیں کرتا ۔ جس کی نسبت مجھے کامل یقین نہ ہو ۔ کہ وہ دس ہزار گنا زیادہ میرے اپنے اختیار

میں ہے ۔ ۔ ۔"

"جی ہاں۔ یقیناً۔ لیکن میری وفاداری پر تو آپ کو شبہ نہیں ہے"؟ کلرک نے جس کے چہرہ پر ایک رنگ جاتا اور ایک آتا تھا کہا "یقیناً آپ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ میں آپ کے احسانات کا بدلہ ناشکر گذاری کی صورت میں دوں گا۔ یا کوئی لفظ اس قسم کا زبان سے کہوں گا۔ جو آپ کے حق میں مضر اثر پیدا کرے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آپ نے مجھ پر بہت احسانات کئے ہیں تاہم میں نے بھی آپ کی خدمات بڑی وفاداری سے سرانجام نہیں دیں۔ میں نے ہر وقت بغیر کسی معاملہ کو سوچے یا کسی طرح کا اعتراض کرنے کے آپ کے احکام کی آنکھیں بند کر کے تعمیل کی ہے۔"

"میرے دوست میں یہ سب کچھ جانتا ہوں" ہیتھ کوٹ نے اس طرح بھویں اٹھا کر کہا۔ گویا وہ اپنی ٹھاٹھ انہ حیثیت کو اچھی طرح جانتا ہے۔ کیونکہ اس نے دیکھا۔ اس کا بدنصیب نوکر اس کے سامنے ویسا ہی مطیع فرماں بردار کھڑا ہے۔ جیسے وہ گونگے اور بہرے غلام مشرقی ملکوں میں مطلق العنان بادشاہوں کے اشاروں کی تعمیل کرتے ہیں" یہ سب کچھ مجھے معلوم ہے" اس نے ذرا رک کر کہا "لیکن تاہم اگر ہم ان تعلقات کو جو ہمارے درمیان قائم ہیں۔ واضح کر دیا کریں تو اس میں حرج کچھ نہیں۔ پس معاملہ کا یہ پہلو طے کرنے کے بعد اب میں پھر اصل مطلب کی طرف آتا ہوں"۔

"آپ کا اشارہ مسز سیفٹن کے معاملہ کی طرف ہے" گریبن نے اس لئے کہا۔ کہ اس کے آقا کو یقین ہو جائے۔ یہ شخص ان اغراض و مقاصد کی اہمیت سے بے خبر نہیں۔ جو اس خاتون کی ذات سے وابستہ تھے۔

"ہاں مسز سیفٹن ہی کی طرف" ہیتھ کوٹ نے جواب دیا "میں بیان کر چکا ہوں اس سے نپٹنے کی دو صورتیں ہیں۔ یا یہ کہ اسے زیر حراست رکھا جائے۔ یا اسے ملک کے باہر بھیج دیا جائے میری رائے میں دوسری صورت بہتر ہے۔ اور اس میں تمہیں ایک ایسا کام کرنا ہے۔ جسے اگر دور اندیشی کے ساتھ سرانجام دیا گیا۔ تو کامیابی میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے"

مسٹر گریبن جس کی نسبت ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ وہ اب تک کھڑا ہی رہا تھا۔ کیونکہ اس کے آقا نے بیٹھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اس گفتگو کو پوری توجہ سے سنتا رہا۔

سلسلہ کلام جاری رکھ کر وکیل نے کہا "اس مسز سیفٹن کی بے صبری غیر معمولی طور پر بڑھ رہی

سبب۔ سر گلبرٹ کو عدم پتہ ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا ہے۔ اور اب وہ بہت جلد پوری سرگرمی سے
اس کی تلاش شروع کریگی۔ اس لئے ضائع کرنے کا وقت نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس کے ارادوں
کو شکست کرنے کے لئے اس کے جذبۂ محبت ہی کو اپنی کارروائیوں کا ذریعہ بناؤں۔ تم فوراً کنشٹن
ٹون میں جا کر اس سے ملو۔ وہ تمہیں نہیں پہچانتی۔ کیونکہ اس نے کبھی تمہاری صورت نہیں دیکھی۔
اسے کسی طرح کا شبہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور وہ تمہاری ہر بات کو صحیح تصور کرے گی۔ تم نے اس سے
کہنا۔ میں ابھی لورپول سے آیا ہوں اور سر گلبرٹ کا گہرا دوست ہوں۔ یہ بھی کہنا۔ کہ سر گلبرٹ
بعض مالی مشکلات کی وجہ سے امریکہ کو چلے گئے ہیں۔ تم نے اسے یقین دلانا کہ یہ مالی مشکلات
اس طرح دفعتہً پیدا ہوئیں کہ اگر وہ رخصت نہ ہو جاتے۔ تو ان کا زیر حراست آنا یقینی تھا۔ وہ اس قدر
پریشان تھے۔ کہ چلتے وقت تمہیں اپنی روانگی سے مطلع بھی نہیں کر سکے۔ اسی سلسلہ میں تم نے اسے
بتانا کہ انہوں نے مجھے اپنی روانگی کی خبر دے کر تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور مجھے تمہیں دینے
کے لئے روپیہ بھی دیا ہے۔ جاتے وقت انہوں نے اس بات کی زور دار درخواست کی تھی۔ کہ
تم ان سے نیویارک میں بہت جلد جا ملنا۔ یہ سب باتیں تم نے اس عورت سے کہنا۔ اور
میں امید کرتا ہوں کہ اگر تم نے اپنے فرض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیا تو ضرور کامیابی
حاصل ہوگی۔"

"اطمینان فرمایئے۔ میری طرف سے اس میں مطلق کوتاہی نہ ہوگی۔" کلارک نے جواب دیا۔

"میں پھر تمہیں یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں۔" ہیتھ کوٹ نے کہا۔ "اس کام میں پوری ہمت
دور اندیشی۔ اور حاضر جوابی سے کام لینا ہوگا۔ مسز سیفٹن بڑی ہوشیار اور سمجھدار عورت ہے۔
اگر تم نے اس کے سوالات کا جواب دینے میں ذرا بھی تامل کیا یا پس و پیش ظاہر کی تو وہ ضرور بھانپ
جائے گی کہ معاملہ مشکوک ہے۔ اور سارا کیا کرایا خاک میں مل جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس میں بھی شک
نہیں۔ کہ اگر تم ہوشیاری اور عاقبت بینی سے کام لو گے تو تمہارا کامیاب ہونا یقینی ہے۔
وہ اس خیال سے کہ کسی کو سر گلبرٹ کے ساتھ میرے تعلق کا علم نہیں۔ تمہیں واقف حال دیکھ
کر دوست سمجھے گی۔ وہ جانے گی۔ کہ تم سر گلبرٹ کے ہمراز ہو۔ اور اسی لئے اس نے تمہیں اپنا
پیغامبر بنا کر بھیجا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں تمہیں اس کے لئے پچاس پونڈ دیئے
دیتا ہوں۔ جب تم اس سے کہو گے کہ یہ رقم مجھے سر گلبرٹ نے اس لئے دی ہے کہ آپ کے
حوالہ کر دوں۔ اور آپ اس کے خرچ سے نیویارک کے اخراجات ادا کریں۔ تو نہ صرف تمہارا

ہر بات کی پورے طور پر تصدیق ہو جائے گی بلکہ وہ تمہارے بیان کو صحیح اور قدرتی تصور کرنے لگے گی میں امید کرتا ہوں۔ تم میرا مطلب پورے طور پر سمجھ گئے ہو پھر کیا تم اپنے آپ کو اس کام کو سر انجام دینے کے قابل سمجھتے ہو۔ کیونکہ اس بات کا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ اس خطرناک عورت کو چند ہفتوں کے لئے انگلستان سے باہر بھیجنا میرے لئے اشد ضروری ہے۔"

گرین بڑی حلیمی سے کہنے لگا "وہ اس میں شک نہیں۔ کام جو آپ نے میرے ذمہ ڈالا ہے۔ بہت نازک اور دشوار ہے۔ لیکن آپ کے احکام کی تعمیل میں میں اسے اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ اگر میں اس کی انجام دہی میں ناکام رہا تو اس کی وجہ میری کوتاہی نہ ہوگی۔"

"اس صورت میں تمہارا ناکام رہنا بھی غیر ممکن ہے۔" مسٹر ہیتھ کوٹ نے پر زور لہجہ میں کہا۔ "میں تمہیں روپیہ دیئے دیتا ہوں۔ تم نے اس عورت کے ساتھ لور پول تک جانا۔ اگر کوئی جہاز فوراً ہی وہاں سے امریکہ کی طرف روانہ ہوتا ہو۔ تو اسے کسی ہوٹل میں ٹھہرا دینا۔ اور عذر یہ پیش کرنا کہ میں چونکہ کنوارا آدمی ہوں۔ اس لئے نامناسب ہے کہ آپ کو اپنے مکان پر مدعو کروں۔ خود تم نے کسی دوسرے ہوٹل میں ٹھہر جانا لیکن یہ سب جزوی تفصیلات ہیں۔ اور تمہارے جیسے سمجھدار آدمی کو ان کا سمجھانا بے سود ہے۔"

اس کے بعد مسٹر ہیتھ کوٹ نے کچھ نوٹ اور طلائی سکے اپنے کلرک کے حوالے کئے۔ اور وہ اپنے مکان کو رخصت ہو گیا۔ جانے سے پیشتر اس نے بیرونی دفتر میں آکر اپنے ماتحت کلرکوں کو بہی کھاتے کے اندراجات کے متعلق مختلف ہدایات دیں۔ اور آخر دفتر سے رخصت ہونے کو تھا کہ ایک گاڑی دروازہ کے سامنے آکر رکی۔ اور اس سے لانبے قد کا ایک خوش پوش اور خوش شکیل جوان اترا۔

بیرونی دفتر میں پہنچکر اس نے دریافت کیا "مسٹر ہیتھ کوٹ موجود ہیں؟"

گرین نے پوچھا "میں ان سے کس کی آمد کا ذکر کروں؟"

نووارد کہنے لگا "یہ غیر ضروری سوال ہے۔ میں انہیں سے ملنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے فوری کام درپیش ہے۔"

"بہتر ہے۔ آپ اندر تشریف لے جائیے" گرین نے کہا۔ اور اس کے بعد نووارد کو پرائیویٹ کمرے میں داخل کرکے وہ اس غرض سے اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا کہ کنشنٹن ٹون میں مسز سیفٹن کے پاس جانے سے پیشتر تبدیلی لباس

کی ضروریات سے فارغ ہوجائے۔

ریوبین
وکیل کی پیشانی
بھی طرح معلوم

باب ۱۶۸
مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ اور ل

مسٹر ہیتھ کوٹ کے کمرہ میں پہنچکر خلیل اجنبی نے اپنا ملاقاتی کارڈ پیش کیا۔ اسے
پر سیاہ بادل چھا گیا۔ کیونکہ کارڈ پر لارڈ ولیم ٹریوبین کا نام لکھا تھا۔ اور وکیل کو
تھی۔ کہ بیہر نگبرٹ کا گہرا دوست ہے۔ لیکن جلدی ہی اپنے چہرہ کو رسکہ ...

... اور کہنے لگا " میں اس طرح یکایک آپ کے کمرہ میں
گھس آنے کے لئے معذرت چاہتا ہوں "

" اس صورت میں کسی معذرت کی ضرورت نہیں کہ آپ کسی کاروبار کے سلسلہ میں تشریف
لائے ہوں " وکیل نے قطع کلام کرکے اس انداز سے کہا کہ ظاہر ہوتا تھا۔ اس کا وقت نہایت
قیمتی ہے۔

ٹریوبین اخلاق آمیز طریق پر بولا " مجھے اندیشہ ہے جس کام کے لئے میں حاضر ہوا ہوں
اسے آپ صحیح معنوں میں کاروبار سے منسوب نہ کرسکیں گے۔ لیکن اس کے باوجود اطمینان فرمایئے
میں ایک ایسے ہی کام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ جسے ملتوی نہ کیا جاسکتا تھا "

... کا مدعا ظاہر کیجئے " ہیتھ کوٹ نے بے صبری
دیکھتے ہوئے کہا ...

ہیں۔ کہ دنیا اس کی وجہ سے میرے نام نیک پر ذرا سا بھی حرف لا سکے گی۔ کیونکہ آپ کے
لفظوں سے یہی ظاہر ہوتا تھا۔ ہرچند کہ میں امیر طبقہ سے نہیں ہوں۔ لیکن آخر ایک عزت دار
شخص ہوں۔ اور میری عزت ذاتی کوشش محنت اور قابلیت کا نتیجہ ہے۔ لیکن محض اس لئے
کہ میں ایک ایسے شخص کے عدم پتہ ہونے کو غیر معمولی اہمیت نہیں دیتا۔ جسے ایک مقام پر وابستہ
کرنے والے خانگی تعلقات موجود نہیں۔ اور جو شاید کسی فوری خیال کے زیر اثر دفعتہً صدر مقام
سے کسی طرف کو چلا گیا ہے۔ محض ایسے شخص کے عدم پتہ ہونے پر آپ کی طرح ہراساں نہ ہونے
کے باعث کیا لوگ مجھے قابل مذمت اور قابل الزام سمجھیں گے۔ یا جیسا کہ آپ نے

"مائی لارڈ معاف فرمایئے۔ میں نے آپ کے سوال کا جواب دے دیا۔ اس سے زیادہ بحث کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے۔"

"لیکن میرے صاحب آپ کے بھائی کے دوست . . مجھے دوست کی حیثیت میں . . . . "

"مائی لارڈ میں آپ کو نہیں جانتا۔ اور نہ مجھے اس سے سروکار ہے کہ کون میرے بھائی کا دوست ہے اور کون نہیں۔"

[illegible] گستاخانہ اور وحشیانہ طریق پر کہے کہ نوجوان امیر کا چہرہ [illegible] کیا۔ کہ اگر مجھے اس شخص کے بڑھاپے کا پاس نہ ہوتا تو میں ابھی اسے اس گستاخی کا مزا چکھا دیتا۔

اپنے غصے پر بدقت قابو پا کر اس نے کہا "میں تسلیم کرتا ہوں۔ آپ مجھے نہیں جانتے اور آپ کی طرف سے مجھے اس سے زیادہ اخلاق کی امید بھی نہ رکھنی چاہیئے۔ جو مجلسی تعلقات کی وجہ سے ایک شخص کو دوسرے سے روا رکھنا چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ ہی کس قدر رنج بات ہے کہ آپ اس شخص سے اس قسم کی بدسلوکی کرتے ہیں۔ جس نے کبھی آپ کو رنج نہ پہنچایا . . . "

وکیل اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنی بھویں اس طرح سکیڑ لیں۔ کہ اس کا چہرہ خوفناک اور بھدا نظر آنے لگا۔ پھر وہ کہنے لگا "کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا۔ کہ مجھے بہت [illegible] کے لئے فرصت نہیں۔ معمولی کہتوں [illegible] ہیں۔ کہ کسی فوری خیال کے زیر اثر کیا یک شہر چھوڑ کر کسی طرف کو چل دیں۔ دوسرے وہ جاتے تو اس کی اطلاع ضرور ایک شخص کو دے کر جاتے۔"

"یعنی آپ کو؟" ہیتھ کورٹ نے امیر موصوف کی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ایک اور شخص کو" اس نے جواب دیا۔

"اور شخص کو؟ . . . آخر وہ اور شخص کون ہے؟" وکیل نے فکرمندی کے لہجہ میں پوچھا۔ کیونکہ اب اس کے دل میں یہ اندیشہ پیدا ہونے لگا تھا۔ کہ ٹریویلین کا اشارہ مس [illegible]

نوجوان امیر ناراضگی کے لہجہ میں کہنے لگا "آپ بار بار مجھے اجنبی کہہ رہے ہیں حالانکہ میں کہہ چکا ہوں میں آپ کے بھائی کا گہرا دوست ہوں۔"

"ہوں گے۔ میرے ساتھ تو بہرحال آپ کی دوستی نہیں ہے۔ اور نہ شاید کبھی ہو سکے گی" ہیتھ کوٹ نے جواب دیا "اس لئے کیا اب آپ تشریف لے جائیں گے۔ کہ میں ان کاموں سے سبکدوش ہو سکوں۔ جو سب سے زیادہ میری توجہ چاہتے ہیں۔"

"آپ کی توجہ!" نوجوان امیر نے طنز اور التجا کے انداز سے کہا "آخر آپ انسان ہیں۔ اور کوئی انسان جذبات لطیف سے قطعاً محروم نہیں ہو سکتا۔" پھر یہ دیکھ کر کہ ہیتھ کوٹ دوبارہ [illegible] جاتا ہے۔ وہ کہنے لگا "معاف کیجئے۔ میں صرف ایک لفظ اور کہنا چاہتا ہوں۔ [illegible] آٹھ دن سے آپ کا بھائی اپنے مکان [illegible] سے معدوم پتہ ہے۔ اور اس کے دوستوں میں سے بھی کسی [illegible] کو [illegible] علم نہیں [illegible] پس ضروری ہے کہ اس کے متعلق فوراً زوردار تحقیقات کی جائے [illegible] سے قریبی رشتہ دار ہیں۔ فرض کیجئے آپ کے بھائی کو کوئی مہلک حادثہ پیش آیا ہو۔ اس صورت میں آپ کا اس تحقیقات میں حصہ نہ لینا ایک ایسا فعل ہوگا۔ جس پر ہر شخص اظہار تعجب کرے گا۔ ہر شخص آپ کی نسبت طرح طرح کے خیالات ظاہر کرے گا۔ اور مجھے یہ کہنے میں بھی تامل نہیں۔ کہ آپ کی سخت بدنامی ہونے کا احتمال ہے۔"

"دیکھئے صاحب آپ کو اس بات کا کیا حق حاصل ہے کہ مجھ سے اس قسم کا گستاخانہ [illegible]" وکیل نے ذرا بھی شرمائے بغیر لارڈ ولیم ٹریولین کو سر سے پاؤں تک نظاغور سے دیکھا، پھر کہا "مجھے بہت سے کام درپیش ہیں۔ اور [illegible] آج کا [illegible] جیسا آپ دیکھ سکتے ہیں ابھی تک مجھے تبدیل لباس کی بھی فرصت نہیں ہوئی۔"

ٹریولین کہنے لگا "میرا سوال نہایت مختصر ہے۔ کیا آپ کو اپنے بھائی کی نسبت کوئی خبر موصول ہوئی جو میرے مکرم اور قابل قدر دوست ہیں۔"

ہیتھ کوٹ نے سرد مہری سے جواب دیا "میں نے سنا ہے [illegible] چند دن سے [illegible] لیکن مائی لارڈ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ مجھے اس کی نقل و حرکت پر اختیار نہیں۔ اور جو کام اسے کرنا ہو وہ اس کے متعلق مجھ سے مشورہ لینے کا بھی عادی نہیں ہے۔"

"مگر اس کے ساتھ ہی . . ."

کیا ہے۔ مجھ سے گستاخانہ سلوک کرنے لگیں گے؟ غور فرمائیے۔ سرگلبرٹ ہیتھ کوٹ سے زیادہ
قریبی تعلق میرا ہے یا آپ کا؟ ہرچند کہ وہ میرا بھائی ہے۔ تاہم اس کے تعلقات آپ سے
قریب تر ہیں۔ فرض کیجئے۔ میں آپ کے مکان پر جاؤں۔ اور زبردستی آپ کے کمرہ میں گھس کر باوجود
آپ کی درخواست کے واپس جانے سے انکار کروں۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ کے خلاف عمداً اہانت
توہین کی حد تک پہنچنے والے کلمات استعمال کروں۔ انصاف کیجئے۔ اگر میں یہ سب باتیں کروں
تو آپ کو کس درجہ ناگوار گذریں گے؟ پھر اگر آپ کا طرز عمل میرے دل کو سخت صدمہ پہنچانے کا
موجب ثابت ہو۔ تو اس میں تعجب کیا ہے؟ پس سارے حالات پیش نظر رکھ کر میں پھر ایک
بار آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ مہربانی سے واپس تشریف لے جائیے۔ اور مجھے زیادہ دق
نہ کیجئے۔ ورنہ میں اور زیادہ ناراض ہو جاؤں گا۔"

لارڈ ولیم ٹریومین نے کہا "صاحب میں نے آپ کی باتوں کو پوری توجہ سے سنا
لیکن سب کچھ سنکر بھی مجھے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ کے استدلال سے میرا اطمینان نہیں ہوا
میں کوئی بری بات آپ سے منسوب نہیں کرتا۔ کیونکہ سردست میں نہیں جانتا۔ آپ کے
خلاف کن شبہات کو دل میں جگہ دوں۔ لیکن میں اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ مجھے ایک
طرف اپنے دوست کی گمشدگی کا تعجب ہے۔ اور دوسری جانب آپ کے ناقابل فہم طرز
عمل پر افسوس۔ آپ کہتے ہیں۔ میرے لئے سرگلبرٹ کی گمشدگی پر ہراساں ہونے کی
وجہ نہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کیا ہمدردی انسانی یا برادرانہ تعلقات کا یہ تقاضا نہیں۔
کہ آپ کو اس کے عدم پتہ [illegible]

۔۔ اور میرا وقت ضائع کر رہے ہیں؟"
لارڈ ولیم اپنی جگہ سے اٹھ[illegible]
۔۔ اور طنز آمیز لہجہ میں کہنے لگا "آپ بہت سے
ضروری کاموں کا ذکر کرتے
کوئی کام اس قدر اہم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے
بھائی اپنے بھائی کا
راز حل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ جو دفعتہً عدم پتہ
ہو چکا ہو؟"
وکیل
آپ سے کہہ چکا ہوں کہ میں سرگلبرٹ ہیتھ کوٹ کی نقل و حرکت کا
مجسٹر
میں۔ اور ایک ایسے شخص کے ساتھ جو میرے لئے سراسر اجنبی ہے میں اس
بحث شروع کرنا بھی نہیں چاہتا۔۔۔"

طرف ہے۔ اور وہ ڈرتا تھا کہیں ایسا نہ ہو۔ میرے دفتر سے ہو کر یہ شخص سیدھا مسٹر سیفٹن ڈال کے مکان پر جائے۔ جہاں میرا کلرک موجود ہے۔ اور چونکہ یہ لسے دفتر میں دیکھ چکا ہے۔ اس لئے لسے مسٹر سیفٹن کے مکان پر دیکھ کر اس کے دل میں شبہات پیدا ہو جائیں۔ اور سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے۔

"اگر آپ اس شخص سے واقف نہیں ہیں جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ اور آپ میرے اشارہ کو سمجھ نہیں سکے۔ تو معاف فرمایئے۔ میں اس معاملہ کی توضیح نہیں کر سکتا" لارڈ ولیم نے کہا۔

"خوب!" وکیل نے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور اب اس کے انداز سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس گفتگو کو جلد تر ختم کرنے کے لئے فکر مند نہیں۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا جس قدر زیادہ دیر تک ممکن ہو۔ اس شخص کو یہاں روکے رکھا جائے۔ تاکہ اس عرصہ میں گرین کو وہ تجویز عمل میں لانے کا وقت مل جائے۔ جو اس نے اس کے ذہن نشین کی تھی۔

ڑیوینین کو وکیل کے اس گستاخانہ استہزا پر سخت رنج ہوا۔ اور اس نے اپنے غصہ کو دبانے کے لئے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا "آپ مذاق بھی کرتے ہیں" یہ کہتے ہوئے اس نے آتشدان سے لگ کر وکیل کی طرف غصہ اور حقارت کی نظر سے دیکھنا شروع کیا۔

"معاف فرمایئے۔ میں مذاق نہیں کرتا" آخر الذکر نے کہا "اگرچہ میں آپ کے طرز عمل کو دیکھ کر حیران ہوتا ہوں۔ آپ ایک پُراسرار واقعہ کی تفتیش میں مدد دینے کے لئے میرے پاس آئے ہیں لیکن خود آپ کی گفتگو نئے اسرار پیدا کر رہی ہے۔ آپ بعض ناقابل فہم معاملات کا ذکر الجھے ہوئے لفظوں میں کرتے ہیں۔ اور پھر جب میں آپ سے توضیح کی درخواست کرتا ہوں۔ تو اسے ٹالنا بھی چاہتے ہیں"

"سنیئے۔ بعض حالات ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں کوئی عزت دار شخص واضح کرنا نہیں چاہتا" لارڈ ولیم نے سختی سے کہا "ایسا ہی معاملہ وہ ہے جس کا میں نے ذکر کیا"

"گویا آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سر گابرٹ کسی اور شخص کو اپنے بھائی سے زیادہ قابل اعتماد سمجھتا ہے" وکیل نے طنز آمیز لہجہ میں کہا "کیونکہ آپ نے جو کچھ کہا۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں"

"لیکن اس کا سر گابرٹ ہیتھ کوٹ کی گمشدگی سے کیا واسطہ" ڑیوینین نے کہا "اور پھر اس

لحاظ سے ایک بھائی کی حیثیت میں آپ کی ذمہ داری میں کب تخفیف ہوتی ہے؟"

"مائی لارڈ۔ آپ کا استدلال عجیب ہے۔ خود آپ میرے بھائی کے متعلق بعض پراسرار حالات سے خبردار ہیں جنہیں ظاہر کرنا نہیں چاہتے" وکیل نے بدستور طنز آمیز لہجہ میں کہا "اور ذمہ داری مجھ پر قائم کر رہے ہیں۔ میرے نزدیک مجھ سے زیادہ بھائی کی گمشدگی کا راز آپ کو معلوم ہے اور اس لئے آپ مجھ سے بہت زیادہ اس بارہ میں جواب دہ ہیں۔ آخر میں دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں میں نے دھوپ میں بال سپید نہیں کئے۔ میں آپ کے لفظوں سے جو نتیجہ اخذ کر سکا ہوں وہ یہ ہے کہ جس شخص کی طرف آپ اشارہ کرتے ہیں۔ وہ کوئی خاتون ہے . . ."

"واہ! یہ میں نے کب کہا کہ وہ ایک خاتون ہے؟" ٹریویلین نے اس اندیشہ کے زیر اثر کہا کہ ایسا نہ ہو۔ ایک نازک اور رازداری کے معاملہ میں کوئی بے جا کلمہ میری زبان سے نکل جائے۔

"لیکن میں آپ کے لفظوں سے یہی نتیجہ اخذ کرتا ہوں" وکیل نے اپنی بھوؤں کو غیر معمولی طور پر اونچا کرتے ہوئے کہا جب کہ اس کی آنکھوں میں کینہ آمیز روشنی نمودار تھی "اور میں پوچھتا ہوں۔ کیا اس دنیا میں یہ بات چنداں تعجب خیز ہے کہ ایک شخص اپنے تعلق کو توڑنے کی غرض سے جس سے وہ اکتا چکا ہو۔ اور جس کے متعلق اس کے دل میں ذرا سی دلفریبی باقی نہ رہی ہو۔ یکایک کسی طرف کو چل دے؟"

وکیل کی زبانی ایسی باتیں سنکر ٹریویلین کو سخت ہی رنج ہوا اور اس نے سوچا۔ میں نے ناحق ایسے کلمات منہ سے کہے جن سے اسے مسز سیفٹن کے ساتھ اپنے بھائی کے تعلقات کا شبہ پیدا ہوا۔ کہنے لگا "ٹھہریئے۔ ایک بات اور بھی ہے۔ جس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں۔ آپ کے بھائی نے کوئی فوری سفر اختیار نہیں کیا۔ انسان کتنے بھی غیر معمولی حالات میں سفر کرے۔ بہرحال وہ بدلنے کے کپڑے اور باقی ضروریات ساتھ لئے بغیر تو روانہ نہیں ہوتا۔"

"اوہ! اوہ!" وکیل نے انداز حقارت سے کہا "انسان کے پاس نقد روپیہ ہو۔ تو ایسی ضروریات خریدنا کیا دشوار ہے! وہ دوسرے شہر میں پہنچکر چند شلنگ کو ایک دستی بیگ خرید کے اس میں ضروری کپڑے اور برش وغیرہ سامان رکھ سکتا ہے۔ مائی لارڈ آپ بالکل اسخان بچوں کی سی باتیں کرتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں ایک خیال جو کہ سما چکا ہے۔ اس لئے اس کی تائید میں آپ ہر قسم کی دلیلیں پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ وہ دلیلیں کس حد تک وزندار ہیں۔"

ٹریولین نے اضطراب کی حالت میں اپنا ہونٹ کاٹا۔ وہ محسوس کرتا تھا کہ ہماری گفتگو سے اگر کچھ فائدہ حاصل ہوا تو وکیل ہی کو ہوا۔ رہ رہ کر وہ اپنے دل میں اس عاقبت اندیشی پر پشیمان ہوتا تھا کہ میں نے اس کے سامنے مسز سیفٹن کے معاملات کا ذکر آنے دیا۔

"مائی لارڈ سمجھدار بنئے!" ہیتھ کوٹ نے مصالحانہ لہجہ میں کہنا شروع کیا۔ "اس میں شک نہیں۔ آپ نے مجھ سے گستاخانہ سلوک کیا۔ لیکن میں ابھی سے درگذر کرنے کو تیار ہوں۔ اس بات سے بہرحال آپ انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اس معاملہ میں کسی عورت کا تعلق ضرور ہے۔ میں آپ کی باتوں سے سمجھ چکا ہوں کہ ایسا ہے۔ میری رائے میں یا تو بھائی کا جی اس عورت سے اکتا گیا ہے۔ یا ان کی آپس میں تکرار ہو گئی ہے۔ جو کچھ بھی ہو۔ وہ کسی ایسی ہی وجہ سے یکایک کسی طرف کو چلا گیا ہے۔ اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہاں گیا ہے؟ خیال فرمائیے۔ اگر مجھے اس کی نسبت کسی طرح کی تشویش ہوتی۔ تو کیا میں آپ کے ساتھ مل کر اس کی جستجو میں حصہ نہ لیتا؟ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سر گابرٹ کی گم شدگی عارضی ہے۔ اور وہ بہت جلد پھر اپنے دوستوں میں واپس آجائے گا۔ اس صورت میں اگر اس نے آ کر دیکھا۔ یا اخبارات کے ذریعہ معلوم کیا کہ میرے بعد احباب نے ایک عجیب شور پیدا کر دیا ہے۔ تو وہ ضرور آزردہ ہوگا۔ مائی لارڈ میں عمر میں آپ سے بڑا ہوں۔ اس لئے ان معاملات میں زیادہ دوراندیشی سے کام لے سکتا ہوں!"

ٹریولین حیران تھا ان باتوں کا کیا جواب دے۔ وکیل کے عذرات سے گو وہ خطرہ جو سر گلبرٹ کی گمشدگی کے باعث اس کے دل کو لگا ہوا تھا۔ رفع نہیں ہوا تاہم یہ اطمینان ضرور ہو گیا کہ جو کچھ یہ بیان کر رہا ہے۔ وہ نادرست نہیں۔ لارڈ ولیم معاملہ کو تشویشناک سمجھتا تھا۔ اور ہیتھ کوٹ نظر اندازی کے قابل۔ مگر اس کی باتوں سے اول الذکر کے ذہن میں یہ خیال پورے طور پر جاگزین ہو گیا۔ کہ اس معاملہ میں ہمارے اختلافات دیانداری پر مبنی ہیں۔

اس نتیجہ پر پہنچکر اس نے محسوس کیا کہ اس گفتگو کو طول دینا بے سود ہے۔ چنانچہ اس نے رخصت ہونے کا ارادہ کرتے ہوئے یہ بات طے کر لی کہ سردست مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ کی نسبت کسی قسم کی رائے قائم کرنے میں مجھے جلدبازی نہ کرنی چاہئیے۔

"میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں" اس نے کہا۔ "کہ اتنا عرصہ آپ کا قیمتی وقت ضائع کیا۔ اور مجھے اس بات کا بھی سخت افسوس ہے کہ آغاز ملاقات میں غلط فہمی کے باعث میری زبان سے آپ کے خلاف کوئی بیجا کلمہ نکلا۔"

ہیتھ کوٹ اس شخص کے انداز سے جو دوسرے کی خطا سے درگزر کر کے اسے معاف کر رہا ہو کہنے لگا "اب جب کہ آپ اس پیرایہ میں گفتگو کرتے ہیں۔ جو کسی خاندانی امیر یا شریف النسب آدمی کے شایان شان ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو بھائی کے دوست کی حیثیت میں تہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ ساتھ کے کمرہ میں تشریف لائیے۔ اور ما حضر تناول فرما کر غریب خانہ کی عزت افزائی کیجیے۔"

جیسا کہ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے۔ یہ درخواست محض اس خیال سے کی گئی تھی۔ کہ لارڈ ولیم کچھ دیر اور رکا رہے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے جب سے وکیل نے نوجوان امیر کا نام اس کے ملاقاتی کارڈ پر پڑھا تھا اس سے بے حد نفرت کرتا تھا۔

ٹریولین کہنے لگا "میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن سردست مجھے کئی ضروری کام درپیش ہیں۔ اس لیے زیادہ ٹھہر نہیں سکتا۔"

یہ کہہ کر امیر نے سلام کیا اور رخصت ہو گیا۔ اس کے جاتے ہی وکیل کے چہرہ پر اس قسم کے خوفناک اثرات نمودار ہو گئے۔ گویا اس کے قالب میں شیطان کی روح سمائی ہوئی ہو۔

اپنے پتلے دبلے ہاتھوں کو خوشی سے ملتے ہوئے وہ دل میں کہنے لگا "یقیناً اس وقت تک گریس اسے ساتھ لے کر رخصت ہو چکا ہو گا۔ اس عورت کو میرے بھائی سے بے حد محبت ہے۔ اور وہ ضرور اس کے ساتھ چل دی ہو گی۔ اس کا جذبہ محبت جذبات نخوت و خود پسندی پر بھی اس قدر غالب ہے کہ وہ اس سامان سے زیادہ جو موجود ہو۔ حاصل کرنے کے لیے نہیں ٹھہرے گی کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ عورت کا عشق باقی ہر ایک احساس پر فوقیت رکھتا ہے۔ اور میں قلب انسانی کی ماہیت سے خوب واقف ہوں۔ مجھے اس کے اذن و بطن کا حال خوب ہی معلوم ہے۔ میں اس کی رگ رگ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ انسانی خیالات اور جذبات کی تحقیق کو اپنا مقصد اولیٰ قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے لوگوں کو اپنے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا کر ان سے حسب منشاء کام لیے جا سکتے ہیں۔ اور اس میں مجھے پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس نے خوشی سے قہقہہ لگایا۔ اور اظہار مسرت کے طریق پر اپنی محبوب انگلی اٹھالیں۔ "اگر ایسا نہ ہوتا تو میں آج اس قدر مالدار نہ بن سکتا۔ لیکن اگرچہ میری دولت اب بھی کچھ کم نہیں۔ تاہم میں اس میں اور اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ میری آرزو ہے کہ گنج قارون حاصل کر دوں . . . میری دولت اتنی بے حساب ہو کہ کوئی اسے شمار نہ کر سکے۔ جب تک ایسا نہ ہو گا۔ میری طبیعت قناعت پذیر نہیں ہو سکتی۔ نہ میں محنت سے

دوست بیزار ہو سکتا ہوں۔ وہ بیوقوف امیرزادہ جو ذرا دیر پہلے میرے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے دھمکانے کی کوشش کی۔ اوہ! ایسوں کو میں کس شمار میں لاتا ہوں۔ میں نے چند ہی منٹ کے عرصہ میں اسے سیدھا کر لیا۔ اس نے مجھے دلیلوں سے قائل کرنے کی کوشش کی۔ مگر میں نے فوراً اسے لاجواب کر دیا۔ اور اب وہ میری نسبت اس سے بہتر رائے لے کر یہاں سے گیا ہے۔ جیسی پہلے اس کے دل میں تھی۔ مگر ضروری ہے کہ میں ان خلاصوں کو بنظر غور سے دیکھ لوں!" اس نے ان دستاویزات کی طرف دوبارہ توجہ دیتے ہوئے کہا جن کا وہ پیشتر معائنہ کر رہا تھا۔" لازم ہے کہ میں ان دستاویزات کا جن کے رو سے میرے بھائی کو اپنی وسیع جائداد کا قبضہ حاصل ہے۔ ہر پہلو سے مطالعہ کر لوں۔ کیونکہ یہ جائداد اب ایک طرح پر میری ہو چکی ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کس قدر جلد یہ تمام املاک۔ ۔ ۔ اراضی۔ مکانات۔ دولت۔ بیرونٹ سب کچھ کلیتہً میرا ہو جائے گا۔"

جس وقت یہ خیالات اس کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ جنہیں وہ "دیوار ہم گوش دارد" کے مقولہ کے مطابق زبان سے ادا کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اس کے چہرہ پر اعتماد کامیابی اور شیطانی مسرت کے ایسے مشترک آثار نمودار ہوئے کہ اگر کوئی شخص اس وقت اسے دیکھتا تو ضرور یہی سمجھتا کہ یہ شخص عنقریب انسان کا چولا اتار کر اپنی اصلی شیطانی صورت میں نمودار ہونے والا ہے۔

لیکن سردست ہم اسے اس کی مصروفیتوں میں چھوڑ کر اس امیر کی طرف رجوع کرتے جس کی فیاضی اور شرافت اس کی عیاری اور سفاہت کے مقابلہ میں حیرت خیز اختلاف پیش کرتی تھی۔

باب ۱۶۹ ایک نظارہ

وکیل کے دفتر سے نکل کر لارڈ ولیم گاڑی میں سوار ہو کنسنگٹن کی طرف روانہ ہوا۔ جس وقت مسٹر سیفٹن کے مکان پر پہنچا تو دوپہر ہو چکی تھی کیونکہ وکیل سے گفتگو کرتے ہوئے بہت وقت گذر گیا تھا۔ لیکن آخر اس کی گاڑی ایک خوشنما چھوٹی سی کوٹھی کے سامنے رکی۔ جس کے چاروں طرف خوشنما باغ اور سڑک کی جانب آہنی باڑ لگی ہوئی تھی۔

گاڑی سے اتر کر لارڈ ولیم نے آہنی پھاٹک کھولا۔ اور تیزی سے چلتا صدر دروازہ تک پہنچا۔ جسے اس کی دستک پر ایک کمسن نوکر نے جو صاف ستھری وردی پہنے ہوئے تھا۔ کھول دیا۔

دریافت پر معلوم ہوا کہ مسز سیفٹن مکان ہی پر ہیں۔ اور اس وقت ایک شخص سے گفتگو کر رہی ہیں۔

یہ الفاظ نوکر کی زبان ہی پر تھے کہ نوجوان امیر کی آواز سنکر وہ خاتون خود پاس کی نشستگاہ سے باہر نکل آئی۔ اور لارڈ ولیم کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہنے لگی "مائی لارڈ اچھا ہوا۔ آپ تشریف لے آئے۔ میں اس وقت سخت پریشانی میں تھی۔ کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں"

مسز سیفٹن کے چہرہ پر امید اور غیر یقینی حالت کے جو شتر کہ اثرات نمودار تھے۔ اور اس کی پیشانی پر چھائے ہوئے تاریک بادلوں کے اندر اطمینان کی جو ہلکی سی جھلک موجود تھی۔ اس سے معاملہ کی نوعیت کو نہ سمجھتے ہوئے امیر نے پوچھا "کیا کوئی نئی بات ظہور میں آئی ہے؟"

"مائی لارڈ اندر تشریف لے آئیے" وہ کہنے لگی "آپ ہی صحیح مشورہ دے سکیں گے کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے"

وہ نشستگاہ کی طرف روانہ ہوئی۔ اور لارڈ ولیم اس کے پیچھے پیچھے چلا۔

ان کے اندر داخل ہونے پر ایک شخص کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ نوجوان امیر نے اس کی طرف دیکھا تو اسے یاد آیا۔ میں نے یہ مکروہ چہرہ اس سے پہلے کہیں دیکھا ضرور ہے مگر چہ فوراً ہی اسے یہ یاد نہیں آیا۔ کہ میں نے یہ صورت کہاں دیکھی ہے۔

دوسری طرف شخص مذکور نے لارڈ ولیم کو پہچان لیا۔ کم از کم اس کی صورت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس کی آمد پر بہت پریشان ہے۔ لیکن جلدی ہی اوسان بحال کر کے اس نے امیر موصوف کو جھک کر سلام کیا۔ اور پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

"مائی لارڈ یہ صاحب" مسز سیفٹن نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "لورپول کے مسٹر گرین ہیں۔ اور میرے پاس سر گلبرٹ کے متعلق ایک عجیب . . . نہایت عجیب خبر لائے ہیں"

"اور وہ خبر کیا ہے؟" ٹریولین نے خاتون سے مخاطب ہو کر مگر نگاہ مسٹر گرین کے چہرہ پر جمائے ہوئے پوچھا۔

آخر الذکر جلدی سے اضطراب آمیز لہجہ میں جو لارڈ ولیم کے شبہات کو دوبالا کرنے والا تھا کہنے لگا "میڈم اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیے گا۔ کہ جو کچھ میں نے آپ سے کہا وہ ایک نہایت پوشیدہ معاملہ ہے۔ کسی غیر سے اس کا ذکر نہ ہونا چاہیے۔"

"مگر لارڈ ولیم غیر نہیں ہیں۔" مسز سیفٹن نے جواب دیا۔ "وہ سر گلبرٹ کے گہرے دوست ہیں۔"

"میڈم اس کا مضائقہ نہیں کہ وہ کون ہیں۔" مسٹر گرین نے حالت اضطراب میں کہا۔ "مجھے اس بارہ میں ہدایت کی گئی تھی ۔ ۔ ۔"

"آپ کے نزدیک مضائقہ نہ ہو۔ لیکن میں ان سے مشورہ لینا ضروری سمجھتی ہوں۔" خاتون مذکور نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "آپ کا بیان مجھے شروع سے عجیب اور بے سروپا معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ خدا ہی جانتا ہے۔ آپ کے لیے مجھے دھوکا دینے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ بہرحال میرے دل میں کئی طرح کے شبہات پیدا ہو چکے ہیں ۔ ۔ ۔"

"میڈم آپ نہیں جانتیں۔ آپ کے منہ سے کیا الفاظ نکل رہے ہیں۔" گرین نے پر زور لہجہ میں کہا۔ "خیال کیجیے۔ میں نے آپ کی خاطر سے اس معاملہ میں کس قدر زحمت اٹھائی ہے۔ اور اس کے بدلے آپ مجھ سے کتنا ہتک آمیز سلوک کر رہی ہیں۔ اگر آپ کو اپنی ہی مرضی پر چلنا ہے تو خیر جس طرح جی چاہے کیجیے۔ میرا یہاں ٹھہرنا بے سود ہے۔"

یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دروازہ کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ٹریولین کے دل میں یکایک ایک خیال پیدا ہوا۔ اسے یاد آگیا۔ کہ میں نے اس شخص کو مسٹر ہیتھ کوٹ وکیل کے دفتر میں دیکھا تھا۔

"ٹھہریے صاحب" اس نے کلرک کو گریبان سے پکڑ کر زبردستی روکتے ہوئے کہا "اب میں نے تمہیں پہچان لیا۔ اور مجھے یاد آگیا۔ میں نے صبح تمہیں کہاں دیکھا تھا۔ ابھی دو گھنٹے گذرے کہ تم مجھے مسٹر ہیتھ کوٹ کے کمرہ میں چھوڑنے گئے تھے۔ غالباً وہ شخص تمہارا آقا ہے۔"

"مسٹر ہیتھ کوٹ!" مسز سیفٹن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اور اس کے چہرہ پر

انتہائی زردی چھا گئی۔ وہ آہ! کیا میرے شکوک صحیح ثابت ہوئے؟ کیا وہی مجھے یہ ساری اذیت دے رہا ہے؟"

"ذرا بیٹھ جاؤ" ٹریویلین نے پریشان حال کلرک کو پیچھے کی طرف دھکیل کر اسی کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا جس سے وہ ذرا اور پیشتر اٹھا تھا۔ "اور اب میڈم" اس نے مسز سیفٹن سے مخاطب ہو کر کہا "اب آپ وہ سارے حالات بیان کریں۔ جن کا تعلق اس شخص کی آمد اور گفتگو سے ہے"

"اوہ! مائی لارڈ۔ میں حیران ہوں۔ یہ کیا غداری ہے؟" مسز سیفٹن نے مختلف جذبات کے ہجوم سے متاثر ہو کر صوفہ پر گرتے ہوئے کہا "آپ کی تشریف آوری سے پہلے یہ شخص کہہ رہا تھا میرا نام مسٹر گرین ہے۔ میں لورپول کا رہنے والا ہوں۔ اور سر گابرٹ نے مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا کہ بعض فوری مالی مشکلات کی وجہ سے میں امریکہ کو فرار ہو رہا ہوں"۔"

"یہ جھوٹ ہے۔ ۔ ۔ سفید جھوٹ ہے!" ٹریویلین نے چلا کر کہا "میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ سر گابرٹ کو ہرگز کسی طرح کی مالی مشکلات پیش نہیں۔ ان کے ذمہ دنیا میں کسی شخص کا ایک پائی تک قرضہ نہیں۔ وہ اتنے کفایت شعار ہیں کہ ان کا خرچ ہمیشہ آمدنی کے اندر رہتا ہے۔"

گرین بولا "مائی لارڈ۔ آپ بغیر کسی ثبوت کے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔ میں نے جو کچھ اس خاتون سے بیان کیا وہ بالکل صحیح ہے۔ اور مجھے کامل یقین ہے کہ سر گلبرٹ کو محض اپنی مالی مشکلات کے باعث ملک چھوڑنا پڑا ہے۔"

ٹریویلین کہنے لگا "اگر میں سمجھوں تم واقعی سر گلبرٹ کے پیغامبر ہو۔ تو کسی پیغامبر کا یہ فرض نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس شخص کی صفائی میں دلائل بھی پیش کرے۔ جس نے اسے قاصد بنا کر بھیجا۔ تم کہتے ہو میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ تمہارے پاس اپنے بیان کی درستی کا ثبوت اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ سر گلبرٹ نے تم سے ایسا کہا۔ لیکن میڈم پہلے آپ اپنا بیان ختم کیجئے" اس نے پھر مسز سیفٹن کی طرف مخاطب ہو کر کہا "میں ابھی اس شخص کو بے نقاب کئے دیتا ہوں۔ اور یہاں سے چل کر اب یہ کسی مجسٹریٹ کی عدالت ہی میں پہنچے گا۔"

مسٹر گرین نے حتی الارکان حالت سکون اختیار کرنے کی کوشش کی لیکن ناظرین سمجھ سکتے ہیں۔ کہ معاملات جو صورت اختیار کر رہے تھے۔ وہ اس کے لئے بہرحال پسندیدہ نہ تھی۔ اور

نہ وہ دھمکی اس کے لئے تشفی بخش ہو سکتی تھی۔ جو لارڈ ولیم نے اسے حوالہ پولیس کر دینے کے متعلق دی"

"اوہ! مائی لارڈ۔ مجھے دام میں پھنسانے کے لئے کیا کیا مکروفریب کئے گئے ہیں!"

مسز سیفٹن نے ایک عظیم خطرہ سے بال بال بچنے پر انداز شکر گذاری سے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا "یہ شخص جو اب آپ کے سامنے بیٹھا ہوا کانپ رہا ہے۔ اصرار کرتا تھا کہ میں اس کے ساتھ بلا تاخیر لورپول کو چلی دوں۔ اور وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر نیویارک کو چلی جاؤں۔ جہاں اس کے بیان کے مطابق سر گلبرٹ پہنچ چکے ہیں۔ وہ میرے سفر کے لئے نقدی بھی لایا تھا۔ جو وہ کہتا تھا تمہیں سر گلبرٹ نے بھیجی ہے۔ اور وہ یقیناً مجھے ساتھ لے کر لورپول کو چل دیتا۔ اگر دو خاص باتیں حائل نہ ہوتیں۔ ایک تو یہ کہ اس کا بیان مجھے شروع ہی سے مشتبہ معلوم ہوا۔ اور دوسری یہ کہ میں ایک خاص کام کے لئے کم از کم چند گھنٹے اور لندن میں ٹھیرنا ضروری سمجھتی تھی۔ جس کا تعلق . . ."

وہ یکا یک رک گئی۔ کیونکہ اسے یاد آیا۔ میں جوش و اضطراب کی حالت میں بعض ایسی باتیں منہ سے کہہ رہی ہوں جنہیں بیان کرنا نادرست ہے۔ لیکن ٹریولین کو نہیں معلوم ہوا اس کے قطع کلام کا باعث کیا ہے۔ اس نے یہی جانا کہ یہ وفور جذبات کا نتیجہ ہے۔

مسٹر ہینیکوٹ کے کلرک کی طرف متوجہ ہو کر لارڈ ولیم نے کہا "مسٹر گرین . . . یا جو کچھ بھی تمہارا نام ہو۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ سارا معاملہ صاف صاف بیان کر دو"

شخص مذکور نے اپنے اضطراب پر غالب آنے اور لاپروائی کا انداز اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "مائی لارڈ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپ مجھ سے کس قسم کی صاف بیانی چاہتے ہیں۔ اور آپ مجھ سے اس قسم کا مطالبہ کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں؟"

"میں بتاتا ہوں مجھے اس قسم کے مطالبہ کا کیا حق حاصل ہے" امیر نے کہا "وہ حق جو ہر مرد کو ایک کمزور بے بس عورت کو اس کے دشمنوں کی سازش سے بچانے کے متعلق حاصل ہوتا ہے . . . وہ حق جو ہر ایک دیانت دار شخص کو اس بارہ میں حاصل ہے کہ وہ ایک بدمعاش نابکار . . ."

"کیا آپ یہ الفاظ میری نسبت استعمال کر رہے ہیں؟" گرین نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بے شک کر رہا ہوں" لارڈ ولیم نے کہا "تم سخت نابکار ہو کہ تم نے ایک ایسی خوفناک سازش کا شریک کار بننا منظور کیا۔ یہ قطعاً غیر ممکن ہے کہ تمہیں مجبور کر کے بھیجا گیا ہو۔ کیونکہ

اپنی طرف سے تم نے کچھ کم دروغ بافی نہیں کی تم کہتے ہو میں لورپول سے آیا ہوں۔ حالانکہ تم حقیقت میں مسٹر جیمز ہیتھ کوربٹ کے ملازم ہو۔ کیونکہ صبح جب میں اس سے ملنے گیا۔ تو تم تمہیں تھے اس کے دفتر میں ایک کلرک کی حیثیت کا ثبوت دیا تھا۔ تم سخت دھوکا بازی سے کام لے کر اس خاتون کو امریکہ جانے پر آمادہ کر رہے تھے۔ جہاں پہنچ کر اسے انتہائی مایوسی ہوتی اور عجب نہیں کہ روپیہ نہ ملنے سے اس کو گداگری پر مجبور ہونا پڑتا۔ پاجی۔ بدبخت تمہارے یہ افعال اس قدر رسیہانہ۔ اتنے شرمناک۔ اس درجہ ذلیل ہیں کہ میں غصہ سے بے اختیار ہوا جاتا ہوں۔ اور اگر تم جوان آدمی ہوتے ۔ ۔ ۔ ۔"

وہ فقرہ ختم کئے بغیر ہی رک گیا۔ کیونکہ اس کے فیاض دل نے محسوس کیا کہ ایک ایسے حقیر و ذلیل شخص کو اس قسم کی دھمکی دینا بھی میری شان سے بعید ہے۔

گرین ان سب باتوں کو سن کر بہت خوف زدہ ہو گیا تھا لیکن بظاہر اپنے سکون کو قائم رکھتے ہوئے وہ کہنے لگا "خیر اب تو آپ دل کھول کر گالیاں دے چکے۔ اجازت دیجئے کہ میں یہاں سے رخصت ہو جاؤں۔"

"ہرگز نہیں" لارڈ ولیم نے بدستور پرجوش لہجہ میں کہا "میں تمہیں اس وقت تک یہاں سے نہیں جانے دوں گا۔ جب تک کہ تم اس خوفناک سازش کی ساری حقیقت بیان نہ کر دو جسے عمل میں لاتے میں تم نے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ اس لئے تم میرے سوالوں کا بالکل راست جواب دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو میں ابھی تمہیں پولیس کے حوالہ کر دوں گا۔ اور تمہیں سارے حالات ایک مجسٹریٹ کے روبرو بیان کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔"

وہ بدنصیب اب اپنے خوف اور لرزہ اندام کو چھپانے سے قاصر رہ کر بولا "فرمایئے۔ مائی لارڈ آپ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟"

"میں یہ پوچھتا ہوں۔ کیا دشمنوں نے سرگلبرٹ ہیتھ کوٹ کا کام تمام کر دیا ہے؟" لارڈ ولیم نے کلرک کے چہرہ پر نگاہ جماتے ہوئے آہستگی دریافت کیا۔

"اوہ! کیا آپ یہ خیال فرماتے ہیں کہ انہیں قتل کر دیا گیا ہے؟" گرین نے انتہائی خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہا "نہیں مائی لارڈ نہیں۔ خدا کا شکر ہے معاملہ اس حد انتہا تک نہیں پہنچا ہے۔"

"خدا کا شکر ہے" مسز سیفٹن نے بھی کہا۔ کیونکہ اس کلمہ سے اس کے دل سے ایک

بھاری بوجھ اٹھ گیا تھا۔ اور چونکہ گرین کا انداز کلام صداقت آمیز تھا۔ اس لئے اس خاتون کو ان الفاظ سے اس درجہ مسرت ہوئی کہ قریب تھا۔ وہ خوشی سے بیہوش ہو جاتی۔

ڑیویین کہنے لگا "مجھے اس کا بہت اندیشہ بھی نہیں تھا لیکن اب تم بلا تاخیر اس خاتون کو یہ بتاؤ کہ سر گلبرٹ اس وقت کہاں ہیں؟"

"مائی لارڈ میں یہ بیان کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا . . ."

"خبردار۔ میری بات ٹالنے کی کوشش نہ کرو" لارڈ ولیم نے گرین کو دوبارہ گریبان سے پکڑتے ہوئے کہا "اور جو کچھ میں پوچھتا ہوں۔ اس کا صاف اور صحیح جواب دو۔ ورنہ میں فوراً تمہیں مجسٹریٹ کے روبرو پیش کر دوں گا۔ بھلا چاہتے ہو۔ تو فوراً بتا دو۔ میرا دوست . . . سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کہاں ہے؟"

"مائی لارڈ . . . مائی لارڈ" بدنصیب شخص نے رکتے رکتے کہا۔ اس وقت اس کا چہرہ باطنی جذبات کے زیر اثر نہایت خوفناک نظر آتا تھا۔

"بولو۔ اور میری بات کا جواب دو" ڑیویین نے خوفناک جوش کے لہجہ میں کہا "اگر تم نے مجھے دق کیا تو شاید میں ہاتھ اٹھانے پر مجبور ہو جاؤں۔ اس لئے صاف صاف کہدو۔ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کہاں ہے؟"

"جناب وہ . . . مائی لارڈ آپ غصہ میں آکر مجھے جان سے مار دیں گے . . ."

"بتاؤ بدمعاش۔ جلدی بتا وہ کہاں ہے" پرغضب امیر نے جوش سے اپنا پاؤں فرش زمین پر مارتے ہوئے کہا۔

"جی پاگل خانہ میں"۔ خوف زدہ کلرک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

مسز سیفٹن کے منہ سے ایک جگر دوز چیخ نکلی۔ اور وہ دھڑام سے فرش زمین پر گر گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ہے۔

ڑیویین نے ان الفاظ کو سنکر فرط حیرت سے کلرک کا گریبان چھوڑ دیا۔ اور چند منٹ اس کے منہ کی طرف اس طرح تکتا رہا۔ گویا وہ خود ایک بے حرکت سنگین بت بن گیا ہو۔ لیکن معاً اسے مسز سیفٹن کے گرنے کا خیال آیا۔ حالت اضطراب میں اس بات سے غافل ہو کر کہ کلرک کی نگرانی کرنا بھی ضروری ہے۔ وہ مسز سیفٹن کے بے حرکت جسم کو فرش زمین سے اٹھانے میں مشغول ہو گیا۔

اس نے اسے اٹھا کر صوفہ پر لٹا دیا۔ قریب ہی میز پر سرد پانی سے بھرا ہوا شیشہ کا گلاس موجود تھا اس سے اس نے مسز سیفٹن کے منہ پر چھینٹے دیئے۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اور وحشت آمیز نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

ٹریومین چند قدم پیچھے ہٹ گیا کہ وہ کھلی ہوا لگنے سے تازہ دم ہو جائے۔ پھر بکایک اسے کلرک کا خیال آیا۔ جسے دیکھنے کے لئے وہ پیچھے کی طرف مڑا۔

مگر وہ اس عرصہ میں فرار ہو چکا تھا۔

مسز سیفٹن کو ہوش آنے پر وہ الفاظ جو اس نے گرین کی زبانی سنے تھے یاد آئے۔ اور وہ ان کی اہمیت سے خبردار ہوئی۔ تو اس کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی "پاگل خانہ" کا لفظ اس کے کانوں میں اب تک گونج رہا تھا۔ اور اس نے اس کے دماغ کے ہر ایک ریشہ کو مرتعش کر دیا تھا۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے منہ کو چھپا لیا۔ اس کی چھاتی مستلاطم سمندر کی طرح حرکت کرنے لگی۔

"میڈم اپنی طبیعت کو سکون دیجئے" ٹریومین نے التجا کی "ہماری سابقہ پریشانی سے یہ اطلاع ہزار گنا زیادہ تشفی بخش ہے"

"لیکن، ائی لارڈ۔ کیا میرے لئے ابھی امید کا امکان ہے؟" اس نے اپنے چہرہ سے ہاتھ ہٹا کر پوچھا۔ جو اب لاش کی طرح زرد تھا۔ اور نوجوان امیر کی طرف التجائی انداز سے دیکھ رہا تھا۔

"یقیناً ہے" ٹریومین نے بزور جواب دیا "میڈم اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدانخواستہ سر گلبرٹ کے حواس سچ مچ مختل ہو گئے ہیں۔ میں سارے حالات سمجھ چکا ہوں۔ وہ دیوانے نہیں ہیں بلکہ انہیں دیوانہ بنا دیا گیا ہے"

"اوہ! مائی لارڈ۔ آپ میرے دل میں پھر امید پیدا کر رہے ہیں" مسز سیفٹن نے نوجوان امیر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اسے انداز شکر گذاری سے دباتے ہوئے کہا۔ اور اب جو اس حسینہ نے اس کی طرف دیکھا تو لارڈ ولیم کو یکایک یہ خیال گذرا کہ اس کی صورت میری محبوبہ اگینس ورنن کی صورت سے ملتی ہے۔ مگر دونوں کی عمر میں بہت فرق تھا۔ اور لارڈ ولیم نے اس زاویہ نشین حسینہ کی صورت سوائے پرامن و پرسکون حالت کے کسی اور حیثیت میں دیکھی بھی نہ تھی۔ بہرحال یہ خیال اس کے دل میں پیدا ہوا

اور اسے یہ کہہ کر اسے ٹالنا پڑا کہ یہ محض میرا واہمہ ہے۔

عین اس وقت مسز سیفٹن نے اس طرح رخ بدل لیا کہ کھڑکی کی طرف اس کی پشت ہوگئی۔ جس سے اس کی صورت میں اس قسم کی تبدیلی پیدا ہوگئی کہ یہ خیال جو ایک ثانیہ کے لئے نوجوان امیر کے ذہن میں پیدا ہوا تھا معاً گم ہوگیا اور خیالات میں محو ہوگیا۔ جو اس کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔

"اوہ! مائی لارڈ آپ میرے دل میں پھر امید پیدا کر رہے ہیں" مسز سیفٹن نے کہا تھا۔ اور اب اس امید کے زیر اثر اس کے چہرہ پر رونق آگئی۔ اس اطمینان اور مسرت ہی کی حالت میں لارڈ ولیم کو یہ احساس ہوا تھا کہ اس کی صورت میری محبوبہ دلنواز اگنیس رنن کی صورت سے ملتی ہے۔

"بے شک میڈم آپ کے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں" اس نے جواب دیا "ساری خوفناک سازش آپ کے سامنے کامل عریانی میں ظاہر ہوچکی ہے۔ اور میں نے جان لیا ہے کہ اس کی تہ میں سر گلبرٹ کے چھوٹے بھائی کا ہاتھ ہے"

"آہ! کیا میں نے آپ سے عرض نہیں کیا تھا کہ وہ ایک مسلمہ بدمعاش ہے" مسز سیفٹن نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے" ڈرویلین نے تسلیم کیا "لیکن عادتاً میں کسی شخص کی نسبت بری رائے قائم کرنے میں جلدبازی نہیں کرتا۔ مگر اب جبکہ اس کی حقیقت آشکارا ہوچکی ہے میں پردہ پوشی کی کوئی معقول وجہ نہیں دیکھ سکتا"

"لیکن اے رحم خدا!" مسز سیفٹن نے دوبارہ مضطرب ہو کر کہا "جبکہ ہم یہاں اس گفتگو میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں گلبرٹ کس پریشانی میں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ باتیں کرنے کی بجائے اس کی رہائی کی کوشش کریں"

ڈرویلین کہنے لگا "میڈم جلدبازی اور اضطراب کسی حالت میں فائدہ مند نہیں ہوسکتے"

"مگر ہمارے لئے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اسے کس جگہ زیر حراست رکھا گیا ہے" لازم ہے کہ ہم فوراً افسران انصاف کو آمادہ تحقیقات کریں۔ اور اسے رہائی دلانے کے انتظامات عمل میں لائیں [illegible] عورت نے ڈیڑھ [illegible] جوش کے ساتھ کہا۔

"میڈم جو کچھ میں کہتا ہوں اسے صبر و سکون کے ساتھ سنیئے" نوجوان امیر نے کہا "میں عرض کرتا ہوں ہمارا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیئے۔ اور گو آپ کی طرف سے موجودہ حالت اضطراب میں جلد بازی پر اصرار ہونا قدرتی ہے۔ تاہم دوراندیشی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم کوئی بات گھبراہٹ کی حالت میں نہ کریں!"

"میرے دوست... کیونکہ آئندہ میں آپ کو اپنا بہترین دوست... اپنا محسن ہی تصور کروں گی۔ اب میں حالت سکون میں ہوں" مسز سیفٹن نے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"اس صورت میں" ٹریولین نے کہنا شروع کیا "سب سے پہلے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں آج صبح مسٹر جینز ہنچ کوٹ سے ملا تھا۔ اور اب جو میں سوچتا ہوں اس بدمعاش نے کتنی عیاری بے خوفی اور ریاکاری سے کام لے کر مجھے الو بنایا۔ تو جی چاہتا ہے۔ جوش میں آ کر اپنا دامن چاک کر لوں۔ ہر چند کہ شب گذشتہ کو میں نے آپ کے روبرو کہا تھا کہ میں اسے بالکل بے قصور سمجھتا ہوں تاہم اس کے دفتر میں داخل ہوتے وقت میرے دل میں صدہا شبہات تھے۔ لیکن جب میں اس سے مل کر باہر نکلا تو اس کی طرف سے میرا کامل اطمینان ہو چکا تھا۔ کیا اس سے زبردست عیاری کبھی دیکھنے میں آئی ہے؟"

"اور یہ شخص جو ابھی ہمارے پاس تھا۔ یہ کیا اس کا کلرک ہے؟" مسز سیفٹن نے پوچھا "میری سمجھ میں اب تک نہیں آیا۔ کہ ان بدمعاشوں کا مجھے ملک سے باہر بھیجنے سے کیا مدعا تھا؟"

"ٹریولین کہنے لگا" "میڈم ان کا مدعا روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اور اب میں سارے معاملہ کو جیسے میں پورے طور پر سمجھ چکا ہوں۔ آپ کے سامنے واضح کئے دیتا ہوں۔ جینز ہنچ کوٹ نے دو سیاہ اصول بدمعاشوں کو جو اپنے آپ کو ڈاکٹر ظاہر کرتے ہیں۔ رشوت دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا۔ کہ وہ اس کے بھائی سرگلبرٹ کی نسبت دیوانگی کا سرٹیفکیٹ لکھ دیں۔ انگلستان میں ایک قانون ایسا ہے جو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ..."

"ہائے! وہ وحشیانہ قانون!" عورت نے بڑے جوش کے لہجہ میں کہا۔

ٹریولین مسکرا کر کہنے لگا "میڈم صرف آپ ہی کو اس قانون کے خلاف شکایت نہیں۔ بہت لوگ اسے ناپسند کر چکے ہیں" اور اس کے بعد پھر سنجیدگی کا انداز اختیار کر کے اس نے

کہا " دشمنوں نے اس سرٹیفکیٹ کی بنا پر سر گبرٹ کو یکا یک پکڑ کر پاگل خانہ میں پہنچا دیا"

"اوہ! کس قدر خوفناک واقعہ ہے!" عورت نے انتہائی ذہنی اذیت کے زیر اثر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ نمایاں طور پر کانپنے لگی۔

"بے شک ہے" لارڈ ولیم نے تسلیم کیا "مگر قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ اس بیدار اور مہذب ملک کی پبلک کیوں کر ایک ایسے قانون کو گوارا کرتی ہے جسے کوئی غیر متمدن قوم بھی ایک لمحہ کے لئے گوارا نہ کرے۔ جو کچھ بھی ہو۔ سر گبرٹ کے ساتھ اسی قانون کے مطابق کارروائی کی گئی ہے۔ اور ہر چند کہ وہ قائمی حواس کی حالت میں ہے۔ تاہم اس کو زبردستی ایک پاگل خانہ میں بھجوا دیا گیا ہے۔ ایسا کرنے کے بعد اس کی جائداد کا مالک جیمز یعنی اس کا قابل نفرت ملعون بھائی قرار پاتا ہے۔ اور یہی اس کی ساری شرارت کا مدعائے خاص ہے۔ چونکہ وہ جانتا تھا۔ آپ سر گبرٹ کی ہوا خواہ ہیں . . ."

"آہ! خدا جانتا ہے۔ مجھے گبرٹ سے کس درجہ محبت ہے" اس خاتون نے جوش اشتیاق سے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"خیر وہ جانتا تھا کہ آپ اس کی ہوا خواہ ہیں" ٹریویلین نے سابقہ فقرہ کے سلسلہ میں کہا "اس لئے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے جیمز کوٹ نے ایک خاص عرصہ کے لئے آپ سے بھی نجات حاصل کرنا ضروری سمجھا تاکہ آپ کے چلے جانے پر کوئی شخص سر گبرٹ کی جستجو میں سرگرم حصہ نہ لے اور معاملہ دب کر رہ جائے۔"

"لیکن ان چند ہفتوں کی تاخیر سے بھی عملی طور پر اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا تھا؟" مسز ہیفٹن نے کہا "اگر بالفرض میں اس سازش کے مطابق جو میرے خلاف کی گئی۔ امریکہ کو چلی جاتی۔ تو میں چند ہی دن کے عرصہ میں یہ معلوم کر لیتی کہ سر گبرٹ نیویارک میں نہیں ہے۔ اس کے بعد میرا لندن کو واپس آنا یقینی تھا۔ . . سوائے اس حالت کے کہ" اس نے کانپتے ہوئے کہا "کہ میں وفور الم دل شکستہ ہو کر وہیں مر جاتی"

"آہ بلا شبہ اس نابکار شخص نے غالباً اسی امید پر آپ کو امریکہ بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا" لارڈ ولیم نے کہا۔ اور سپے رحمانہ سفاکی کی اس انتہا کو سوچ کر اس کا اپنا خون بھی سرد ہو گیا "مگر مجھے ایک اور خوفناک شبہ میرے دل میں پیدا ہو گیا ہے۔ . . اور وہ اتنا خوفناک ہے کہ . . ."

"بتائیے وہ کیا ہے؟ . . . مجھے حالت فکر میں نہ رکھئے" عورت نے نوجوان

امیر کو بجائے خود جوش میں آتے دیکھ کر پوچھا۔

"شبہ یہ ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں" امیر نے جس کا چہرہ مارے خوف کے سیاہ ہو گیا تھا، "آپ کی عدم موجودگی میں وہ سر گلبرٹ کو سچ مچ دیوانہ بنانے کی صورت پیدا کر لیتے۔ اور پھر جب آپ واپس آتیں، تو اگر آپ کی طرف سے کوئی کوشش ہوتی بھی تو نہایت بے سود اور بے نتیجہ ہوتی"

"اے راحم خدا!" خوف زدہ عورت نے کہا "کیا فطرت انسانی اس درجہ سیاہ... اس قدر بد باطن ہو سکتی ہے!"

"افسوس کہ ایسی باتیں اس ملک میں اکثر دیکھنے میں آتی ہیں" ٹریولین نے کہا "اگر ہم پاگل خانوں کے اسرار معلوم کر سکیں۔ تو یقیناً ایسی ایسی باتیں ظاہر ہوں۔ جو ہمارے رونگٹے کھڑے کر دیں۔ ایسے نظارے دیکھنے میں آئیں۔ جن سے خون ہماری رگوں میں منجمد ہو جائے۔ اور روح بے قرار ہونے لگے۔ بے شک میڈم ان پاگل خانوں کو بارہا انتہائی ظلم کا ذریعہ بنا لیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسے شخصوں کو ان میں زیر حفاظت رکھا جاتا ہے جن کے قوٰی صحیح اور درست ہوتے ہیں"

"مائی لارڈ آپ کی باتیں خود مجھے دیوانہ بنا دیں گی" مسز سیفٹن نے غیر معمولی جوش کے لہجہ میں کہا "اندیشہ ہے میں خود ان خوفناک پاگل خانوں کی مکین نہ بن جاؤں"

"میڈم میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں" ٹریولین نے اس بات پر سخت متاسف ہو کر کہا کہ میں نے اپنی گفتگو سے اس خاتون کو اس درجہ خوف زدہ کر دیا "میری غلطی تھی کہ میں نے اس مضمون پر بحث کی..."

"نہیں، نہیں، بہتر یہی تھا کہ آپ مجھے بدترین حالات سے آگاہ کر دیتے۔" وہ نمایاں طور پر کانپتے ہوئے کہنے لگی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ پر خوف کے ناقابل بیان اثرات نمودار ہو گئے "مگر سوال یہ ہے۔ ہم اسے اس زندوں کے قبرستان سے نجات کیونکر دیں؟"

ٹریولین کہنے لگا "میڈم مایوسی کو دل میں جگہ نہ دیجئے۔ سب سے پہلے میرے لئے وہ مقام دریافت کرنا ضروری ہے جس میں میرا دوست زیر حراست ہے۔ جیسے یہ کام ہو گیا

کو پھر سے رہا کرا لینا بہت دشوار نہ ہو گا۔"

"و میرے نیک دل فیاض محسن" مسز سیفٹن نے انداز شکرگذاری سے کہا "میں کس منہ سے آپ کے احسانات کا شکریہ ادا کر سکتی ہوں۔ یہ فرمایئے کیا قانون اسے رہا کرانے میں ہماری مدد نہیں کر سکتا؟"

لارڈ ولیم نے جواب دیا "میڈم میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جیمز ہینیہ کوٹ نے جو کچھ کیا۔ وہ سب قانون ہی کی آڑ لے کر کیا گیا ہے۔ ان حالات میں اگر میں کسی مجسٹریٹ سے فریاد کروں تو بے سود ہے۔ کیونکہ وہ مجھے کسی قسم کی مدد نہ دے سکے گا۔ پاگل خانہ کے کمشنر اس معاملہ کو سرسری سمجھ کر نظرانداز کر دیں گے۔ اور کہیں گے۔ میعاد مقررہ گذرنے پر مریض کی حالت پر غور کی جائے گی۔ ان حالات میں میڈم ہمیں لازم ہے کہ اس شریرالنفس ذلیل کا مقابلہ اور طریقوں پر کریں ۔۔ مکر کا جواب مکر ہو۔ اور گو میں ریاکاری کو سخت ناپسند کرتا ہوں تاہم جب اس کے بغیر چارہ کار نہ ہو۔ تو مجبوراً اس کا استعمال جائز سمجھا سکتا ہے۔ بہرحال میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں اس مقام کی دریافت میں ذرا کوتاہی یا تاخیر نہ کروں گا۔ جہاں میرا دوست زیرحراست ہے۔"

"خدا آپ کو کامیابی دے۔" مسز سیفٹن نے دبی آواز میں کہا۔ اور پھر ذرا بلند لہجہ میں کہنے لگی "لیکن جب تک مجھے اس کا صحیح پتہ نہ ملے میں اپنے جذبات کو کیونکر فرو کروں؟ میں اپنی طبیعت کو کس طرح سکون پذیر کروں؟ پھر جب میں سوچتی ہوں۔ اس کے جی پر کیا گذرتی ہو گی۔ . . آہ! میرے دوست یہ باتیں اسے وہاں اور مجھے یہاں ہیچ دیوانہ بنا دینے کے لئے کافی ہیں!"

"میڈم یہ وقت اضطراب کا نہیں سکون کا ہے۔" ٹروبین نے کہا "غور کیجئے۔ اس دشوار کام میں شائد مجھے آپ سے مدد لینے کی ضرورت ہو۔ ایسی صورت میں آپ کا اوسان ہار دینا . . . "

"اوہ! یہ ایک ایسی ترغیب ہے جس کے باعث میں اپنے دل کو مضبوط کرنے کی کوشش کروں گی۔" مسز سیفٹن نے کہا "میں سکون حاصل کروں گی۔ اور اپنی زنانہ کمزوریوں کو نظرانداز کر کے اس امید پر ہمت و استقلال کو قائم رکھنے کی کوشش کروں گی کہ میں اپنے گلبرٹ کو بچانے کا ذریعہ بن سکتی ہوں۔"

"بس آپ کے لئے ایسا ہی حوصلہ قائم رکھنے کی ضرورت ہے"! ٹریولین نے کہا "اور اب چونکہ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے اجازت دیجئے کہ میں جاکر تلاش کا کام شروع کروں"!

"الوداع اے میرے محسن الوداع!" مسز سیفٹن نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھاتے ہوئے کہا "سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کی امداد اور میری حوصلہ افزائی میں آپ نے جو حصہ لیا ہے خدا آپ کو اس کا اجر دیگا"!

ٹریولین نے اس کا ہاتھ بڑی گرمجوشی سے دبایا۔ کیونکہ گو دونوں کی ملاقات بہت پرانی نہ تھی۔ تاہم حالات نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے اندر جذبہ رفاقت مضبوط کر دیا تھا۔ اور پھر کہنے لگا: "میڈم میرے شکریہ کا وقت وہ ہوگا جب میں سر گلبرٹ کو آپ کے پاس لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا"!

اتنا کہہ کر وہ اس سے رخصت ہوا اور گاڑی میں سوار ہو کر اپنے مکان واقع پارک سکوائر میں پہنچ گیا۔

سلسلہ ثانی کی انیسویں جلد ختم ہوئی

روگ کا گھر کھانسی اور مہاراجہ صاحب کا شکریہ

جناب مہاراجہ فیوڈٹیری چیف بولانگر ضلع سمبل پور سے تحریر فرماتے ہیں :-

آپکی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے میں مشکور رہوں گا اس دوا سے میری کھانسی بالکل اچھی ہوگئی۔ مجھے سات خوراک سے زائد پینے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی اس وجہ سے دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بلغم کے رفع کرنے اور کھانسی کے دور کرنے کے لئے یہ ایک ہی دوا ثابت ہوئی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں عہ شیشی خورد ۸ر محصولڈاک شیشی کلاں ۶ر محصولڈاک شیشی خورد ۵ر

سینی لائین

خونی بواسیر اور خون بند کرنے کی دوا

یہ خوشبودار بے ذائقہ دوا چند بوٹیوں سے بنی ہے اور خون بند کرنے میں بے مثل ہے۔ ناک سے خون جاتا ہو تو تھوڑا سا یہ عرق سونگھ لینے سے اسی وقت بند ہوجاتا ہے۔ مسوڑوں سے اگر خون جاری ہو تو مساوی مقدار سے گرم پانی میں عرق ملا کر بعد کلی کرنے سے مسوڑے سخت ہوجاتے ہیں اور خون بند ہوجاتا ہے۔ منہ کے راستہ یا بلغم کے ساتھ خون جاتا ہو تو اس دوا کے پینے سے بند ہوجاتا ہے۔ عورتوں کی پردر کی بیماری میں یا حمل کی حالت میں خون جاتا ہو تو اس دوا کے استعمال کرنے سے فوراً ہی آرام ہوجاتا ہے۔

خونی بواسیر

اس دوا کے کھانے اور پچکاری لینے سے رگیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ چار آنہ پچکاری کا ۸ر محصولڈاک ۶ر اور ۸ر

کلوروڈائن

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی، درد مروڑ خواہ کسی وجہ سے ہو اس کی ایک ہی دو خوراک سے جاتی رہتی ہے۔ آؤں، دست اور پیچش کے لئے بھی یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوایا ہے اور اس لئے دیگر قسم کلوروڈائن سے کہیں بہتر اور مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ر محصولڈاک ۵ر ایک درجن شیشی کی قیمت ۴ روپے (للعہ) محصولڈاک چار آنہ (۴ر)

ڈاکٹر ایس کے برمن پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

عنقریب چھپ کر شائع ہوگا

باپ کا قاتل!

رینالڈس کے معرکہ آرا ناول "پیری سائڈ" کا اردو ترجمہ باتصویر

(منشی شمیم الدین خاں لاہوری کے قلم سے)

کیا یہ بتانے کی حاجت ہے کہ یہ ناول کتنا دلچسپ ہوگا؟ کیا اس کا نام ہی نفسِ مضمون کا مظہر نہیں ہے "باپ اپنے چھوٹے بچہ کو زانو پر بٹھا کر پیار کرتا ہے اور اس کے نرم چمکیلے اور گھونگھر والے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہے۔ یہاں تک کہ محبت میں وہ اپنی قابل فخر انسانی حالت کو بھی قطعی فراموش کر کے ننھے بچہ کی دلبستگی کے لئے بالکل مہمل اور بے معنی زبان میں گفتگو کرنے لگتا ہے۔ وہ اپنے بچے کی خاطر حکائتیں بیان کرتا اور سنجیدگی، قائم مزاجی اور دنیاوی فکر سب کچھ اس پر قربان کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ اس کی اچھل کود میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور ان سب باتوں کی تہ میں صرف یہ امید اس کے لئے باعث راحت ہوتی ہے کہ میں اپنے بچے کے لئے وافر دولت کما سکوں۔ اسی فکر میں اس کی ساری زندگی بسر ہوتی ہے اور اس کا انعام! ... ہاں اس کا انعام کتنا راحت بخش ہوتا ہے بچہ اس کی آمد کے وقت تبسم زا باغ باغ خوشی سے اچھلتا۔ دروازہ کے باہر معلوم قدموں کی آہٹ سن کر دوڑتا اور بازو پھیلا کر توتلی زبان میں کہتا ہے "ابا جان!"

"الٰہی یہی بچہ جوان ہو کر باپ کو قتل کرے! ... یہی ننھے ننھے ہاتھ اتنے قوی ہو جائیں کہ اس پُر محبت دل میں خنجر بھونک دیں۔ جو ہر وقت اسی کے لئے فکرمند اور مضطرب رہتا تھا! یہی معصوم بچہ بالغ ہو کر دنیا کے ذلیل ترین گناہ کا مرتکب ہو۔ ہائے کیا فطرت انسانی اس درجہ قابل نفرین ہو سکتی ہے؟" (مصنف کی تمہید سے ماخوذ) گہرے جذبات سے پُر تخیل اور لفظی تصویر کشی کا بہترین نمونہ۔ قیمت کا فیصلہ چھپنے پر ہوگا۔ بہر حال وہ اچھی ہوگی۔ فسانہ لندن کے ہر خریدار کو اس ناول کی ایک جلد کی فرمائش ضرور بھیجنی چاہیے۔

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

(جامع سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا اور لالہ تیرتھ رام پبلشر نے شائع کیا)